ماہنامہ
دخترانِ اسلام
لاہور
اگست 2012ء

رمضان کریم

رمضان، قرآن اور پاکستان

غزوۂ اُحد اور صحابہ کرامؓ کی جانثاری

14 اگست یومِ آزادی

﴿فرمان الٰہی﴾

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِيْرًا o وَّسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا o هُوَ الَّذِيْ يُصَلِّيْ عَلَيْكُمْ وَمَلٰٓئِكَتُهٗ لِيُخْرِجَكُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ط وَكَانَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَحِيْمًا o تَحِيَّتُهُمْ يَوْمَ يَلْقَوْنَهٗ سَلٰمٌ ج وَّاَعَدَّ لَهُمْ اَجْرًا كَرِيْمًا o يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا o

(الاحزاب، ۳۳: ۴۱تا ۴۵)

"اے ایمان والو! تم اللہ کا کثرت سے ذکر کیا کرو اور صبح و شام اسکی تسبیح کیا کرو۔ وہی ہے جو تم پر درود بھیجتا ہے اور اس کے فرشتے بھی، تاکہ « اندھیروں سے نکال کر نور کی طرف لے جائے، اور وہ مومنوں پر بڑی مہربانی فرمانے والا ہے۔ جس دن وہ (مومن) اس سے ملاقات کریں گے تو ان (کی ملاقات) کا j سلام ہوگا، اور اس نے ان کے لیے بڑی Ñ والا اجر تیار کر رکھا ہے۔ اے نبیّ (مکرّم!) بے شک ہم نے آپ کو (حق اور خَلق کا) مشاہدہ کرنے والا اور (حُسنِ آخرت کی) خوŸی دینے والا اور (عذابِ آخرت کا) ڈر سنانے والا بنا کر بھیجا ہے"۔

(ترÀعرفان القرآن)

﴿فرمان نبوی A﴾

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رضي الله عنهما أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ A قَالَ: الصِّيَامُ وَالْقُرْآنُ يَشْفَعَانِ لِلْعَبْدِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. يَقُوْلُ الصِّيَامُ: أَيْ رَبِّ مَنَعْتُهُ الطَّعَامَ وَالشَّهَوَاتِ بِالنَّهَارِ فَشَفِّعْنِي فِيْهِ وَيَقُوْلُ الْقُرْآنُ: مَنَعْتُهُ النَّوْمَ بِاللَّيْلِ فَشَفِّعْنِي فِيْهِ فَيُشَفَّعَانِ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْحَاكِمُ. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما عَنِ النَّبِيِّ A قَالَ: اسْتَعِيْنُوْا بِطَعَامِ السَّحَرِ عَلَى صِيَامِ النَّهَارِ وَبِالْقَيْلُوْلَةِ عَلَى قِيَامِ اللَّيْلِ.

"حضرت عبداللہ بن عمرو " بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم A نے فرمایا: روزہ اور قرآن قیامت کے روز بندۂ مومن کے لئے شفاعت کریں گے۔ روزہ عرض کرے گا: اے اللہ! دن کے وقت میں نے اس کو کھانے اور شہوت سے روکے رکھا پس اس کے حق میں میری شفاعت قبول فرما اور قرآن کہے گا میں نے رات کو اسے جگائے رکھا پس اس کے حق میں میری شفاعت قبول فرما، پس دونوں کی شفاعت قبول کر لی جائے گی۔ حضرت عبداللہ بن عباس ۔•٥|]² ÂlãÛ^ نے حضور نبی اکرم A سے روایت بیان کی کہ آپ A نے فرمایا: سحری کے کھانے کے ذریعے دن کا روزہ (پورا کرنے) کے لئے مدد لو اور قیلولہ (دوپہر کو کچھ دیر کی نیند) کے ذریعے رات کے قیام کے لئے مدد لو۔"

(ماخوذ از المنہاج السّوی من الحدیث النبوی A ، ص۲۲۷۔۲۲۸)

حمد باری تعالیٰ

تو جلال بھی تو جمال بھی
تو ہی حال بھی تو ہی قال بھی
تری شان کی کروں بات کیا
تو ہی خود ہے اپنا کمال بھی
جسے جستجو بھی نہ پاسکے
کوئی ہاتھ بھی نہ لگا سکے
تو وجود، % وجود ہے
تجھے کیسے کوئی دیکھا سکے
تری ابتداء ہے نہ انتہا
ترے جلوے دہر میں جابجا
تری ذات ربِّ قدیر ہے
تو ہی عرش و فرش کا ہے خدا
تو شعورِ فکر و نظر میں ہے
نہ شجر میں ہے نہ حجر میں ہے
تری ذات کیا ہے، کیا ہے تو
یہ سوال قلب بشر میں ہے
ترے رمز جن پہ بھی وا ہوئے
وہ جہاں کے راہنما ہوئے
تری چاہ جن کو بھی لگ گئی
وہ حدیثِ درسِ وفا ہوئے

(بدؔر فاروقی)

نعت رسول مقبول A

زمانہ احمدؐ مختارؐ کی تلاش میں ہے
سحر بھی آپؐ کے انوار کی تلاش میں ہے

ہزار گرچہ زمانے کروٹیں بدلیں
ہنوز سیدؐ ابرار کی تلاش میں ہے

عطا کی شان تو d کہ رحمتِؐ دو جہاں
عنایتوں کے خریدار کی تلاش میں ہے

زمانہ دیکھ رہا ہے نگاہِ حیراں سے
کرم نبیؐ کا گنہ گار کی تلاش میں ہے

کسی بہانے معطر تو ہو نسیمِ بہار
نبیؐ کا کاکُل خمدار کی تلاش میں ہے

خموش چاند ہے تارے بھی محوِ حیرت ہیں
کہ یارِ غار کسی غار کی تلاش میں ہے

میں جب سے آیا ہوں نازشؔ نبیؐ کی چوکھٹ سے
نگاہِ ÷ و مینار کی تلاش میں ہے

(نازشؔ قادری)

اداریہ:

رمضان۔۔۔ باطنی اصلاح اور تبدیلی نظام

ماہ رمضان المبارک کی بابرکت سا È اہل اسلام کے لئے رضائے الٰہی کے حصول کا 4 ین موقع لئے موجود ہیں۔سحری و افطاری کے اوقات میں خاندان کا ہر فرد عجب طرح کی کیفیات کے انوار سے اپنا دامن سمیٹنے کو بے تاب نظر آتا ہے۔ بچوں کی خوشی دیدنی ہوتی ہے اور وہ رمضان کے ایک ایک لمحے سے لطف اندوز ہورہے ہوتے ہیں۔ ماہ مقدس کے حوالے سے ان کے ذہن کی À ں پر ابھرنے والے متعدد سوالات گھر کے بڑوں، بزرگوں کو تربیت کا 4 ین موقع فراہم کرتے ہیں۔ یہ مہینہ اپنے معمولات اعمال صالح اور اہل اسلام کے باطن میں آنے والی مثبت تبد=ں کے حوالے سے منفرد اہمیت کا حامل ہے۔ نماز پنجگانہ، تراویح، نوافل، تلاوت قرآن، درود شریف اور اوراد و وظائف کی کثرت سے من کی دنیا کو سیرابی ملتی ہے اور اخلاق حسنہ کی کونپلیں دل کی وادی میں پھوٹ کر افعال میں کمال 4 ی کا موجب بن رہی ہوتی ہیں ایسے ماحول میں گناہگاروں کے لئے امید کے پھول کھلتے ہیں اور وہ اپنے رب کو منانے کے لئے) صحبتوں اور مساجد کا رخ کرتے دکھائی دیتے ہیں۔گلیوں، بازاروں کی رونقوں میں اضافہ ہوجاتا ہے، گھر ایسے پکوانوں کی خوشبوؤں سے مہکتے دکھائی دیتے ہیں جو عموماً سال کے دیگر مہینوں میں خال خال ہی پکتے ہیں۔ ہر کوئی پورے دن کی پیاس کے بعد افطاری کے وقت انواع و اقسام کے مشروبات اور کھانوں سے لطف اندوز ہوکر اللہ کی نعمتوں پر شکر گزاری کے احساس کے ساتھ نماز مغرب کے لئے سجدہ ریز ہورہا ہوتا ہے۔

اللہ کی بے پایاں نعمتوں کو اپنے حصار میں لئے ماہ رمضان المبارک امت مسلمہ کے ہر فرد کے لئے اصلاح احوال کا 4 ین موقع لے کر آتا ہے۔نفس کی آلاUں سے Ö را پانے کے لئے روزہ 4 ین ذریعہ ہے۔ دل کے تخت پر نفسانی خواہشات کا قبضہ چھڑانے اور مضمحل روح کو توانا کرکے اسے نفس کے خلاف دوبارہ صف آراء کرنے کے لئے رمضان المبارک سے 4 اور کوئی مہینہ نہیں ہے۔ ہزاروں لاکھوں ایسے خوش نصیب بھی ہوتے ہیں جو ان مبارک دنوں میں دل کی بادشاہت پر دوبارہ روح کو قبضہ دلانے میں کامیاب ہوجاتے ہیں اور ان کی زندگی کی ترجیحات میں مثبت تبدیلی آجاتی ہے اور وہ اعلیٰ اخلاق اور محاسن سے آراستہ ہوکر معاشرے اور انسانیت کے لئے خیر، فلاح اور امن و سلامتی کا پیکر بن جاتے ہیں۔ ماہ رمضان المبارک جہاں برکتوں، نعمتوں، سعادتوں اور باطنی نور کو سمیٹنے کا موقع فراہم کرتا ہے وہاں فرد اور معاشرے پر کچھ ذمہ داریاں بھی عائد کرتا ہے ان ذمہ داریوں کی نوعیت دو قسم کی ہے ایک انفرادی اصلاح تاکہ اس فرد کا وجود اس کے گھر، خاندان کے لئے سود مند بنے اس کے بچے اور خاندان کے دیگر افراد کے کردار میں مثبت تبدیلیاں آئیں اور وہ بھی رضائے الٰہی کے حصول کو مقصد حیات بنالیں۔ دوسرا وہ شخص معاشرے میں مثبت اقدار کے فروغ کے لئے ہونے والی جدوجہد میں شامل ہوکر معاشرے کے ہر فرد تک دعوت دین à نے کی ذمہ داری لے۔ معاشرے کے افراد کو ان کے معاشی، سیاسی حقوق کا شعور دے اور معاشرے میں t رویوں کے خاتمے، انتہاء I ی اور نفرت کو اعتدال اور محبت سے بدلنے میں معاون ہوجائے۔عوام کے شعور کو بیدار کرے انہیں ان کے حقوق کی

آ گاہی دینے اور مقتدر طبقات کی طرف سے معاشرے کو دی جانے والی اذیت، ناانصافی اورظلم کے خلاف اٹھنے کی ترغیب دے۔عوام کو احساس دلائے کہ رمضان المبارک کے بابرکت مہینے میں سحری و افطاری کے اوقات میں بھی بجلی سے محروم کرنے والے طبقات ملک وقوم کے خیر خواہ نہیں ہیں x انوں کی ترجیحات میں عوام کوسہولت وآسودگی دینا نہیں É لوڈشیڈنگ، مہنگائی اور بے روزگاری کی چکی میں پیس کر انہیں جانوروں سے بدتر زندگی دینا ہے۔

معاشرے کوظلم سے نجات دلانے کی جدوجہد کے لئے ضروری ہے کہ ہر شخص اپنے باطن کی تاریکی سے نجات حاصل کرے۔ رمضان المبارک کا آخری عشرہ اللہ کی ر8 ں سے جھولیاں بھرنے کے لئے پکار رہا ہوتا ہے۔ گذشتہ دو عشروں سے زائد عرصہ سے وطن عزیز کے شہر لاہور کو یہ سعادت عظیم مل رہی ہے کہ حرمین شریفین کے بعد اسلامی دنیا کا سب سے بڑا اعتکاف قدوۃ الاولیاء حضور سیدنا طاہر علاؤالدینؒ کے مزار پرانوار کے سائے میں تحریک منہاج القرآن کے زیراہتمام ٹاؤن شپ میں آباد ہوتا ہے اور دنیا بھر سے وفود بھی اس میں شریک ہوتے ہیں۔ ملک بھر سے ہزاروں فرزندان توحید شہر اعتکاف کے é بنتے ہیں۔منہاج کالج برائے خواتین کے ہاسٹل میں ہزاروں کی تعداد میں الگ سے خواتین کی اعتکاف گاہ بھی آباد ہوجاتی ہے۔ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کے دروس قرآن وتصوف سے مستفید ہونے والے بلاشبہ باطنی دنیا میں تبدیلی سے بامشرف ہوتے ہیں۔ امسال شیخ الاسلام کے دونوں صا ñ ادے ڈاکٹر حسن محی الدین القادری اور ڈاکٹر حسین محی الدین القادری شہر اعتکاف میں موجود ہوں گے اور ان کے خطابات کے ذریعے بھی معتکفین کو باطنی اصلاح کا 4 ین موقع x آئے گا۔ اصلاح احوال کے لئے اعلیٰ ماحول معتکفین کو دس روز تک باطنی طہارت کا 4 ین موقع فراہم کرتا ہے۔ انفرادی اور اجتماعی معمولات میں ہر کوئی ان دیکھی ڈور سے بندھا شریک ہوتا ہے اور ہر لمحے کو اپنے لئے باعث خیر و رحمت بناتا دکھائی دیتا ہے۔ اہل پاکستان خوش نصیب ہیں جو انہیں شہر اعتکاف میں شیخ الاسلام Ü ناUروزگار ہستی جو ظاہری اور باطنی طور پر عظیم المرتبت - ں سے جڑی ہے، کی Ä اعلیٰ x ہوگی۔ شیخ الاسلام اللہ کے ایسے انعام یافتہ بندے ہیں جو ان کی Ä میں آجاتا ہے نامراد نہیں لوٹتا۔ شیخ الاسلام اور ان کے جگر گوشوں کے خطابات minhaj.tv پر براہ راست پوری دنیا میں دیکھیں جائیں گے اس طرح شہر اعتکاف بالواسطہ طور پر پوری دنیا میں پھیلا ہوگا۔ عالمی شہر اعتکاف اس لحاظ سے اور بھی منفرد ہوجائے گا کہ کروڑوں مسلمان اس اعلیٰ و ارفع ماحول سے جڑ کر اصلاح احوال کا ساماں حاصل کررہے ہوں گے۔

تحریک منہاج القرآن کے جملہ وابستگان و کارکنان کے لئے یہ امر نہایت مسرت اور خوشی کا ہے کہ ان کے محبوب قائد شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نومبر میں وطن تشریف لا رہے ہیں۔ کارکن عیدالفطر کے فوراً بعد ان کے ا L ل کی تیاریوں میں جا x نی سے مصروف ہوجائیں گے اور موجودہ انتخابی نظام کے خلاف تحریک منہاج القرآن کا بیداری شعور کا پیغام وطن عزیز کے ہر فرد تک à نے کی محنت میں لگ جائیں گے۔تحریک منہاج القرآن کی ملک بھر کی تنظیمات ملت اسلامیہ کے عظیم قائد شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی 4 نومبر کو وطن آمد کے موقع پر یقیناً مینار پاکستان میں وہ نظارہ دکھادیں گی جو اس سے قبل چشم فلک نے نہیں دیکھا ہوگا۔ رمضان المبارک میں تبدیلی احوال کی محنت کا تبدیلی نظام کے ساتھ گہرا ربط ہے کیونکہ باطن میں آنے والی تبدیلی باہر کا نظام ضرور بدلتی ہے۔

ہمہ 3 بیداریِ شعور کی ضرورت

(عالمی ورکرز کنونشن)

آخری قسط

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری

ترتیب و تدوین: جلیل اَحمد ہاشمی

فساد کہاں سے جنم لیتا ہے

سوال پیدا ہوتا ہے کہ سوسائٹی میں فساد آتا کہاں سے ہے؟ یاد رO کہ فساد نااَہل x انوں کی طرف سے آتا ہے۔ یہ سیاسی اور حکومتی لیڈروں کی بد اَعمالیوں کے باعث رُونما ہوتا ہے۔ یہ بھی حدیث مبارکہ میں ہے جسے قاسم بن مخیّرہ نے روایت کیا ہے کہ حضور نبی اکرم A نے ارشاد فرمایا:

إِذَا صَلَحَ سُلْطَانُكُمْ، صَلَحَ زَمَانُكُمْ؛ فَإِذَا فَسَدَ سُلْطَانُكُمْ، فَسَدَ زَمَانُكُمْ.

å•^ŠÊ æ á^_×Šö] | ¡ ' e á^Ú^ö] | ¡ ' á] ð^q ^Ú h ^e (à³jË³ö] ±³Ê å•…]ç³ö] à³ß³Šö] (o³þ]•E
DNUT VÜÎ… (RQO VO (å•^ŠËe

’’اگر v ری حکومت سنور جائے تو v را زمانہ سنور جائے گا؛ اگر v رے اَہلِ حکومت فساد میں مبتلا ہو جائیں تو v را زمانہ بگڑ جائے گا‘‘۔

گویا مسلم اُمہ کی > ئی اس کے x ان، لیڈروں اور رہنماؤں کے سنور جانے پر منحصر ہے۔ اَہلِ سلطنت اور اَہلِ حکومت بگڑ جائیں، فاسد ہو جائیں اور corrupt ہو جائیں تو زمانہ corrupt ہو جائے گا، یعنی سارا معاشرہ اور سوسائٹی corrupt ہو جائے گی۔

اِجتماعی اِصلاح کی ناگزیریت

آقا A نے اِس حدیث مقدسہ کے ذریعہ معاشی، معاشرتی، سماجی اور اَخلاقی اَبتری کی پوری philosophy بیان کر دی ہے۔ یہاں یہ خیال پیدا ہوY ہے اگرچہ اَہلِ حکومت و سلطنت کے بگڑ جانے نے معاشرے کو بگاڑ دیا ہے، تاہم دوسروں سے لا m ہو کر ہمیں اپنا حال سنوارنے اور دوسروں سے کنارہ کش ہو کر اپنے آپ کو بچانے سے تو کوئی نہیں روک رہا۔ ہمیں دوسروں کی کیا پڑی، ہم اپنا گھر درست رO ؟ یاد رO ! ایسا کریں گے تو ہم پر بھی ہلاکت اور تباہی آ جائے گی۔ ان حالات میں بیداریِ شعور کی مہم ایک اہم فریضہ ہے۔

اِسی کو قرآن و سنت کی زبان میں اَمر بالمعروف و نہی عن المنکر کہتے ہیں۔ اسے صرف سیاسی حالات کی **4** ی پر مختص نہ کریں۔ یہ ایک ہمہ جہت اِصلاح ہے یعنی اس میں سیاسی طور پہ لوگوں کو بیدار کرنا، دینی و مذہبی طور پر بیدار کرنا، **o** ے اور اعتقادی طور پر بیدار کرنا، اَعمال اور اَخلاق میں بیدار کرنا اور فکر اور نظریات میں بیدار کرنا سب شامل ہیں۔ گویا بیداریِ شعور کی یہ مہم ایک ہمہ جہت اور مسلسل تگ و دو ہے۔

اِجتماعی اِصلاح کو نظر انداز کرنے کے نقصانات

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ آقا A نے فرمایا:

إِذَا نَقَضُوا الْعَهْدَ سَلَّطَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ عَدُوَّهُمْ، وَإِذَا لَمْ يَأمُرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ سَلَّطَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ أَشْرَارَهُمْ، ثُمَّ يَدْعُو خِيَارُهُمْ فَلَا يُسْتَجَابُ لَهُمْ.

å„ãe èeçÏÃö] àÚ Øvmæ ð ¡ fö] àÚ Ù^ßm ^ÛnÊ ð^q ^Ú h ^e (àjË³ö] o³Ê å•...]ç³ö] à³ß³Šö] (o³þ]•E

DONR VÜÎ... (RUM VO (hçþ„ö^e l †ãj •] æ o ' ^ÃÛö^e k ×ÛÂ]fž èÎ¢]

’’جب لوگ اپنے وعدے توڑنے لگ جائیں گے تو اللہ تعالیٰ ان کا دشمن ان پر مسلط فرما دے گا؛ اور جب وہ نیکی کا حکم نہیں دیں گے اور برائی سے نہیں روکیں گے تو اللہ ان کے بدترین لوگوں کو ان پر مسلط فرما دے گا؛ پھر ان میں سے نیکوکار دعائیں بھی کریں گے تو ان کی دعائیں قبول نہیں ہوں گی‘‘۔

امام طبرانی اور ابن ابی **Ž** حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم A نے فرمایا:

لَتَأْمُرُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ وَلَتَنْهَوُنَّ عَنِ الْمُنْكَرِ، أَوْ لَيُسَلِّطَنَّ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ شِرَارَكُمْ. ثُمَّ يَدْعُوْ خِيَارُكُمْ فَلَا يُسْتَجَابُ لَكُمْ.

MOSU VÜÎ... (UU VN (¼‰æ¢] Ü r ÃÛö] (±þ]†f› !ME

OSNNM VÜÎ... (PRL VS (Ì ß ' Ûö] (èfn • ±ee àe] !N

MTT VÜÎ... (NUO (NUN VM (, ßŠÛö] (...]^e !O

RUMR VÜÎ... (OMO VT (, ßŠÛö] (o×Ãm çee !P

’’تم ضرور بالضرور نیکی کا حکم دو گے اور برائی سے منع کرتے رہو گے ورنہ اللہ تعالیٰ تم میں سے برے لوگوں کو تم پر مسلط کردے گا۔ پھر **v** رے اچھے لوگ اللہ تعالیٰ سے (مدد کی) دعا کریں گے لیکن ان کی دعا **v** رے حق میں قبول نہیں ہوگی‘‘۔

اَحادیث مبارکہ کی روشنی میں داخلی طور پر ہمیں یہی صورت حال درپیش ہے کہ عوام کے نمائندے دشمن بن کر عوام پر مسلط ہیں؛ جب کہ خارجی طور پر مسلمانوں کے دشمن مسلمانوں پر مسلط ہیں یعنی ہمارا اقتدار در

حقیقت کسی اور ہاتھ میں ہے۔ اگر ہم لوگوں کے شعور کو بیدار کرنے کی جد و جہد نہیں کریں گے اور امر بالمعروف و نہی عن المنکر کا جھنڈا نہیں اٹھائیں گے یعنی جد و جہد کا یہ فریضہ انجام دینا چھوڑ دیں گے تو حضور نبی اکرم A کے فرمان کے مطابق بدترین دشمن ہمارے اوپر مسلط کر دیا جائے گا۔ یعنی جو سوسائٹی امر بالمعروف و نہی عن المنکر کے حکم سے U تہی اِختیار کرے گی اس صورت میں اس سوسائٹی کے سب سے زیادہ گھٹیا اور ñ لوگ ان کے لیڈر اور x ان بن جائیں گے۔ یاد رO ! علماء، اَ] ، خطباء- جو اپنے مناصب کے حوالے سے سب سے زیادہ ذمہ دار ہیں - اگر شرم و حجاب اور خوف کے باعث چپ رہیں گے اور باطل کے خلاف جرات سے کام نہیں لیں گے تو پھر اَشرار لوگ ان کے اوپر مسلط ہو جائیں گے؛ اور اسی طرح اگر سیاسی و قومی طور پہ عوام چپ رہیں گے تو اَشرار سیاسی اور قومی سطح پر مسلط ہو جائیں گے۔ دیکھا جائے تو بے عملی کے حوالے سے x انوں اور عوام کا m ہے، x ان برے اور بدکردار ہوں گے تو عوام میں فساد آ جاتا ہے اور اگر عوام بُرے ہوں تو بدکردار x ان ان پر مسلط ہو جاتے ہیں۔ یعنی ان حالات میں ان کے اَخیار، اولیاء و صالحین،) اور شب زندہ دار پرہیزگار لوگ قوم کے لئے دعائیں بھی کریں تو ان کی دعاؤں کو قوم کے حق میں اللہ قبول نہیں کرے گا۔ کیوں؟ اس لئے کہ داعیین اور قوم دونوں نے اپنا فریضہ ادا نہیں کیا۔ خود پر ظلم کیا اور اَشرار یعنی گھٹیا، ñ ، خائن اور بددیانت لوگوں کو اپنے اوپر مسلط کرنے کا خود سبب بنے ہیں۔ reciprocal

ہماری سیاسی تاریخ اِس اَمر کی شاہد ہے کہ لوگ بار بار اپنا ووٹ دے کے اَشرار کو اَخیار کے اوپر لائے۔ اِس طرح انہوں نے خائن اور کرپٹ لوگوں I کیا ہے اور اپنے ہاتھوں سے اپنے د7 ں کو خود پر مسلط کیا ہے۔ یہ جرم چونکہ عوام نے کیا ہے تو آقا A نے فرمایا کہ ان کے حق کے پھر اللہ تبارک و تعالیٰ اپنے اولیاء اور صالحین کی دعائیں بھی قبول نہیں کرے گا۔ جیسے کہا گیا کہ

؎ خدا نے آج تک اُس قوم کی حالت نہیں بدلی — نہ ہو جس کو خیال آپ اپنی حالت کے بدلنے کا

عذابِ اِلٰہی کا نزول

جب کوئی سوسائٹی یا قوم اللہ تعالیٰ کے حکمِ اَمر بالمعروف و نہی عن المنکر کو چھوڑ دے اور لاm ہو جائے تو گناہ عام ہونے " ہیں۔ حضرت ÜnŽâ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم A نے قدرت رکھنے کے باوجود برے کاموں سے منع نہ کرنے والوں کو تنبیہ کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

مَا مِنْ قَوْمٍ يُعْمَلُ فِيهِمْ بِالْمَعَاصِي، ثُمَّ يَقْدِرُوْنَ عَلَى أَنْ يُغَيِّرُوْا، ثُمَّ لَا يُغَيِّرُوا إِلَّا يُوْشِكُ أَنْ يَعُمَّهُمُ اللهُ مِنْهُ بِعِقَابٍ.

POOT \/ÜÎ… (MNN \/P (±ãßö]æ †Ú¢] h^e (Üu ¡ Ûö] h^jÒ (àßŠö] (•æ]• çææ !ME (MONU \/N (†ÓßÛö] àÂ ± ` ßö]æ Í æ†ÃÛö^e †Ú¢] h^e (àjËö] h^jÒ (à³ß³Šö] (ä³q^³Ú à³e] !N

PLLU VÜÎ…

MUNQL VÜÎ… (ORP VP (, ßŠÛö] (Øfßu àe , Ûue !O

جس قوم میں بھی برے کاموں کا اِرتکاب کیا جائے، پھر لوگ اِن برے کاموں کو روکنے پر قدرت رکھنے کے باوجود بھی نہ روکیں تو قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ ان سب کو اپنے عذاب میں مبتلا کر دے۔

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنے خطبہ میں امر بالمعروف و نہی عن المنکر کو نظر انداز کرنے والوں کو تنبیہ کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّكُمْ تَقْرَءُوْنَ هَذِهِ الآيَةَ: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا عَلَيْكُمْ أَنْفُسَكُمْ لَا يَضُرُّكُمْ مَنْ ضَلَّ إِذَا اهْتَدَيْتُمْ﴾ (١) وَإِنَّا سَمِعْنَا رَسُولَ اللهِ A يَقُولُ: إِنَّ النَّاسَ إِذَا رَأَوْا الْمُنْكَرَ فَلَمْ يُنْكِرُوهُ أَوْشَكَ أَنْ يَعُمَّهُمُ اللهُ بِعِقَابِهِ. (٢)

MLQ VQ (é , ñ^Ûö] DME

M VÜÎ… (N VM(, ßŠÛö] (Øfßu àe , Ûu] DNE

’’اے لوگو! تم یہ آیت مبارکہ تو پڑھتے ہی ہو: ﴿اے ایمان والو! تم اپنی جانوں کی فکر کرو، » کوئی گمراہ نقصان نہیں **Y à** اگر تم ہدایت یافتہ ہو چکے ہو﴾۔ اور بے شک ہم نے رسول اللہ A کو یہ فرماتے ہوئے سنا: لوگ جب برائی کو پیسے ہوئے دیکھیں اور اس کو نہ روکیں تو قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے عذاب میں مبتلا کر دے‘‘۔

حضرت جریر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم A نے برائی کو روکنے کی قدرت رکھنے کے باوجود نہ روکنے والوں کو اللہ تعالیٰ کے عذاب سے ڈراتے ہوئے ارشاد فرمایا:

مَا مِنْ رَجُلٍ يَكُوْنُ فِي قَوْمٍ يُعْمَلُ فِيْهِمْ بِالْمَعَاصِي يَقْدِرُوْنَ عَلَى أَنْ يُغَيِّرُوْا عَلَيْهِ فَلَا يُغَيِّرُوْا إِلَّا أَصَابَهُمُ اللهُ بِعَذَابٍ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَمُوْتُوا.

POOU VÜÎ… (MNN VP (±ãßö]æ †Ú¢] h^e (Üu ¡ Ûö] h^jÒ (àßŠö] (•æ]• çe !M

(MONU VN (†ÓßÛö] àÂ ±ãßö]æ Í æ†ÃÛö^e †Ú¢] h^e (àjËö] h^jÒ (à³ß³Šö] (ä³q^³Ú à³e] !N

PLLU VÜÎ…

ORP VP (, ßŠÛö] (Øfßu àe , Ûue !O

OLL VÜÎ… (QOR VM (xnv ’ ö] (á^fu àe] !P

NOTN VÜÎ… (OON VN (†nfÓö] Ü r ÃÛö] (±þ]†f› !Q

’’جو شخص بھی ایسی قوم میں رہتا ہو جس میں برے کام کئے جاتے ہوں اور لوگ ان کو روکنے کی قدرت رکھنے کے باوجود نہ روکتے ہوں تو اللہ تعالیٰ انہیں ان کی موت سے قبل عذاب میں مبتلا کر دے گا‘‘۔

یعنی جس سوسائٹی میں ظلم اور گناہ عام ہونے لگیں، نا انصافی عام ہو جائے، جبر و بربریت اور خیانت اور کرپشن کا دور دورہ ہو، سرِ عام جھوٹ بولا جائے، لوگوں کے حق تلف کئے جائیں اور لوگ ظالموں کو ظلم سے روکنے کے لئے اور بددیانت کرپٹ لوگوں کو کرپشن سے روکنے کے لئے حرکت میں نہ آئیں؛ وہ اپنے حقوق کی خاطر ان کے گریبانوں پر ہاتھ نہ ڈالیں اور حالات کو بدلنے کے لئے اپنا فریضہ ادا نہ کریں É ہر بار پلٹ کر پھر انہی کو ووٹ دے کے اپنے کندھوں پر سوار کرتے رہیں - یعنی انہیں اپنا x ان بناتے رہیں - تو پھر اللہ تعالیٰ ایسی قوم کو اپنے عذاب کی • میں لے لے گا اور اس میں) و بد کا فرق نہیں رہے گا۔

حضرت ابوعبیدہ " سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم A نے فرمایا کہ بنی اسرائیل میں خرابی اس لیے پختہ ہوگئی تھی کہ انہوں نے اِحقاقِ حق اور اِبطالِ باطل کا فریضہ ترک کر دیا تھا۔ فرمانِ رسول A ملاحظہ کریں:

إِنَّ بَنِي إِسْرَائِيْلَ لَمَّا وَقَعَ فِيْهِمُ النَّقْصُ كَانَ الرَّجُلُ يَرَى أَخَاهُ عَلَى الذَّنْبِ فَيَنْهَاهُ عَنْهُ. فَإِذَا كَانَ الْغَدُ لَمْ يَمْنَعْهُ مَا رَأَى مِنْهُ أَنْ يَكُوْنَ أَكِيْلَهُ وَشَرِيْبَهُ وَخَلِيْطَهُ. فَضَرَبَ اللهُ قُلُوْبَ بَعْضِهِمْ بِبَعْضٍ وَنَزَلَ فِيْهِمُ الْقُرْآنُ. فَقَالَ: ﴿لُعِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ بَنِيْٓ إِسْرَائِيْلَ عَلَى لِسَانِ دَاوُدَ وَعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ ذَلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّكَانُوْا يَعْتَدُوْنَ﴾. (۱) فَقَرَأَ حَتَّى بَلَغَ: ﴿وَلَوْ كَانُوْا يُؤْمِنُوْنَ بِاللهِ وَالنَّبِيِّ وَمَآ أُنْزِلَ إِلَيْهِ مَا اتَّخَذُوْهُمْ أَوْلِيَاءَ وَلَكِنَّ كَثِيْرًا مِنْهُمْ فَاسِقُوْنَ﴾. (۲) قَالَ: وَكَانَ نَبِيُّ اللهِ مُتَّكِئًا فَجَلَسَ، فَقَالَ: لَا، حَتَّى تَأْخُذُوْا عَلَى يَدِ الظَّالِمِ فَتَأْطُرُوْهُ عَلَى الْحَقِّ أَطْرًا. (۳)

ST \Q (é , ñ^Ûö] DME

TM \Q (é , ñ^Ûö] DNE

OLPT \ÜÎ... (NQN \Q (é , ñ^Ûö] é...ç‰ àÚæ h^e (á•†Ïö] †nŠËi h^jÒ (àßŠö] (° „Ú†i DOE

POOR \ÜÎ... (MNM \P (±ãßö]æ †Ú¢] h^e (Üu ¡ Ûö] h^jÒ (àßŠö] (•æ]• çææ !N

(MONS \N (†ÓßÛö] àÂ ±ãßö]æ Í æ†ÃÛö^e †Ú¢] h^e (àjË³ö] h^³jÒ (à³Šö] (ä³q^³Ú à³e] !O PLLR \ÜÎ...

MLNRT \ÜÎ... (MPR \ML (†nfÓö] Ü r ÃÛö] (±þ]†f› !P

QMU \ÜÎ... (MRR \M (¼‰æ¢] Ü r ÃÛö] (oþ]†f› !Q

''جب بنی اسرائیل میں خرابی واقع ہوتی تو اس وقت ان میں سے بعض لوگ اپنے دوسرے بھائی کو گناہ کرتے دیکھ کر منع کرتے۔ لیکن جب دوسرا دن ہوتا تو اس خیال سے نہ روکتے کہ اس کے ساتھ کھانا پینا اور ہم مجلس ہونا ہے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں کو باہم مخلوط کردیا۔ ان کے بارے میں قرآن مجید کی یہ آیت نازل ہوئی ہے: ﴿بنی اسرائیل میں سے جو کافر ہوئے ان پر داؤد (علیہ السلام) اور عیسیٰ بن مریم (علیہما السلام) کی زبان سے Ò کی گئی۔ یہ اس لئے کہ وہ نافرمان تھے اور حد سے گزر گئے تھے﴾۔ پھر آپ A نے یہ

آیت یہاں تک پڑھی: ﴿اور اگر وہ اللہ تعالیٰ اور نبی پر اور اس چیز پر جو ان کی طرف نازل کی گئی ہے ایمان لاتے تو کافروں کو دوست نہ بناتے۔ لیکن ان میں سے اکثر نافرمان ہیں﴾۔ حضرت عبیدہ " بیان کرتے ہیں حضور نبی اکرم A تکیہ لگائے ہوئے تھے۔ پس آپ A اُٹھ بیٹھے اور فرمایا: تم بھی عذابِ الٰہی سے اس وقت تک نجات نہیں پا M جب تک کہ تم ظالم کا ہاتھ پکڑ کر اُسے راہِ راست پر نہ لے آؤ۔''

۸۔ حضرت ^ ن بن بشیر ... •³³] ² Â³ãÛ³ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم A نے اَمر بالمعروف و نہی عن المنکر کے اَہم فریضے کو نظر انداز کرنے اور ایک مثال کے ذریعے اس مداہنت و چشم پوشی کے تباہ کن نتائج سے خبردار کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

مَثَلُ الْمُدْهِنِ فِي حُدُوْدِ اللهِ وَالْوَاقِعِ فِيْهَا مَثَلُ قَوْمٍ اسْتَهَمُوْا سَفِيْنَةً فَصَارَ بَعْضُهُمْ فِي أَسْفَلِهَا وَصَارَ بَعْضُهُمْ فِي أَعْلَاهَا. فَكَانَ الَّذِي فِي أَسْفَلِهَا يَمُرُّوْنَ بِالْمَاءِ عَلَى الَّذِيْنَ فِي أَعْلَاهَا فَتَأَذَّوْا بِهِ. فَأَخَذَ فَأْسًا فَجَعَلَ يَنْقُرُ أَسْفَلَ السَّفِيْنَةِ. فَأَتَوْهُ فَقَالُوْا: مَا لَكَ؟ قَالَ: تَأَذَّيْتُمْ بِي وَلَا بُدَّ لِي مِنَ الْمَاءِ. فَإِنْ أَخَذُوْا عَلَى يَدَيْهِ أَنْجَوْهُ وَنَجَّوْا أَنْفُسَهُمْ، وَإِنْ تَرَكُوْهُ أَهْلَكُوْهُ وَأَهْلَكُوْا أَنْفُسَهُمْ.

NQPL \ÜÎ... (UQP \N (l ¡ ÓŽÛö] ±Ê èÂ†Ïö] h^e (l]•^ãŽö] h^jÒ (xnv ' ö] (° ...^ í e !M

(g ×Ïö^e ææ á^Š×ö^e ææ , nö^e †ÓßÛö] †nnÇi ±Ê ð^q ^Ú h^e (àjËö] h^jÒ (àßŠö] (° „³Ú†³i !N

NMSO \ÜÎ... (PSL \P

NSL \P (, ßŠÛö] (Øfßu àe , Ûuæ !O

ONUT \ÜÎ... (NOT \T (, ßŠÛö] (...]^e !P

اللہ تعالیٰ کی حدود کے بارے میں نرمی برتنے والے اور ان میں مبتلا ہونے والے کی مثال ان لوگوں Ü ہے M ں نے کشتی میں (سفر کرنے کے e میں) قرعہ اندازی کی تو بعض کے حصے میں نیچے والا حصہ آیا اور بعض کے حصے میں اوپر والا۔ پس نیچے والوں کو پانی کے لیے اوپر والوں کے پاس سے گزرنا ہوتا تھا تو اس سے اوپر والوں کو تکلیف ہوتی تھی۔ چنانچہ (اس خیال سے کہ اوپر کے لوگوں کو ان کے آنے جانے سے تکلیف ہوتی ہے) نیچے والوں میں سے ایک شخص نے کلہاڑا لیا اور کشتی کے - حصے میں سوراخ کرنے لگا۔ تو وہ اس کے پاس آئے اور کہا: تجھے کیا ہوگیا ہے؟ اس نے کہا: « میری وجہ سے تکلیف ہوتی تھی اور پانی کے % میرا گزارہ نہیں۔ پس اگر انہوں نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا اور اسے بچا لیا تو خود بھی بچ گئے، اور اگر انہوں نے اسے چھوڑ دیا تو اسے بھی ہلاک کر دیا اور اپنے آپ کو بھی ہلاکت میں ڈال لیا۔

حضرت قیس بن ابی حازم بیان کرتے ہیں کہ سیدنا صدیق اکبر نے Ÿ ر پر کھڑے ہوکر بیان کیا کہ حضور نبی اکرم A نے فرمایا ہے:

إِنَّ النَّاسَ إِذَا رَأَوُا الظَّالِمَ، ثُمَّ لَمْ يَأْخُذُوْا عَلٰى يَدَيْهِ أَوْشَكُوا أَنْ يَعُمَّهُمُ اللّٰهُ بِعِقَابٍ.

†ñ^‰œ ð^—Ïö] áæ o×Â äe Ù, jŠm h^e (o • ^Ïö] h]•• h^jÒ (p †fÓ³ö] à³ß³Šö] (o³Ï³ ` ne DE
MQR \ML (éŸçö] Ù^ÛÂæ

بے شک لوگ جب کسی ظالم شخص کو دیکھتے ہیں اور پھر اس کے ہاتھوں کو (ظلم کرنے سے) نہیں روکتے تو قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ ان سب کو عذاب میں مبتلا کر دے۔

یعنی اگر لوگ خود پر ظلم و ناانصافی ہوتا دیکھ کر بھی خوابِ غفلت سے بیدار نہ ہوں تو پھر اللہ تعالیٰ اپنی گرفت اور عذاب میں ساری قوم کو شریک کرے گا۔ آپ خود سوچیے کیا ایک ایک حدیث کا اِطلاق ہمارے حالات پر نہیں ہو رہا ہے؟ اس کا ایک ہی علاج ہے کہ تحریک منہاج القرآن کا ہر فرد آقا A کے اِس پیغام کو لے کر اس قوم کے ایک ایک شخص کے شعور کو بیدار کرنے کے لئے اُٹھ کھڑا ہو۔ تحریک منہاج القرآن کو بیداریِ شعور کی تحریک بنا دیں اور یہ تحریک سیاسی، دینی، مذہبی، اِعتقادی، اَخلاقی، سماجی، معاشرتی ہر U کو محیط ہونی چاہیے۔ پہلے اپنا شعور بیدار کریں، اپنے اَحوال کی اصلاح کریں۔ اس حوالے سے آقا علیہ ا { ۃ والسلام کا ایک اور ارشاد بڑا واضح ہے۔ حضرت عدی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضور نبی اکرم A کو عوام و خواص کے عذاب میں مبتلا ہونے کا سبب بیان کرتے ہوئے سنا۔ آپ A نے فرمایا:

إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى لَا يُعَذِّبُ الْعَامَّةَ بِعَمَلِ الْخَاصَّةِ حَتّٰى يَرَوُا الْمُنْكَرَ بَيْنَ ظَهْرَانَيْهِمْ، وَهُمْ قَادِرُوْنَ عَلٰى أَنْ يُنْكِرُوْهُ فَلَا يُنْكِرُوْهُ. فَإِذَا فَعَلُوْا ذَالِكَ عَذَّبَ اللّٰهُ الْخَاصَّةَ وَالْعَامَّةَ.

MUN \P (, ßŠÛö] (Øfßu àe , Ûuæ !M DE

(UUM \N (è ' ^ í ö] ØÛÃe èÚ^Ãö] h]„Â ±Ê ð^q ^Ú h^e (Ý ¡ Óö] h^jÒ (ª³›ç³Û³ö] (Ôö^³Ú !N
MSUU \ÜÎ…

MOU \MS (†nfÓö] Ü r ÃÛö] (±Þ]†f› !O

بے شک اللہ تعالیٰ عوام کو خاص لوگوں کے برے اعمال کے سبب سے عذاب نہیں دیتا یہاں تک کہ وہ (عوام) اپنے درمیان برائی کو کھلے عام پائیں اور وہ اس کو روکنے پر قادر ہونے کے باوجود نہ روکیں۔ پس جب وہ ایسا کرنے لگیں تو اللہ تعالیٰ ہر خاص و عام کو (بلا ا q ز) عذاب میں مبتلا کر دیتا ہے۔

اگر برائی، کرپشن، ظلم اور ناانصافی کو ہوتا ہوا دیکھتے رہیں اور ان کو روکنے اور نظام کو بدلنے کی بجائے پھر اُسی ظالمانہ نظام کو ووٹ دیتے رہیں تو اس سے بڑھ کر بد Á کیا ہو $ ہے؟ یاد ر O ! جب ہم کسی شخص کو ووٹ دیتے ہیں تو فی الحقیقت ووٹ اس شخص کو نہیں É اس نظامِ اِنتخابات کو جا رہا ہے جو نظام ہمارا قومی دشمن ہے۔ اس کے خلاف نفرت کو بلند کریں اور پُر اَمن طریقے سے مسلسل اپنا احتجاج ریکارڈ کروائیں۔

اَمر بالمعروف و نہی عن المنکر پر کاربند جماعت کا بیان

اُمت کے ان ناگفتہ بہ حالات میں آقا A نے صرف ایک جماعت کی بات کی جو ہر حال میں اَمر بالمعروف و نہی عن المنکر پر ثابت قدم رہے گی۔ کاش! ہمارا شمار اُسی طبقے میں ہو جائے جس کا ذکر حضور نبی اکرم A نے بڑی محبت کے ساتھ اُمت کے سامنے بیان کیا۔

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ آقا A نے فرمایا:

لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ اُمَّتِی ظَاهِرِيْنَ عَلَى الْحَقِّ، لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَذَلَهُمْ.

MUNL VÜÎ... (MQNO VO (èËñ^› Ù]^i Ÿ VäÖçÎ h^e (é...^Ú¦] h^jÒ (xnv ' Ö] (Ü×ŠÚ DE

میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ حق پر قائم رہے گا اور انہیں رُسوا کرنے (کی کوشش کرنے) والا اُنہیں کوئی نقصان نہیں à سکے گا۔

یعنی قیامت تک اُمت میں ایک طبقہ ایسا رہے گا جو حق کو غالب کرنے کی struggle کرتا رہے گا اور امر بالمعروف و نہی عن المنکر کے پیغام کو اور اس حکم کی انجام دہی کے لیے حق کے شعور کو بیدار کرنے میں struggle کرتا رہے گا۔ آقا A نے یہ بھی فرمایا: وہ کسی مذمت کرنے والے کی مذمت کی پرواہ نہیں کریں گے۔ کسی طعنہ دینے والے کی طعنہ زنی کی پرواہ نہیں کریں گے اور وہ اپنا کام کرتے رہیں گے۔ خواہ لوگ انہیں کتنا ہی برا { اور شرمسار کریں وہ ان کی طعن و تشنیع کو خاطر میں نہیں لائیں گے یہاں تک کہ قیامت آ جائے گی۔ تو آقا A نے فخر کیا کہ جہاں بددیانتی، شر اور ظلم چھا جائے گا؛ جہاں جہالت عام ہو جائے گی اور ظلم و ستم روا رکھا جائے گا وہاں قیامت تک میری اُمت میں ایک طبقہ ایسا بھی رہے گا جو اِن ساری برائیوں کی کثرت اور غلبے سے بے نیاز ہو کر حق کے شعور کو بیدار کرنے کی جد و جہد جاری رکھے گا اور وہ L خیر کو ترک نہیں کرے گا۔ اگر ہم میں سے ہر کوئی یہ چاہے کہ اس کا شمار اس طبقے میں ہو جسے قبر اور حشر میں آقا A T ن لیں کہ یہ بلا شبہ یہ میرے بیان کیے ہوئے طبقے کا فرد ہے جس کا ذکر اوپر کیا گیا تو اس کے لئے ضروری ہے کہ ہر حال میں حق کے شعور کو بیدار کرنے کی جد و جہد جاری رکھے اور ملامت کرنے والوں کی ملامت سے بے خوف و بے نیاز ہو کر مصروف جد و جہد رہے۔

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم A نے یہ بھی فرمایا ہے:

لَنْ تَزَالُوا بِخَيْرٍ مَا لَمْ تَعْرِفُوا مَا كُنْتُمْ تُنْكِرُوْنَ، وَمَا دَامَ الْعَالِمُ يَتَكَلَّمُ فِيْكُمْ بِعِلْمِهِ، فَلَا يَخَافُ اَحَدًا.

Ðvö] o×Â ojÚœ àÚ èËñ^› Ù]^i Ÿ V A ±fßö] Ùçî h^e (àjËö] oÊ é•...]çö] àßŠö] (oÞ]• DE
ORQ VÜÎ... (SPPVO (àm†â^¾

تم ہمیشہ > ئی کے ساتھ رہو گے جب تک کہ تم اُس شے کو نہ جان لو (یعنی اس پر عمل شروع کردو)

جس (کی برائی کے سبب اس) کا انکار کرتے رہتے تھے (یعنی اس سے بچتے رہتے تھے)؛ اور جب تک تم میں کوئی عالم اپنے علم کے ساتھ حق بات H رہتا ہے اور وہ کسی سے نہیں ڈرتا (اُس وقت تم > ئی پر رہو گے)۔

حدیث مبارکہ کا مفہوم یہ ہے کہ وہ چیزیں Î قرآن وسنت نے برا کہا جب تک تم انہیں برا نہیں جانو گے اور اچھے کو اچھا نہیں کہو گے، جب تک بددیانتی کو بددیانتی اور خیانت کو خیانت اور ظلم کو ظلم õ گے، تم خیر پر رہو گے۔ جب تک شعور رکھنے والے اہلِ علم ہمیشہ حق کی بات جرات سے کرتے رہیں گے اور لوگوں کا شعور بیدار کرنے کے لئے اپنا فریضہ ادا کرتے رہیں گے اور کسی شخص سے نہیں ڈریں گے تو وہ خیر پر رہیں گے۔

مجدد اور تجدید دین

خیر کو زندہ دیکھنے اور اُمت میں دین کی قدروں کو زندہ کرنے کے لئے اللہ پاک نے ایک دائمی اور مسلسل تجدید کا نظام بنایا ہے اور ہر صدی کے شروع میں قیامت تک کے لئے اللہ اُمت میں مجدد Ç گا۔ نبوت و رسالت کا دروازہ ہمیشہ کے لئے بند ہوگیا ہے، اب کوئی نئی نبوت نہیں ہوگی، نئی کتاب نہیں ہوگی۔ اب دینی قدروں کو زندہ کرنے، لوگوں کے o ے کو درست رکھنے، ان کے اَعمال و اَخلاق کو درست کرنے، انہیں حق کا بھولا ہوا سبق پلٹ پلٹ کر یاد دلانے اور بھٹکے ہوئے لوگوں کو پھر سے راہِ حق پر گامزن کرنے کے لئے ہر صدی کے شروع میں اللہ تعالیٰ ایک مجدد کو پیدا کرے گا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ایک حدیث مبارکہ میں حضور نبی اکرم A نے فرمایا:

إِنَّ اللّٰہ تعالیٰ یَبْعَثُ لِهٰذِهِ الْاُمَّةِ عَلٰی رَأْسِ کُلِّ مِائَةِ سَنَةٍ، مَنْ یُّجَدِّدُ لَهَا دِیْنَهَا.

PNUM VÜÎ... (MLUVP (èñ^Ûö] á†Î oÊ †Ò„m^Ú h^e (Üu ¡ Ûö] h^jÒ (àßŠö] (•æ]•çææ !M DE

TQUO I TQUN VÜÎ... (QRT I QRSVP (Õ... , jŠÛö] (ÜÒ^u !N

RQNS VÜÎ... (NNOVR (¼‰æ¢] Ü r ÃÛö] (oÞ]†f› !O

QON VÜÎ... (MPTVM (Œæ•†Ëö] , ßŠÚ (oÛ×m• !P

ORP VÜÎ... (SPNVO (àjËö] oÊ é•...çö] àßŠö] (oÞ]• !Q

''اللہ تعالیٰ اِس اُمت کے لیے ہر صدی کے آغاز میں کسی ایسے شخص (یا اَشخاص) کو پیدا فرمائے گا جو اِس (اُمت) کے لیے اس کے دین کی تجدید کرے گا''۔

اللہ تعالیٰ نے قیامت تک نبوت و رسالت کا دروازہ بند کردیا ہے۔ اب ہر صدی کی ابتداء میں ایک مجدد کو ¬ ث کرے گا جو مصطفیٰ A کا غلام ہوگا۔ چنانچہ مجدّدین برے زمانوں میں حضور نبی اکرم A کی ž ں کو زندہ کریں گے اور لوگوں کو دین کی تعلیم دے کر راہِ حق کی طرف لائیں گے۔ مجدد اللہ کے دین کے مٹی ہوئی یا مٹی ہوئی یا مٹ جانے والی قدروں کو زندہ کر دے گا، وہ بھولے ہوئے سبق دوبارہ یاد دلائے گا، بھٹکے ہوئے لوگوں کو بلا کر

پھر سے حق پر گامزن کردے گا تاکہ یہ دین ہر صدی میں ایک نئی اور تازہ روح کے ساتھ پھر سے زندہ ہوتا رہے۔

منہاج القرآن ایک مجددانہ تحریک ہے

تحریک منہاج القرآن موجودہ صدی کی تجدید دین کی تحریک ہے۔ اللہ نے دینِ اسلام کی تجدید کا فریضہ آپ کے ذمے کیا ہے۔ اس لئے شعور کو بیدار کرنے کا فریضہ ادا کریں۔ چنانچہ دینی قدروں کو بحال کرنے اور لوگوں کے اَعمال، اَخلاق، اَحوال، عبادات اور معاملات کو 4 کرنے کے لئے اَوّلاً اپنے اندر سے تحریک شروع کریں اور پھر اسے قوم کے ہر ہر فرد تک à دیں۔ دعوت وتبلیغ، تعلیم وتربیت، رفاہِ عامہ وفلاح پر مشتمل تجدید کا اتنا بڑا عالم گیر کام منہاج القرآن کے رُفقاء و اراکین اور وابستگان سے ایثار مانگتا ہے۔ اتنے بڑے ہمہ گیر اور ہمہ جہت کام کے لئے وسائل درکار ہوں گے۔ میں نہیں چاہتا کہ مشن اور مشن کا عالم گیر کام وسائل کے اعتبار سے L بھی کسی کمزوری اور محرومی کا شکار ہو جائے۔ اس لئے ضروری ہے کہ کارکنان و وابستگان میں سے ہر کوئی اِنفاق فی سبیل اللہ کے تحت ماہانہ آمدن/تنخواہ کا ایک , تحریک کے نام وقف کرے تاکہ آقا A کا پیغام پوری قوت اور تاثیر کے ساتھ جاری و ساری رہے۔ یاد رO ! جو آدمی اللہ کی راہ میں خرچ کرتا ہے اس کا مال نہ L ختم ہوتا ہے نہ کم ہوتا ہے۔ حدیث پاک میں ہے کہ آقا A نے ایک صحابی کے ﷺ پر دستِ مبارک مار کر تین بار اِرشاد فرمایا:

أَنْفِقْ يُنْفِقِ اللّٰهُ عَلَيْكَ.

TQOR \ÜÎ… (NPS\T (¼‰æ¢] Ü r ÃÛö] (oÞ]†f› !M DE

MNT \O (, ñ]æ^ö] ÄÛ r Ú (oÛ‰na !N

''(اللہ کی راہ میں) خرچ کیا کر۔ اللہ تجھ پہ خرچ کرے گا''۔

ایک اور مقام پر آقا A نے ارشاد فرمایا:

يَقُوْلُ اللّٰهُ تعالىٰ: ﴿مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا﴾.

\P (oÖ^Ãi ²] oÖž h†Ïjö]æ ð^Â , ö]æ †Ò„ö] Ø—Ê h^e (Ü×Ãö] h^jÒ (xnv³ ' ³ö] (Ü³×³ŠÚ DE

NRTS :ÜÎ… (NLRT

اللہ تعالی فرماتا ہے: ﴿جو کوئی ایک نیکی لائے گا تو اس کے لیے (بطور اَجر) اس Ü دس نیکیاں ہیں﴾۔

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ آپ A نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے فرمایا:

أَنْفِقْ بِلَالُ، وَلَا تَخْشَ مِنْ ذِي الْعَرْشِ إِقْلَالًا.

MLNQ \ÜÎ… (OPN\M (†nfÓö] Ü r ÃÛö] (oÞ]†f› !M DE

RLPL \ÜÎ… (POL\ML (, ßŠÛö] (o×Ãm çeæ !N

''اے بلال! خرچ کر اور عرش والے سے مال کم ہونے کا خوف نہ کھا''۔

کیونکہ جو خرچ کرتا ہے اللہ اس کا مال کم نہیں کرتا۔ ہم نے یہ سبق سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے

5 ہے۔ جب آقا A نے پوچھا:

يَا أَبَا بَكْرٍ، مَا أَبْقَيْتَ لِأَهْلِكَ؟

''اے ابوبکر! گھر والوں کے لئے کیا چھوڑ آئے ہو''؟

تو سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا:

أَبْقَيْتُ لَهُمُ اللهَ وَرَسُولَهُ.

MRST VÜÎ... (MNUVN (Ôöƒ oÊ è ' ì †ö] oÊ h^e (é^Ò^ö] h^jÒ (àßŠö] (•¨]• çe !M

VÜÎ... (RMPVQ (k †ÛÂæ †Óe oe g Î^ßÚ oÊ h^e (g ³Î^³ß³Û³ö] h^³jÒ (à³ß³Šö] (p „³Ú†³i !N

ORSQ

''گھر والوں کے لئے اللہ اور اللہ کا رسول چھوڑ کے آیا ہوں''۔

اور یہی سبق سیدنا مولا علی المر y رضی اللہ عنہ سے 5 ہے۔ ان سے کسی نے پوچھا کہ آپ زکوۃ X دیتے ہیں؟ فرمایا: میں نے زکوۃ کے حساب تک اپنا مال L Î ہی نہیں دیا۔ یعنی وہ انفاق فی سبیل اللہ ہی اتنا کرتے رہتے کہ زکوۃ کی نوبت نہیں آتی۔ یہ اَہلِ بیت کا طریقہ ہے۔

سیدنا امام محمد باقر رضی اللہ عنہ سے ایک روایت ہے کہ جب سیدنا امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے حضرت شقیق بلخی کی ملاقات ہوئی تو سیدنا امام جعفر الصادق رضی اللہ عنہ نے پوچھا: آپ کے ہاں اللہ والوں کا کیا حال ہے اور آپ کے ہاں فتوت (یعنی اللہ کی راہ میں اَحباب پر خرچ کرنے) کا کیا حال ہے؟ حضرت شقیق بلخی رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ حضور! ہمارے ہاں تو حال یہ ہے کہ مل جائے تو شکر کرتے ہیں، نہ ملے تو صبر کرتے ہیں۔ سیدنا امام جعفر الصادق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہمارے مدینے کے کتوں کا بھی یہی حال ہے۔ مل جائے تو شکر کرنا اور نہ ملے تو صبر کرنا۔ ہمارے ہاں مردانِ حق کا حال یہ ہے کہ مل جائے تو بانٹ دیتے ہیں نہ ملے تو شکر کرتے ہیں۔ نہ ملے تو شکر اس لئے کرتے ہیں کہ وہ کہتے ہیں کہ حلال کا رزق ملے تو اس کا حساب ہوگا اور اگر حرام کمایا تو عذاب ہوگا۔ چنانچہ نہ ملے تو شکر کرتے ہیں کہ حساب سے تو بچ گئے۔

حرفِ آخر

آخری بات یہ ہے کہ حق کی نصیحت پہلے اپنی ذات کو کریں، اپنے اَعمال، اَحوال اور اَخلاق کو درست

کریں۔ نمازِ پنج گانہ کی پابندی کریں۔ ظاہری اور باطنی طہارت کا ہمیشہ خیال رO ۔ رزائلِ اَخلاق سے بچیں، دوسروں کی پردہ پوشی کو اپنا وطیرہ بنائیں۔ محض o ت سے تجدید دین کا کام نہیں ہوتا، قرآن حکیم اور حدیث رسول A کا مطالعہ روزمرہ کا معمول بنائیں۔ علم و آگہی کے %تحریکیں زندہ نہیں رہتیں، اس لئے خود میں شوق و ذوقِ مطالعہ پیدا کریں۔ عرفان القرآن، سیرۃ الرسول A ، المنہاج السوی، کتاب التوحید، کتاب البدعہ اور دیگر کتبِ عقائد و تصوف کا مطالعہ ہمیشہ جاری رO ۔ فکری و نظریاتی، تر01 موضوعات پر میرے خطابات CDs اور DVDs کی شکل میں مرکز پر موجود ہیں ان سے بھرپور استفادہ کریں۔

آخر میں ایک حدیث بیان کرنا چاہتا ہوں جو آبِ زر سے ' جانے کے قابل ہے۔ آقا A نے ارشاد فرمایا:

إِﷲِ لِلّٰهِ فِي الْأَرْضِ أَوَانِيَ، أَلَا وَهِيَ الْقُلُوبُ، وَأَحَبُّهَا إِلَى اللهِ: أَرَقُّهَا وَأَصْفَاهَا وَأَصْلَبُهَا.

DP I OVP (Ùç ' ¢] ...•]çÞ (p „Ú†i ÜnÓuE

’’زمین پر اللہ کے برتن ہیں۔ جان لو! کہ وہ (لوگوں کے) قلوب ہیں۔ اور ان میں سے اللہ کے نزدیک محبوب ترین وہ (برتن یعنی دل) ہیں جو سب سے زیادہ نرم، سب سے زیادہ صاف شفاف (یعنی میل کچیل سے پاک) اور سب سے زیادہ مضبوط (و مستحکم اور ثابت قدم) ہوتے ہیں‘‘۔

یہ حدیث مبارکہ ایک مومن کے لئے زندگی بسر کرنے کا ایک عملی نصاب ہے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ کو وہی دل سب سے زیادہ پیارے ہیں جن میں نرمی، محبت اور استقامت ہے؛ جو نفرت اور غیض و غضب سے پاک ہیں اور جو حرصِ دنیا اور لالچ و شہوت سے کلیتاً پاک ہیں۔ برائی کا بدلہ < ئی سے دیتے ہیں؛ گناہوں، بری خواہشات سے ہمیشہ خود کو پاک رکھتے ہیں۔ معاملاتِ زندگی میں دوستوں اور مسلمان بھائیوں میں نرم برتاؤ کرنے والے ہیں۔ ہر دم اللہ تبارک و تعالیٰ کی بندگی میں ثابت قدم رہنے والے ہیں۔ یہ نیکیوں کا ایسا چارٹر ہے جس پر عمل پیرا ہوئے % ہم تجدید دین اور تحریکِ بیداریِ شعور کے اَہداف حاصل نہیں کرM ۔

ہمیں ہر روز اپنے اَعمال کا محاسبہ کرنا چاہیے اور دیکھنا چاہیے کہ گزرے کل کی نسبت آج کے دن کس قدر اللہ تعالیٰ کے قریب ہوئے ہیں۔ ایسا کرنے سے اللہ تعالیٰ کی محبت بڑھتی چلی جائے گی۔ اللہ تعالیٰ کی مخلوق کے ساتھ پیار محبت اور شفقت میں اضافہ ہوگا اور قلوب دنیوی میل و کچیل اور گناہوں سے پاک و صاف ہوتے چلے جائیں گے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ ہمیں بیداریِ شعور کی تحریک میں کامیاب و کامران فرمائے۔

(آمین بجاہ سید المرسلین A)

درس نمبر 47

دروس سلوک و تصوف

صا ñ ادہ مسکین فیض الرحمان درانی
مرکزی امیر تحریک منہاج القران انٹرنیشنل

سالک اور صوفی کے اعمال و اوصاف

مرید اور%%ی کے لیے ہر قسم کی بناوٹ، ریا، تصنّع اور نمائش سے پرہیز لازم ہے۔

اسلامی خانقاہی نظام تربیت، مسلمانوں کے لیے اسوہ حسنہ پر چلنے ،اخلاقِ نبوی اختیار کرنے اور اسلامی طرزِ حیات کے عام معمولات کی تعلیم دینے کی تحریک کا عملی ادارہ ہوتا ہے۔ یہ ایک تحریک ہے جو انسان کو انسان رہنے، اس کو آدمیت سیکھنے اور اللہ 4 نہ کی زیادہ سے زیادہ عبادت کرنے کی ترغیب، تربیت ، تمرین اور عملی مشق کا ماحول فراہم کرتا ہے تا کہ Ë میں اسلامی تہذیب و تمدن تدریجاً فطرتی طور پر راسخ ہوتی چلی جائے اور صوفی زیادہ اچھی طرح دنیا میں اللہ کی مرضی کے مطابق زندگی گزارنے کے لیے عملی جدو جہد کرنے کے قابل ہو سکے۔ بفحوائے قرآنی تخلیق انسانی سے اللہ کی A ء اس کی عبادت ہے۔ ''وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنَ'' (الذاریات :56) عبادت مشرق و مغرب کی جانب رخ کر کے صرف پانچ مرتبہ نماز پڑھنے کا نام نہیں ہے É شب و روز اللہ کی خالص بندگی کے عملی اقرار کو عبادت کہتے ہیں۔ عبادت کا مفہوم بہت W ہے یہ زندگی کے تمام اعمال کو اللہ تعالیٰ کی رضا کے مطابق سرانجام دینے کو کہتے ہیں۔ گذشتہ ایک درس میں ایمان، اسلام اور احسان پر گفتگو کرتے ہوئے ہم نے یہ سمجھنے کی کوشش کی تھی کہ سلوک، تصوف اور احسان انسانی قلب و ذہن اور فطرت کے اندر پوشیدہ اس گہرے احساس اور کیفیت کو عملی طور پر اجاگر کرنے کا نام ہے کہ جب بندہ اپنے مالک و مولا جل شانہٗ کی موجودگی اپنے من میں پوری طرح محسوس کر کے اس کی رضا کے لئے وارفتگی اور والہانہ جذب و کیف سے کاروبار زندگی کے سب کام ایسا کرنے لگے کہ جیسے وہ اللہ کو دیکھ رہا ہے یا اللہ اس کو دیکھ رہا ہے اور اس کے اندر یہ احساس راسخ ہو

جائے کہ اس کی نیت کی خالصیت دیکھ کر اللہ خوش ہورہا ہے۔ عبادت سے اگر ہم صرف نماز، روزہ، زکوۃ اور حج ادا کرنے کا فریضہ مراد لیں تو گویا ہم اللہ تعالیٰ کے حضور اپنی بندگی کے تصور کو محدود کرنے کی بات کرتے ہیں کیونکہ صرف ان پانچ ارکان اسلام کے ادا کرنے سے ہی اللہ کا بندہ ہونے کا حق پوری طرح ادا نہیں ہو**Y** ۔ بندگی تو ہروقت اور ہر**œ**اللہ کے سامنے اس کا بندہ بن کر رہنے کی کیفیت اور احساس کو کہتے ہیں۔ ارکان اسلام کے مطابق کئے جانے والی عبادات کا **m** بھی مخصوص اوقات، ایام، شہور اور سالوں سے ہوتا ہے [2] ایک انسان ساری عمر، ہر وقت، ہر ساعت اور زندگی کی ہر گھڑی اللہ کا بندہ ہوتا ہے اور بندہ کسی **œ**بھی اللہ کی بندگی سے باہر نہیں ہو**Y** ۔جیسے اس کی ہر سانس کی آمد روفت کا سلسلہ ہر**œ**بحکم الٰہی جاری ہے۔ اس طرح انسان بھی اپنی زندگی کے ہر**œ**اور ہر ساعت اللہ کے حکم کا پابند اس کا بندہ اور غلام ہوتا ہے۔ جس طرح ایک انسان کی زندگی قائم رکھنے کے لئے شب و روز کے ہر لمحے انسان کو رزق دینے کا کام اللہ کا ہے۔اسی طرح انسان بھی چوبیس گھنٹے اللہ کے احکام کا پابند ہوتا ہے۔ ان چوبیس گھنٹوں میں کسی وقت اگر کوئی شخص اپنے آپ کو اللہ کی خدائی سے باہر تصور کرکے ایسی حرکتیں کرے کہ جو اللہ کی مرضی کے خلاف ہوں تو ایسا وہ شخص خود اپنے اوپر ظلم کررہا ہوتا ہے۔ اور وہ اپنے آپ کو اس لمحے خود اللہ کی بندگی سے باہر کرتا ہے ۔اللہ تعالیٰ تو اس کو اپنی بندگی سے خارج نہیں کرتا۔ اللہ علیم وخبیر ہے اس نے انسان کو بھی خبر کی صفت عطا کر رکھی ہے، اس کی فطرت بالقوہ کے اندر اقرارِ الوہیت کی صفت خیر و شر اور فجور وتقویٰ کے ا**q**از کا علم، احساسِ امانت و دیانت ، اس کی مخفی لاشعوری قوتیں اور بصیرتِ نفس اس کو ہر لحظہ یہ خبر دیتی ہے کہ وہ اللہ کا بندہ ہے اس کے باوصف اگر وہ اپنے نفسِ امارہ، نفسانی خواہشات اور دنیاوی لذات کے لمحاتی چکر میں ایک دائمی اور اٹل حقیقت پر آنکھیں چھپانے کی کوشش کرتا ہے تو یقیناً اس کا شعور، عقل نارسا اور فہم خام اس کو دھوکا دیکر گمراہ کر رہا ہے ۔عرفاء اسی لئے کہتے ہیں کہ:۔ اک دم غافل سو دم کافر

اسلامی طرز حیات؛اللہ **4** نہ وتعالیٰ کی بندگی کے اس احساس اور کیفیت کے تحت منظّم اعمال کا ایک ایسا مجموعہ ہے کہ جس میں ایک مومن کی زندگی کا ہر عمل صرف رضائے الٰہی کے حصول کے لئے ہوتا ہے۔ اسی کو عبادت اور کامل بندگی کہتے ہیں۔ یہ انسانی جسم ، اعضاء و جوارح اور روح کا ہر وقت رواں دواں ایک سفر مسلسل سفر ہے۔مومن کی زندگی کا ہر عمل اور سلوک جتنا صاف وشفاف اور متصوف ہوگا؟ اللہ کی نظر میں اس کا عامل اتنا ہی بڑا صوفی اور مکرم ہوگا۔اعمال کی یہ صفائی اور شفافیت دنیا

کو زبردستی دکھانے کی چیز نہیں ہوتی اور نہ اسکی نمائش کی جاتی ہے É انسان کا اخلاص پر مبنی ہر عمل تو اللہ کو نظر آتا بھی ہے۔ اور اللہ اس کا اجر بھی عطا فرماتا ہے۔ دنیا کو اس کے دکھانے کی غرض عنداللہ ماجور نہیں ہوتی۔ متصوف عمل اور سلوک سے مخلوق خدا کو فائدہ اور نفع ملتا ہے، لوگ اس سے مستفیض ہوتے ہیں۔ نبی مکرم A کا ارشاد گرامی ہے: ''خَیْرُ النَّاسِ اَنْفَعُھُمْ لِلنَّاسِ''

(لوگوں میں 4 ین وہ بندہ ہوتا ہے جس کی ذات سے لوگوں کو نفع ã ۔یعنی جس بندے سے دوسرے بندوں کو نفع ã وہ اللہ کے نزدیک بلند مرتبہ ہوتا ہے۔)

سلوک و تصوف یا پیری مریدی عام اسلامی زندگی سے ہٹ کر کسی متوازی طرز حیات کا نام نہیں ہے کہ جس کی نمائش کی جائے۔ مومن کی زندگی کی ہر سانس اللہ کی امانت ہے جس کی حفاظت ہر مسلمان پر واجب ہے۔ چاہے وہ کسی کا مرید ہو یا نہ ہو۔ کسی بھی مسلمان کے فعل احسان سے جب کسی دوسرے انسان کی جان یا عزت و آبرو بچ جاتی ہے تو وہ œ خالق انس و جان کے لئے بہت خوشی اور مسرت کا ہوتا ہے ۔سلوک و تصوف میں حقوق m دیعنی اللہ کی مخلوق کے حقوق ادا کرنے کے عمل اور سلوک کو اس لیے ''تحسین علاقة الانسانِ بالا نسان'' کہا جاتا ہے کہ انسانوں کے مابین © ت میں احسان کے عنصر کو شامل کیا جائے۔ کائنات کا پورا کاروبار احسان کے تحت سر انجام پا رہا ہے اور عدل اجتماعی پر قائم ہے۔احسان، > ئی، نیکی، خیر اور انعام کو کہتے ہیں۔ اسی لئے سورہ نمل کی نویں (۹۰) آیہ کریمہ میں اللہ 4 نہ تعالیٰ انسانوں کو بھی عدل اور احسان (دونوں) کا حکم دیتا ہے۔''اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ''

سلوک میں تصوف کا عنصر 6 6 µ تا ہے صفت احسان بھی کمال حاصل کرتا جاتا ہے اور ایک مقام پر ''کمال احسان'' کی کیفیت یہ ہو جاتی ہے کہ محسن فطرتی طور پر اپنا سارا کا سارا حق دوسروں کے لئے قربان کر دیتا ہے۔ ایک متفق علیہ حدیث میں حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ معلم اخلاق نبی مکرم ومحتشم A نے فرمایا۔''اس ذات پاک کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے کوئی شخص بھی اس وقت تک صاحبِ ایمان نہیں ہو Y ۔ جب تک وہ اپنے بھائی کے لئے وہی کچھ I نہ کرے جو اپنی ذات کے لیے I کرتا ہے''۔صوفی کے ''عمل احسان'' اور کسی عام شخص کے احسان کے عمل میں فرق یہ ہوتا ہے کہ کسی پر احسان کرتے وقت صوفی کی نیت اور ارادہ، فقط اللہ کی رضا حاصل کرنے کے لئے ہوتا ہے۔ اس میں دکھاوا، تصنع، بناوٹ، نمائش ،ذاتی شہرت اور نام بنانے کی نیت نہیں ہوتی۔ وہ کسی کے ساتھ جب عمل خیر، نیکی، اچھا سلوک اور برتاؤ کرتا ہے تو بدلے میں اس سے کسی احسان کی توقع نہیں کرتا ۔ وہ اپنے تمام اعمال کا صلہ اللہ سے طلب کرتا ہے۔ وہ ہر وقت اللہ کے نظر کرم کا طالب ہوتا ہے اور اسی کے نام پر جیتا مرتا ہے۔ ایمان کی تکمیل کی شرط ایک حدیث قدسی میں یہ بتائی گئی

ہے کہ ''جس نے اللہ تعالیٰ کے لئے محبت کی، اللہ تعالیٰ کے لئے عداوت رکھی، اللہ تعالیٰ کے لئے دیا اور اللہ کے لئے دینے سے ہاتھ روک لیا اس نے اپنے ایمان کی تکمیل کی''۔ (رواہُ ابو داؤد) لہٰذا راہ طریقت پر قدم رکھنے والے ہر مرید، %oی، سالک، صوفی کی نیت اور ارادہ فقط اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی کے حصول کے لئے ہونا لازم ہوتا ہے۔ ذاتی منفعت، نمائش اور حصول شہرت کی نیت گمراہی کے اسباب ہوتے ہیں۔اگر مرید بنتے وقت کسی کی نیت کا مدار اپنی ذات کی منفعت ہو تو وہ پہلے دن سے ہی اپنی حقیقی منزل اور مقصد (objective, goal, aim, purpose) کی راہ سے X جاتا ہے اور وہ کسی دوسری سمت کا سفر شروع کرتا ہے پھر جب اس کی آنکھ t ہے تو آخر میں ³ اس کی ناکامیابی، ناکامی اور نامرادی کی شکل میں سامنے آتا ہے اور ساری عمر وہ ایک Ð طرح کے احساسِ ندامت اور پشیمانی کا شکار ہوتا ہے۔وہ™ جاتا ہے کہ اس نے اپنا سفر طریقت غلط طریقے اور غلط راہنمائی سے شروع کیا تھا۔ یہ احساس گناہ بھی اس پر اللہ کا کرم ہوتا ہے اور اللہ کی جانب سے اس کو تنبیہ ہوتی ہے کہ بندے! اب بھی وقت ہے اپنی نیت، ارادے اور راہنما کو بدل کر صحیح راستے پر آجا۔اللہ تعالیٰ نے جب ایک انسان کو دوسرے انسانوں کی طرح ایک عام انسان پیدا کیا ہے تو زندگی میں بھی اس کو عام انسانوں کی طرح رہنا درکار ہوتا ہے۔ اس کو غیر معمولی (extra-ordinary) بننے سے احتراز کرنا چاہیے۔ اس کو چاہیے کہ راہ طریقت پر معمول کے مطابق دوسرے انسانوں کی طرح زندگی بسر کرے۔ اپنے آپ کو دوسروں سے الگ، فائق اور برتر نہ سمجھے É اللہ 4 نہ و تعالےٰ کی اس عطا، مہربانی، فضل و کرم اور عنایت پر شکر ادا کرے کہ اس کی زندگی کو صاف _ اکرنے کے لیے اللہ تعالےٰ نے اس کی راہنمائی کی اور سیدھے راستہ پر ڈال دیا ہے۔جس کی ا i وہ اللہ 4 نہ و تعالےٰ کے سامنے رات دن پانچ مرتبہ یا اس سے بھی زیادہ بار نہایت عاجزی سے اپنی نمازوں میں ''اِھۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ'' کے الفاظ سے کرتا ہے۔ اب اللہ کے سامنے حاضر رہنے کی حالت میں بھی اگر کوئی شخص اپنی زبان سے ادا کرنے والے الفاظ کو خود سمجھنے سے انکار کرے اور راہ ہدایت کی بجائے ضلالت کی راہ اختیار کرے تو قصور تو اس کا اپنا ہوا۔

میں جو سر بسجدہ ہُوا L تو زمین سے آنے لگی صدا
تیرا دل تو ہے صنم آشنا تجھے کیا ملے گا نماز میں (اقبالؒ)

خانقاہی نظام کے تحت سلوک و تصوف اور احسان کی تعلیم اور عملی تربیت حاصل کرنے والے مرید باصفا کا حقیقی مقصد اور مدعا قوانینِ شریعتِ محمدی A کے تحت اللہ کی رضا اور خوشنودی حاصل کرنے کے لیے اپنی زندگی کو راہ راست پر لانے کی جدوجہد، ریاضت اور مجاہدہ ہے۔ اس کی یہ مشقت اس وقت زیادہ آسان ہوتی ہے جب کسی ملک اور ریاست میں

نبی مکرم A کے اسوۂ حسنہ اور شریعت کے مطابق اجتماعی طور پر اسلامی طرزِ حیات قائم ہو۔ سیرۃ رسول A اور سیرۃ صحابہؓ کی اتباع میں ریاست کا نظام حکومت چل رہا ہو، تہذیب وتمدن، معاشرت، معیشت اور معاملاتِ زندگی حیاتِ طیبہ A کی روشنی میں پروان چڑھ رہے ہوں تو ایسی اسلامی ریاست کا مجموعی ماحول سلوک وتصوف اور احسان کے لیے سازگار ہوتا ہے ایسے ماحول میں معاشرہ کے افراد خود بخود روحانی الذہن ہو کر اسلامی تعلیمات کے مطابق وحدت نسلِ انسانی اور شرف وتکریمِ انسانیت کے تصور کے تحت ایسا سلوک اور اعمال کرتے ہیں کہ پوری سوسائٹی محدود گروہی، لسانی، علاقائی اور طبقاتی I ں اور آلاU ں سے پاک، امن اور سلامتی کی زندگی گذارتی ہے۔ لوگوں کی جسمانی، ذہنی، فکری، جذباتی اور روحانی صلا 6 ں میں دن بدن ترقی ہوتی ہے وہ انفرادی اور اجتماعی زندگی میں تمام داخلی اور خارجی موجباتِ خوف وغم، بھوک، افلاس اور جہالت سے محفوظ ہوتے ہیں۔ ان کی عبادات میں جسمانی، فکری اور روحانی آسودگی خود بخود آجاتی ہے۔ سب روحانی طور پر خوش ہوتے ہیں۔ عوام بھی خوش، علماء اور X ان بھی خوش اور پورا معاشرہ خوش حال ہوتا ہے۔ ہر شخص دوسرے شخص کے ساتھ احسان کرتا ہے۔ ایکدوسرے کے ساتھ احسان کرنے سے سب کی زندگی حسین اور خوبصورت بن جاتی ہے۔ لوگوں کے ذہن خود بخود خوبصورت ہوجاتے ہیں۔ ہر شخص رضائے الٰہی کی جستجو میں مگن ہوتا ہے اور ان کے ہر عمل کی بنیاد ''اپنا حق مانگنے'' کی بجائے پہلے ''دوسرے کے حق کو ادا کرنا'' ہوتا ہے لہٰذا معاشرے کا کوئی فرد ''محرومی'' کا شکار نہیں رہتا۔ خانقاہی نظام کی تعلیم و تربیت کا ماحاصل یہ ہوتا ہے کہ صوفیاء عام مسلمانوں کی طرح معمول کی زندگی (normal life) گزاریں، کوئی غیر معمولی (abnormal) نہ بنے۔ ایک صوفی جب دوسرے انسانوں Ü زندگی بسر کرے گا تو وہ اپنی ضروریات پر دوسروں کی ضروریات کو فائق سمجھے گا اور اپنی ضروریات پوری کرنے سے پہلے دوسروں کی ضروریات پوری کرے گا۔ نبی محتشم A کا پوری امت مسلمہ کے لیے فرمان ہے کہ:۔

وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَا یُؤْمِنُ عَبْدٌ (اَوْ اَحَدُکُمْ) حَتّٰی یُحِبَّ لِاَخِیْهِ مَا یُحِبُّ لِنَفْسِهٖ (متفق علیه)

(حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہٗ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم A نے فرمایا، قسم اس ذات کی جس کے دستِ قدرت میں میری جان ہے کوئی شخص اس وقت تک مومن نہیں ہوگا جب تک اپنے پڑوسی یا بھائی کے لیے اس چیز کو I نہ کرے جسے وہ خود اپنے لیے I کرتا ہو) اس حدیث میں صوفی، %%ی سالک اور مرید کے لیے واضح نصیحت ہے کہ وہ عام مسلمانوں کی طرح معمول کی زندگی بسر کرے اور اپنی وضع قطع، حرکات وZ ات، تصنع اور بناوٹ سے اپنے غیر معمولی ہونے کا اظہار نہ کرے۔ اسلامی طرزِ معاشرت اختیار کرے۔ صوفی کی زندگی میں جسمانی، ذہنی، جذباتی اور روحانی استحکام لازم ہوتا ہے۔

اس کی زندگی عام انسانوں سے اس لحاظ سے مختلف ہوتی ہے کہ اس کا ہر کام اللہ تعالیٰ کے لیے ہوتا ہے۔جس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ اس کی زندگی کا ہر زاویہ، ہر U اور ہر کام ہر طرح سے پاک، صاف اور مصفاّ ہو۔مسلمان صوفی کے ہر سلوک میں صفائی اور تصوف کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ وہ زندگی کا ہر کام اللہ کی رضا کے لیے خلوص نیت اور صدق و اخلاص سے کرتا ہے۔اُس میں کسی قسم کی بناوٹ، تصنّع، ریاکاری اور ایسی نمائش نہیں ہوتی کہ جس سے جان بوجھ کر اس کی شہرت کا U À ہو۔

ابتدائی دینی تعلیم نہ ہونے کے باعث بعض لوگ غیر اختیاری طور پر جب ایسے پیروں کے حلقۂ ارادت میں داخل ہوتے ہیں جو حقیقی مرشد و مربّی نہیں ہوتے اور اپنے I میں داخل ہونے والوں کو وُہ ابتدائی آدابِ ارادت بتانے سے قاصر ہوتے ہیں کہ جو ایک %oی سالک کے لیے خانقاہ میں داخل ہونے سے پہلے سیکھنا ضروری ہوتے ہیں تو نتیجۃً بعض خانقاہ میں داخل ہوتے ہی وہ زندگی کے عام معمول سے ہٹ کر کچھ ایسی غیر معمولی حرکات دکھانا شروع کر دیتے ہیں جو دنیا کے لیے اچنبھے کا باعث ہوتے ہیں۔کچھ لوگ اپنی وضع قطع، لباس، بول چال اور بودوباش کے طریقے اچانک کچھ اس طرح تبدیل کر £ ہیں کہ لوگ مذاق اڑانا شروع کر دیتے ہیں۔کچھ لوگ غیر مناسب انداز میں اس کو مولوی، صوفی یا پیر جی کے نام سے بُلا کر تضحیک کرتے ہیں۔لوگوں کا یہ روّیہ عام طور پر بہت تکلیف دہ ہوتا ہے لیکن یہ امر بھی قابلِ توجہ ہے کہ لوگوں کو اس گناہ پر مائل کرنے کا باعث کون بنا، درحقیقت معمول کی زندگی کو اچانک غیر معمولی بنا کر لوگوں کو دکھانا خود اپنے ہاتھوں اپنا مذاق اڑانے کے مترادف ہے۔

صوفیانہ زندگی اختیار کرنے کے بعد مرید %oی سالک اور صوفی کی زندگی کے معمولات اور ماحول میں کچھ تبدیلی تو ضرور آتی ہے۔لیکن اس کا ہرگز یہ مطلب نہیں ہونا چاہیے کہ وہ اپنے پورے کاروبارِ زندگی کو 8 ایسا تبدیل کر لے کہ دنیا اس کو بھی T ننے سے قاصر ہو اور وہ کسی دسری دنیا کی مخلوق نظر آنے لگے۔مرید بننے یا اسباق، اورادو وظائف حاصل کرنے کے بعد مریدی کا عملی مظاہرہ اگر کوئی فوری طور پر اپنی روز مرہ زندگی کے حوالے سے یوں کرے کہ معمول کے مطابق روزانہ زیبِ تن کرنے والے کپڑوں { قمیض شلوار کی بجائے اچانک ایک لمبا ڈھیلا ڈھالا کرتہ پہننا شروع کر دے، کرتے کے اوپر ایک لمبا—گدڑی یا رنگین کپڑے کے ٹکڑوں سے بنا ہوا خرقہ پہن لے اور سر پر ایک بڑا عمامہ رکھ کر اس کے اوپر ایک بڑی سبز چادر اور پاؤں میں جوتوں کی بجائے گھاس کے بنے چپل پہن لے، ہاتھ میں ہزار دو ہزار دانوں والی مالا تھام لے اور اپنا سارا کاروبار Ë کر یا ملازمت چھوڑ کر کسی خانقاہ یا مزار پر جا کر عزلت گزینی کی زندگی اپنا لے۔عوام الناس حتیٰ کہ اپنے اہل

خانہ سے ملنا جلنا اور بات چیت کرنی بند کر لے، چپ کا روزہ سادھ لے گویا دنیا سے الگ تھلگ ہو کر سادھوؤں اور ملنگوں والی زندگی اختیار کر لے تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ وہ معمول کے لوگوں(ordinary people) سے الگ ہو کر کوئی غیر معمولی مخلوق(extra-ordinary person) بن گیا ہے۔ اب اس ہئیت کذائی میں اس نے دنیا والوں سے پہلے m 6 رکھنا ہے اور نہ دنیا والے اس کو پہلے 6 انسان سمجھیں É وہ کوئی ماورائے خلق شئے بن گیا ہے اور دنیا والوں نے اس کو کوئی مافوق الفطرت بزرگ™ کر اس سے دعائیں h ہوں گی۔ کسی ‰ی صوفی، سالک یا نئے مرید ہونے والے شخص کا یہ عمل سوائے نادانی، بیوقوفی اور جہالت کے اور کیا ہوY ہے۔

اسلامی طرز حیات میں احسان، سلوک اور تصوف کے اعمال کا جہاں تکm ہے وُہ تو ہر مسلمان کی زندگی کا روزمرہ کا معمول ہوتا ہے۔ ایک مسلمان کے لیے طریقت کی راہ پر گامزن ہونے کے لیے کسی مخصوص وضع قطع یا غیر معمولی طرز زندگی اپنانے کی ضرورت پیش نہیں آتی۔ کیونکہ کسی صوفی نے نہ تو کوئی جادوٹو¾ کرنا ہوتا ہے اور نہ ہی سفلی عملیات پکے کرنے ہوتے ہیں کہ جس کے لئے اس کو کوئی خاص وضع قطع اختیار کرنی ہوگی۔ ا% ہندوؤں کے جوگی، سنیاسی اور بدھœ اپنے o ے کی بنا پر اس قسم کی وضع قطع اور رہبانیت کی زندگی ضرور اپناتے ہیں۔ عیسائی پادریوں اور ننوں کی زندگی گزارنے کا صوفیانہ طور طریقہ بھی لباس اور بودوباش کی حد تک ایسا ہی ہوتا ہے۔ مسلمان صوفیاء عام مسلمانوں میں رہ کر ان کی طرح زندگی بسر کرتے ہیں۔ فرق صرف اتنا ہوتا ہے کہ وہ عام مسلمان کے مقابلے میں شریعت کی پابندی کرتے ہوئے حلال اور حرام کے اqز میں زیادہ احتیاط کرتے ہیں۔ اسلامی صوفیانہ طرز زندگی میں اس طرح کی باتوں کی کوئی Rئش نہیں ہوتی۔ ایک صوفی کے لیے ہر قسم کی نمائش، ریاکاری، تصنع اور بناوٹ کی زندگی سے احتراز لازم ہوتا ہے۔ ہاں اگر ایک شخص عادتاً یا رواجاً اپنی روز مرہ زندگی پہلے سے کسی مخصوص لباس اور وضع قطع میں گزار رہا ہو اور خلق خدا اس کو اسی لباس اور وضع قطع میں دیکھنے کی عادی ہو۔ اس کی بودوباش پہلے سے کسی خاص روایتی انداز کی ہو، اس کی طرز معاشرت، رہنا سہنا روّیہ اور سلوک و برتاؤ کا معمول ایسا ہی ہو 6 وُہ نظر آتا ہے اور لوگ اس کے مخصوص لباس، وضع قطع اور طرز معاشرت کے عادی ہوں۔ اس کو دیکھ کر حیرت زدہ اور متحیر نہ ہوتے ہوں اور اس کے لیے اس طرح کے سلوک کو غیر معمولی تصور نہیں کرتے ہوں تو اس کا ایسا کرنا جائز ہے، وہ اسی طرح کرتا رہے۔ یہ بناوٹ، تصنع اور نمائش نہیں ہے É اس کی طرز معاشرت کا معمول کے مطابق ایک انداز ہے۔

رمضان، قرآن اور پاکستان

محمد حسین آزاد الازہری

انسان کے گناہوں کے علل و اسباب کا اگر جائزہ لیا جائے اور ناکامیوں، بدبختیوں اور آلودگیوں کی بنیاد کو تلاش کیا جائے تو وہ انسان کی ضرورت اور غرض ہے۔ اگر وہ اس سے بالکل بے نیاز ہوجائے اور اسکی کسی قسم کی غرض اور ضرورت باقی نہ رہے تو پھر وہ انسان نہیں É فرشتوں کی صف میں شامل ہوجائے۔ انسان کے دل میں آرزوؤں اور تمناؤں کا ایک ڈھیر اور خودساختہ ضرورتوں کا انبار لگا ہوتا ہے جسے اگر کوزے میں بند کر کے بات کی جائے تو وہ اکل و شرب یعنی کھانے اور پینے سے عبارت ہے۔ عالم ناسوت اور عالم ملکوت کے دو باشندوں انسان اور فرشتہ میں فرق و اqز کے علاوہ انسان کے تمام جرائم، گناہوں، حرص و ہوس، قتل وخونریزی، دہشت گردی، افراط وتفریط اور n کی طویل فہرست تیار کی جائے تو وہ بھی انہی دو چیزوں کے گرد گھومے گی۔ یہی وجہ ہے کہ دنیا کے تمام مذاہب میں اس مادیت کی کثافت سے اپنے آپ کو محفوظ و مامون رکھنے کے لئے اکل و شرب سے پرہیز کو پہلی اور لابدی شرط قرار دیا گیا ہے۔ اس سے مقصود یہ ہے کہ انسان آہستہ آہستہ اپنی ضرورتوں کا دائرہ محدود کرتے ہوئے اس کی طلب وحرص سے بے نیاز ہوجائے کیونکہ انسان کے تمام تر جرائم اور گناہ اسی علت کا 3 ہیں۔

انسان کی ان ضرورتوں اور اغراض کا ایک W اور لاp ہی سلسلہ ہے مگر سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا ہم اس کے % زندہ نہیں رہ M ؟ کیا خوبصورت اور عالیشان عمارتوں، زرق برق کپڑوں، لذیذ اور مرغن غذاؤں اور زر و مال کے % ہمارا خاتمہ ہوجائے گا؟ نہیں بالکل نہیں تاریخ ہمیں بتاتی ہے جن بادشاہوں نے بھی ''الفقر فخری'' کی صدائے پیغمبرانہ پر عمل کیا اور بادشاہی اور سلطنت کو ٹھوکر مار کر فقیر ہوگئے انہوں نے نہایت پر مسرت روحانی زندگی بسر کی اور ان کا نام تاریخ کے صفحات پر ہمیشہ کے لئے زندہ ہوگیا۔ اسی لئے ان کی نسبت کہا گیا۔

تخت سکندری پر وہ تھوکتے نہیں ہیں　　　بستر لگا ہو جن کا تیری گلی میں

پیغمبرانہ تاریخ کا اگر جائزہ لیا جائے تو ایک نبی اور رسول کو بھی جب انسانیت کی معراج پر à نے اور فیضان نبوت کو عام کرنے کے لئے تیار کیا جاتا ہے تو اسے ایک مدت کے لئے عالم انسانی سے الگ کر کے ملکوتی خصائص کا جامہ پہنایا جاتا ہے۔ پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام کو جب کوہ طور پر تورات کے حصول کے لئے بلایا جاتا

ہے تو پہلے انہیں چالیس دن اور راتیں بھوکا اور پیاسا رکھا جاتا ہے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بھی کوہ سعیر پر انجیل کے حصول کے لئے طلب کیا جاتا ہے تو چالیس روز و شب کے لئے بھوک اور پیاس سے گزارا جاتا ہے اور غار حرا میں پیغمبر آخرالزماں آقائے دو جہاں، رحمۃ للعلمین، راحۃ r شقین، خاتم الانبیاء والمرسلین A کو بھی نزول قرآن سے پہلے ایک ماہ تک کھانے پینے سے بے نیاز کرکے مصروف عبادت رکھا جاتا ہے اور پھر حضرت جبریل امین علیہ السلام پہلی وحی لے کر نازل ہوتے ہیں اور رب تعالیٰ کا پہلا الہامی پیغام à تے ہیں کہ

اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِىْ خَلَقَ o خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ o اِقْرَاْ وَرَبُّكَ الْاَكْرَمُ o الَّذِىْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ o عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَالَمْ يَعْلَمْ o (العلق،۹۶:۱ تا۵)

(اے حبیب!) اپنے رب کے نام سے (آغاز کرتے ہوئے) پڑھئے جس نے (ہر چیز کو) پیدا فرمایا o اس نے انسان کو (رحمِ مادر میں) جونک کی طرح معلق وجود سے پیدا کیا o پڑھیئے اور آپ کا رب بڑا ہی کریم ہے o جس نے قلم کے ذریعے (لکھنے پڑھنے کا) علم سکھایا o جس نے انسان کو (اس کے علاوہ بھی) وہ (کچھ) سکھا دیا جو وہ نہیں جانتا تھا''۔ (عرفان القرآن)

یہ عظیم واقعہ جس ماہ مبارک میں پیش آیا اسے رمضان المبارک کہتے ہیں جس کے بارے میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِىْٓ اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ. (البقرہ،۲:۱۸۵)

''رمضان کا مہینہ (وہ ہے) جس میں قرآن اتارا گیا ہے''۔

اور جس عظیم شب میں یہ قرآن نازل ہوا وہ شب قدر ہے جس کے بارے میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِىْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ. (القدر،۹۷:۱)

''بے شک ہم نے اس (قرآن) کو شبِ قدر میں اتارا ہے''۔

رمضان المبارک میں نزول قرآن کے موقع پر حامل قرآن اور صاحب قرآن کا غار کے ایک کونے میں خلوت نشین ہونا اور بھوکا و پیاسا رہنا امت محمدی A کے لئے فرض اور سنت ٹھہرا۔ بھوکا و پیاسا رہنا روزے کی شکل میں اور خلوت و تنہائی میں عبادت کرنا اعتکاف کی صورت میں۔ اس سے روز روشن کی طرح عیاں ہوگیا کہ قرآن، رمضان، روزہ، اعتکاف کی ہمارے لئے اصل حقیقت کیا ہے؟ یہی وجہ ہے کہ صاحب قرآن نے فرمایا کہ تم بھی اگر خدا کی محبت کو پانا چاہتے ہو تو میری اتباع کرو خدا « اپنا محبوب بنالے گا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِىْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ . (آل عمران،۳:۳۱)

''(اے حبیب!) آپ فرما دیں: اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری پیروی کرو تب اللہ « (اپنا) محبوب بنا لے گا''۔

رمضان المبارک چونکہ نزول قرآن کا مہینہ ہے اور قرآن بنی نوع انسان کے لئے ہدایت کا سرچشمہ ہے اور حق اور باطل میں تمیز پیدا کرتا ہے۔ قرآن اللہ رب العزت کی آخری الہامی کتاب ہے جو اس نے پیغمبر اعظم A پر نازل فرمائی جن پر نبوت اور دین کی تکمیل ہوئی۔

چونکہ قرآن مجید قیامت تک کے ہر دور اور ہر قوم کے انسانوں کے لئے رشد و ہدایت کا ذریعہ ہے اس لئے اللہ تعالیٰ نے اس کی حفاظت کا خاص وعدہ فرمایا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

اِنَّا نَحۡنُ نَزَّلۡنَا الذِّكۡرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوۡنَ. (الحجر، ۹:۱۵)

’’بے شک یہ ذکرِ عظیم (قرآن) ہم نے ہی اتارا ہے اور یقیناً ہم ہی اس کی حفاظت کریں گے‘‘۔

یہی وجہ ہے کہ چودہ سو سال گزرنے کے باوجود قرآن کریم کا ایک ایک لفظ محفوظ ہے اور تحریف و تبدل (Tampering) سے کلیتًا پاک ہے ² دیگر آسمانی کتب میں بہت زیادہ ردوبدل (alteration) ہو چکا ہے اور ان کا بہت سا حصہ ویسے بھی ضائع ہو چکا ہے اور جو باقی رہ گیا ہے ا › بھی لوگوں نے اپنی طرف سے کئی باتوں کو شامل کر دیا ہے۔ لہذا اب یہ کتابیں اپنی اصل شکل وصورت (Original form) میں { بھی دستیاب نہیں ہیں۔ ² قرآن حکیم اپنی خالص اور اصلی حالت میں اب بھی موجود ہے اور قیامت تک اسی طرح رہے گا اور پھر قرآن کریم جس زبان میں نازل ہوا وہ بھی زندہ زبان ہے اور آج بھی دنیا کے 9 ~ لک میں بولی جاتی ہے اور یہ عربی زبان دنیا کی چند بڑی زبانوں میں سے ایک ہے اور اسے دنیا کے بیس سے زائد ~ لک کی قومی زبان ہونے کا اعزاز حاصل ہے۔ ² دیگر الہامی کتب جن زبانوں میں نازل ہوئیں وہ خود بھی ناپید ہیں اور ان کو بولنے اور سمجھنے والے بھی بہت کم لوگ رہ گئے ہیں۔ باقی آسمانی کتابیں کسی خاص قوم یا ملک کے لئے ‰ مگر قرآن حکیم تمام دنیائے انسانیت کے لئے نازل ہوا ہے۔ جیسے صاحب قرآن کی نبوت و رسالت تمام بنی نوع انسان کے لئے ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

قُلۡ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّىۡ رَسُوۡلُ اللّٰهِ اِلَيۡكُمۡ جَمِيۡعَا نِ الَّذِىۡ لَهٗ مُلۡكُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ.

(الاعراف، ۷:۱۵۸)

’’آپ فرما دیں: اے لوگو! میں تم سب کی طرف اس اللہ کا رسول (بن کر آیا) ہوں جس کے لیے تمام آسمانوں اور زمین کی بادشاہت ہے‘‘۔ (عرفان القرآن)

یہی وجہ ہے کہ یہ مقدس کلام جابجا ’’یا یھا الناس‘‘ (اے لوگو!) کا خطاب کرکے تمام انسانوں کے لئے پیغام ہدایت دیتا ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ یہ ایسی عا K کتاب ہے جس کی تعلیمات ہر دور اور ہر ملک اور ہر جگہ کے لئے قابل عمل ہیں۔ علاوہ ازیں قرآن حکیم اپنے اندر جامعیت کا U بھی رکھتا ہے۔ اس میں عقائد و اعمال، اخلاق و روحانیت، تاریخی واقعات، دعاؤں اور مناجات الغرض ہر U پر ہدایت ربانی کی روشنی موجود ہے

2 دیگر الہامی کتابیں بعض عقائد، بعض اخلاقی تعلیمات، بعض تاریخی واقعات بعض دعاؤں اور مناجات اور بعض
•• مسائل کا مجموعہ‰ ۔ قرآن حکیم کی ایک اور اہم خصوصیت یہ بھی ہے کہ اس میں کوئی ایسی بات شامل نہیں ہے جو خلاف عقل ہو یا فطرت کے خلاف ہو جسے تجربہ اور دلیل سے غلط ثابت کیا جاسکے۔ یہی وہ کتاب ہے جس نے تمام انبیاء کا ادب سکھایا اور ان پر ایمان لانا ضروری قرار دیا اور ان کی پارسائی اور شرافت و دیانت پر مہر تصدیق ثبت کی اور ان کے خلاف Î نازیبا باتیں پھیلائی گئیں ان کو جھوٹ اور خلاف واقعہ قرار دیا۔

قرآن مجید فصاحت و بلاغت کا وہ شاہکار ہے جس کا مقابلہ کرنے سے عرب وعجم کے تمام فصیح و بلیغ لوگ عاجز رہے۔ یہی وجہ ہے کہ وہ آج تک قرآنی چیلنج کا جواب دینے سے قاصر رہے کہ ایک چھوٹی سی قرآنی سورت کے مقابلے میں تم کوئی سورت بنا لاؤ مگر آج تک اس کا کوئی جواب اور مثال پیش نہیں کرسکا کیونکہ یہ اس خدا کا کلام ہے جس سے پاکیزہ کوئی ذات نہیں اور اس کے کلام سے پاکیزہ کوئی کلام نہیں پھر کوئی بشر اس کا مقابلہ کرنے کی جرأت کیسے کرY ہے؟ یہی وجہ ہے کہ قرآن کا یہ چیلنج قیامت تک قرآنی صداقت کی دلیل بن کر جملہ د= ن اسلام کے لئے صدائے حق بلند کرتا رہے گا:

وَاِنْ كُنْتُمْ فِيْ رَيْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰى عَبْدِنَا فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ وَادْعُوْا شُهَدَآءَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ. (البقرہ،۲:۲۳)

''اور اگر تم اس (کلام) کے بارے میں شک میں مبتلا ہو جو ہم نے اپنے (برگزیدہ) بندے پر نازل کیا ہے تو اس Ü کوئی ایک سورت ہی بنا لاؤ، اور (اس کام کے لیے بے شک) اللہ کے سوا اپنے (سب) حمائتیوں کو بلا لو اگر تم (اپنے شک اور انکار میں) سچے ہو''۔ (عرفان القرآن)

قارئین محترم! مملکت خداداد پاکستان کا قیام 27 رمضان المبارک کو نزول قرآن کی رات یعنی شب قدر میں ہوا۔ یہ گویا اس حقیقت کی طرف اشارہ تھا کہ اس سرزمین پاک میں اسی مقدس کتاب کا نظام زندگی نافذ کیا جائے گا جو اس مبارک شب میں نازل ہوئی اور قیام پاکستان کیلئے تحریک پاکستان میں جو صدا بلند کی گئی کہ پاکستان کا مطلب کیا لاالہ الا اللہ یہ محض ایک نعرہ نہیں É اس مبارک رات میں آزادی کی Ú کے حصول پر اللہ کا شکر ادا کرتے ہوئے وہ عظیم مقصد قرار دینا تھا جس کی وجہ سے پاکستان کا مطالبہ کیا گیا تھا کہ یہاں مصطفوی نظام حکومت قائم کیا جائے گا۔ اس اعتبار سے دیکھا جائے تو 27 رمضان المبارک نہ صرف تشکیل پاکستان کی سالگرہ کا موقع ہے É رب تعالیٰ سے کئے ہوئے عہد کی تجدید اور موجودہ کرپٹ، فرسودہ اور بیہودہ ملکی انتخابی نظام کی تبدیلی اور امت مسلمہ میں شعور کی بیداری کا دن بھی ہے۔ جس کے لئے تحریک منہاج القرآن اور قائد تحریک شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کوشاں ہیں۔ دعا ہے اللہ رب العزت نزول قرآن کی رات کے صدقے پاکستان کے مقدر کو سنوار دے۔ آمین بجاہ سیدالمرسلین A

غزوہ احد اور صحابہ کرامؓ کی جاں نثاری

حافظ فیض رسول قادری

۲ہجری ۱۷ رمضان المبارک میں غزور بدر ہوا اور ۳ھ شوال کے مہینے میں آٹھ یا تیرہ یا پندرہ تین روایتیں موجود ہیں میں ایک سال بعد غزوہ احد ہوا۔ غزوہ اس جہاد کو کہتے ہیں جس میں امام الانبیاء حبیب کبریا A مجاہدین کو لے کر باطل کی چٹانوں سے ٹکرانے کے لئے Ñ اسلام کی خاطر خود شریک ہوں۔

غزوہ احد میں مشرکین کی تعداد تین ہزار تھی اور لشکر اسلام کی تعداد ایک ہزار تھی جن میں تین سو منافقین شامل تھے۔

رئیس المنافقین عبداللہ بن ابی بظاہر مسلمان ہوگیا تھا لیکن دل و نگاہ مسلمان نہیں ہوئے تھے۔ مشرکین مکہ سے اس کے روابط قائم تھے یہ دوسرے منافقین مدینہ کے ساتھ سازشوں میں مصروف رہا۔ مدینہ سے نکلتے وقت یہ اسلامی لشکر میں موجود تھا لیکن طلوع فجر سے کچھ دیر پہلے اسلامی لشکر نے مارچ کیا۔ نماز فجر شوط میں ادا کی جہاں سے دشمن کا لشکر صاف نظر آ رہا تھا تو عبداللہ بن ابی نے سوچی سمجھی سکیم کے تحت صدائے احتجاج بلند کی کہ جنگ کے بارے میں ہماری بات نہیں مانی گئی کہ ہم مدینہ میں محصور ہوکر دشمن کا مقابلہ کرنا چاہتے تھے لیکن چند نوجوانوں کے کہنے پر کھلے میدان میں آنے کا فیصلہ کیا گیا۔ ہم اپنے آپ کو کیوں ہلاکت میں ڈالیں۔ پس عبداللہ بن ابی اپنے تین سو سا 1 ں کے ساتھ اسلامی لشکر سے علیحدہ ہوگیا۔ (ڈاکٹر محمد طاہر القادری، سیرۃ الرسول، ۸:۳۶۲)

سو ایک ہزار میں سے تین سو منافق نکل گئے باقی خالص ایماندار حضور A کے عاشق رہ گئے۔ مسلمانوں کا صرف سات سو کا لشکر ہے 2 دوسری طرف مشرکین کا تین ہزار کا لشکر پوری تیاری کے ساتھ آیا۔ کافروں کا سپہ سالار ابوسفیان تھا۔ اس کے ساتھ عمرو بن عاص اور خالد بن ولید بھی تھا جن کو بعد ازاں اللہ تعالیٰ نے ایمان کی دولت سے سرفراز کیا تھا۔ مشرکین مکہ اپنے بڑوں کا بدلہ لینے کے لئے بڑے زور و شور سے آئے۔ ان کی آ \ ں میں خون اترا ہوا تھا۔ سب کی زبانوں پر یہ ہی لفظ تھا۔ انتقام، انتقام۔ یہ کہتے ہوئے مکہ سے چل کر مدینہ V گئے۔ مدینہ شریف سے ڈھائی تین میل کے فاصلے پر احد پہاڑ ہے۔ احد پہاڑ کے بارے میں آقا

علیہ السلام نے فرمایا: ''احد پہاڑ سے جنت کی خوشبو آتی ہے''۔

سرکار مدینہ A احد پہاڑ پر تشریف فرما ہیں تو پہاڑ کو وجد آ گیا۔ یہ پہاڑ اپنی قسمت پر ناز کر رہا تھا۔ حضور A نے اپنے غلاموں کو عرض کیا جانتے ہو یہ کیا کہہ رہا ہے؟ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا۔ **اللّٰہ ورسولہ اعلم** ''اللہ اور اس کا رسول 4 جانتے ہیں''۔ حضور A نے فرمایا یہ پہاڑ ہم سے محبت کرتا ہے ہم اس سے محبت کرتے ہیں تو جس آقا علیہ السلام کو پہاڑ کی محبت کا علم ہو تو کیا غلاموں کی محبت کا علم نہ ہوگا۔

؎ بے خبر ہو جو غلاموں سے وہ آقا کیا ہے

ادھر حضرت اویس قرنیؓ جنگلوں میں Ö کر حضور علیہ السلام سے محبت کر رہے ہیں۔ عرض کرتے ہیں آقا A! میرا جی چاہتا ہے مدینے V کر آپ A کی زیارت کروں لیکن آقا! میری ماں بوڑھی ہے۔ اس کی خدمت کرنے والا کوئی نہیں ۔حضور A نے فرمایا اویس اپنی ماں کی خدمت کرتے رہو۔ ہمیں محبت کی خوشبو آ رہی ہے۔ حضرت اویس قرنیؓ، قرن میں Ö کر محبت بھری آرزو عرض کرتے ہیں تو آقائے دو جہاں A E ہیں لہذا یہ ناممکن ہے کہ جو حضور A سے محبت کرے اور حضور علیہ السلام کو اس کی محبت کا علم نہ ہو۔ فرمایا میرے صحابہ! یہ پہاڑ ہم سے محبت کرتا ہے ہم اس سے محبت کرتے ہیں۔ احد پہاڑ محبت سے جھوم رہا ہے۔ آقا علیہ السلام نے پاؤں سے ٹھوکر لگائی اور فرمایا: ''پہاڑ ٹھہر جا تیرے جھومنے سے میرے صحابہ کو زخم نہ آ جائے۔ فرمایا تو بڑا خوش نصیب ہے تجھ پر اللہ کا نبی ہے جو سارے 1ں کا سردار ہے اور تجھ پر صدیق ہے جو ساری امت کا امام ہے اور تجھ پر دو L ہیں، میرا فاروقؓ اور میرا ¢ نؓ۔

غزوہ احد پہاڑی جنگ تھی آقا علیہ السلام نے پچاس مجاہدوں کی ایک درّے پر ڈیوٹی لگا دی کہ تم اس درّے پر کھڑے رہنا۔ دونوں پہاڑوں کے درمیان راستہ ہو تو اسے درّہ کہتے ہیں۔ صحابہؓ سے فرمایا تم نے یہاں سے ¢ نہیں یہاں تک کہ میں آپ کو حکم نہ دوں کہ درّہ چھوڑ دو۔ جنگ شروع ہوئی ابتداء میں صحابہ کرامؓ کو عظیم فتح ہوئی۔ مشرکین مکہ کے سارے جرنیل احد سے کئی میل کے فاصلہ پر بھاگ گئے تو درے پر جو صحابہؓ تھے انہوں نے دیکھا کہ اب تو مشرکین مکہ کو شکست ہوگئی ہے۔ وہ بھاگ گئے ہیں اب درے سے نیچے اتر جائیں تو کوئی خطرہ نہیں ہے۔ درے پہ کھڑے رہنے کا حکم اس وقت تھا جب تک کافروں کے سپاہی سامنے ہوں یہ سوچ کو وہ پچاس صحابہؓ نیچے اتر آئے اور مال Ô اا% کرنا شروع کر دیا۔ خالد بن ولید نوجوان سپاہی تھے اس وقت وہ کافروں کے لشکر میں شامل تھے۔ ایک ہی جنگ ہے جس میں وہ کافروں کے لشکر میں شامل تھے بعد میں Î) ہوئیں وہ اسلام کی خاطر لڑے۔ خالد بن ولیدؓ نے دیکھا کہ درے کا راستہ خالی ہے تو انہوں نے اپنے سپاہیوں کو کہا دوڑو موقع ہے جب وہ

دوڑ کر آئے تو انہوں نے دیکھا کہ صحابہؓ مال Ô جمع کر رہے ہیں انہوں نے درّہ خالی ہونے کی وجہ سے موقع پا کر فوراً حملہ کر دیا جس سے افراتفری پھیل گئی۔ میدان احد میں سب سے بڑا نقصان یہ ہوا کہ آقا علیہ السلام کے دندان مبارک اور ہونٹ مقدس زخمی ہوگئے۔ جانثار صحابہ کرام آقا علیہ السلام کے Õ کا قطرہ بھی زمین پر نہ گرنے دیتے۔ جب حضور A زخمی ہوکر زمین پر رونق افروز ہوئے تو ایک ہیجان پیدا ہوگیا۔ حضور A نظر نہیں آرہے۔ ادھر شیطان نے آواز دی حضور A L ہوگئے۔ اس آواز نے صحابہؓ کے پاؤں اکھڑ دیئے۔ پاؤں ڈگمگا گئے تو کوئی ادھر دوڑا، کوئی ادھر دوڑا۔ قرآن کی آیت ہے۔ **انما استزلھم الشیطن** جب شیطان نے انہیں بہکا دیا۔

مسلمانوں کو احد میں شکست نہیں ہوئی تھی É فتح حاصل ہوئی تھی۔ اس کے متعلق بہت سی دلیلیں ہیں۔ ان میں سے ایک دلیل یہ ہے جسے شکست ہو وہ میدان چھوڑ کر بھاگ جاتا ہے اور جو میدان میں کھڑا رہے اس کو شکست خوردہ نہیں کہتے۔ صحابہ کرامؓ تو اسی میدان میں رہے تھے بھاگے تو کافر تھے۔ کوئی فرلانگ ادھر ہوگیا کوئی فرلانگ ادھر ہوگیا۔ کچھ صحابہ کرامؓ حضور A کے پاس تھے۔ صحابہ کرامؓ نے حضور A سے عرض کی کہ آقا A شیطان نعرہ لگا رہا ہے۔ حضور A فوراً گڑھے سے اٹھے تو آفتاب نبوت کی کرنوں نے میدان کو گھیر لیا۔ صحابہ کرامؓ نے نعرے بلند کئے تو کافروں نے تیر ¶ شروع کردیئے۔ تیروں کی بوچھاڑ آقا علیہ السلام کی طرف ہے۔ حضرت سعدؓ سامنے آکر سینہ تان کر کھڑے ہوگئے کہ تیر مجھے لگے میرے سرکار کو نہ لگے۔ حضرت سعدؓ اپنے ہاتھوں سے کافروں کے تیر روکتے ہیں اور کسی تیر سے کوئی نقصان نہیں ہوا۔

دراصل آقا علیہ السلام کی مبارک نگاہ پڑی تو جو تیر آتا ہے تو حضرت سعدؓ اپنے ہاتھوں سے روک کر کافروں کی طرف W ہیں جس سے کافروں میں کھلبلی مچ گئی۔ مشرکین مکہ واصل 3 ہو رہے ہیں۔ حضرت سعدؓ کی اس بہادری کے منظر کو دیکھا تو زبان نبوت سے ایسا اعزاز، انعام نصیب ہوا جو سوائے حضرت سعدؓ کے کسی اور کو نصیب نہیں ہوا۔ حضور A نے فرمایا: سعدؓ ایک تیر اور N تیرے تیر ¶ پر میرے ماں باپ قربان۔

حضور A کے صحابہؓ میں حضرت حنظلہؓ کی عمر مبارک اٹھارہ برس کی تھی خوبرو جوان صحابی ہیں، نئی نئی شادی ہوئی، شادی کی پہلی رات ہے، صبح کا وقت ہوا، غسل کی حالت میں ہیں، کان میں آواز â ، الجہاد، حضور A کا حکم ہے کہ جہاد کے لئے تیار ہوجاؤ۔ جب حضرت حنظلہؓ نے سنا فوراً سوچ میں پڑ گئے۔ حضور A بلا رہے ہیں اب غسل کروں کہ حضور A کے حکم کی تعمیل کروں۔ حضرت حنظلہؓ نے دل سے پوچھا کیا کیا جائے غسل کریں کہ حضور A کے حکم پر پہنچیں۔ فیصلہ یہی کیا کہ جسم کی پلیدی کی طرف مت د d ۔ حضور A کے حکم کی طرف د d ۔ سب کچھ اللہ کے سپرد۔ وہ سب کچھ جانتا ہے اگر محبوب A کے حکم میں تاخیر ہوگئی تو سب کچھ ختم۔ حضرت حنظلہؓ فوراً گھر سے

نکلے۔حضور A کے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے %غسل کے ہی جا کر لشکر میں شامل ہوگئے۔حضرت حنظلہؓ نے میدان احد میں بڑے بہادری کے کارنامے سرانجام دیئے۔ بالآخر حضرت حنظلہؓ L ہوگئے۔ ادھر رب تعالیٰ نے فرشتوں کو حکم دیا میرے محبوب کا غلام آرہا ہے اس کو دنیا کے پانی سے نہیں حوض کوثر کے پانی سے غسل دو۔

جب غزوہ احد اختتام پذیر ہوا حضور A نے حکم دیا L وں کی لاشیں اÇ کرو۔ صحابہ کرامؓ نے L وں کی لاشیں اÇ کیں لیکن حضرت حنظلہؓ کی لاش نہیں ملی۔ حضور نبی اکرم A کی نظر اٹھی فرمایا: حنظلہؓ کی لاش کو زمین پر تلاش کرنے والو! فرشتے اسے حوض کوثر پر غسل دے رہے ہیں۔ جب حضرت حنظلہؓ کی لاش زمین پر آئی تو صحابہؓ نے دیکھا حضرت حنظلہ کے بالوں سے پانی کے قطرات موتیوں کی طرح ٹپک رہے ہیں۔ اسی واسطے حضرت حنظلہؓ کو غسیل اÀŸ کہا جاتا ہے جن کو فرشتوں نے غسل دیا ہے۔

احد کا واقعہ بڑا نازک اور دلخراش ہے۔ میدان احد میں بڑا نقصان ہوا۔ سب سے پہلا اور بڑا نقصان امام الانبیاء A کا زخمی ہونا۔ دوسرا حضرت امیر حمزہؓ کی شہادت اور Šا 70 صحابہ کرامؓ L ہوگئے۔ تمام محد $ اور تمام دنیا کے فا • نے جب غزوہ احد پر نظر ڈالی کہ یہ نقصان کیوں ہوئے تو یہ راز سامنے آیا کہ آقا علیہ السلام کے حکم سے خطاء اجتہادی کی وجہ سے یہ نقصان ہوا۔ صحابہ کرامؓ نے جان بوجھ کر حضور A کا حکم نہیں توڑا۔ اس اجتہادی لغزش پر طعن و ملامت کی Rئش نہیں É مجتہدین نے فرمایا اجتہادی خطاء پر بھی ایک درجہ ثواب ملتا ہے۔ حضور A کا حکم تھا اس درے پر کھڑے رہنا جب تک میں نہ کہوں نیچے نہ اترنا۔ ابتدائی جنگ میں جب دشمن بھاگ گئے تو صحابہ کرامؓ کا خیال تھا کہ جنگ ختم ہوجائے تو نیچے اتر جائیں کوئی خطرہ نہیں یہ™ کروہ درے سے نیچے اترے اور دشمن نے حملہ کر دیا۔

اس سے ہمیں اطاعت امیر کا سبق ملتا ہے جس میں کامیابی و کامرانی کا راز مضمر ہے۔

اظہار تعزیت

گذشتہ ماہ محترمہ سعدیہ سابقہ نا = واہگہ ٹاؤن کے والد گرامی، نا = جڑانوالہ کے والد گرامی محترم نذیر احمد، نا = چک جھمرہ محترمہ M کے والد گرامی محترم چوہدری غلام رسول اور گوجرانوالہ PP94 سے نور صفیہ کے والد گرامی محترم محمد اکبر N وصال کر گئے۔ اللہ تعالیٰ ان کو جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے اور ان کے لواحقین کو صبر Õ سے نوازے۔ آمین

14 اگست، یوم آزادی اور 27 رمضان المبارک

سیدہ ریحانہ بخاری

رمضان حضور کے امتیوں کا مہینہ، موسم بہار کی طرح حسین، بے شمار شاخوں پتوں پھولوں اور [ل سے لدا ایک تناور درخت، دنیا میں اپنی نعمتیں بانٹتا ہوا اور ٹھنڈی چھاؤں سب پر لٹاتا ہوا۔ ہر محبت کرنے والا اس سے اپنی استطاعت سے بڑھ کر فیض یاب ہوتا ہے، کوئی دس گنا کوئی سو گنا اور کوئی سات سو گنا تک لیکن نہ اس کی ٹھنڈی چھاؤں میں کمی آتی ہے نہ ر8 ں کے خزانے میں ریت کے ذرے کے برابر بھی جگہ خالی ہوتی ہے۔ ذرا سوچیئے اس ایک سال میں کتنے ہی لوگ ہم سے بچھڑ گئے لیکن ہم اللہ کے فضل و کرم اور حضور علیہ السلام کے نعلین پاک کے تصدق سے اپنی اس مختصر زندگی میں ایک بار پھر اس ماہ مبارک کی رحمتیں، برکتیں اور بہاریں دیکھ رہے ہیں اگرچہ ہمارے مادر وطن میں ظلم و ستم کی تاریک رات ہر حوالے سے تاریک ترین ہوچکی ہے پھر بھی رمضان کی بہاریں اپنے جوبن پر ہیں { افطاری کی رونق ، { سحریوں کے رت جگے، { تراویح کی } | ، { ذکر و اذکار کی محفلیں، { دروس قرآن کے e اور { درود و سلام سے مہکتی ہوائیں۔ رمضان کی تربیت اور برکت ایسی کہ سارا سال عام گفتگو میں بھی گالی گلوچ کا بے دریغ ا E ل کرنے والے ہر وقت زبانوں کو قابو میں رکھنے کی کوشش میں مصروف ہیں۔ مسجدیں نمازیوں سے کھچا کھچ بھری ہیں۔ گھٹنوں سے بھی اوپر نیکریں پہن کر گھومنے پھرنے والے اپنے سروں کو ٹوپی سے ڈھک کر چلتے پھرتے نظر آتے ہیں۔ گھروں کے عین باہر گلیوں میں گانے گاتے ہوئے اور ٹھٹھا مذاق کرکے ایک دوسرے سے اوئے اوئے کہہ کر چیخ چیخ کر باتیں کرنے والے لڑکے اور مردوں کی زبانوں پر تلاوت، درود اور نعتوں کے ترانے ہیں۔ 4 ن اللہ کچھ بھی ہو رب نے فرمایا رمضان میں شیطان کو زنجیروں میں جکڑ دیا جاتا ہے تو اب شیطان جکڑا ہوا ہے۔ بے راہ روی، گستاخی، بے ادبی اور بدتہذیبی کے اس انتہائی حساس دور میں بھی وہ اس ماہ میں آزاد نہ ہوسکا۔ ہاں ہمارے اندر کا وہ شیطان جسے ہم اپنی فطرت بنا لئے ہیں وہ اب بھی سرکشی کرتا نظر آتا ہے لیکن غلبہ بحر حال رب کے فرمان کا ہی ہے۔ آیئے ذرا اندرون خانہ بھی دیکھتے ہیں کیا ہو رہا ہے۔ رمضان کے نور سے گھر جگمگا رہے ہیں، ماحول میں پاکیزگی ہے، گھر کے بڑے خود بھی عبادت کا اہتمام کررہے ہیں۔ بچوں کو بھی ترغیب و تاکید کی جارہی ہے۔ مائیں سحری کی تیاریوں میں مصروف ہیں کسی بچے کو دودھ سویاں I ہیں کسی کو گرم گرم پراٹھے سالن کے ساتھ، شوہر کے لئے کچھ زیادہ اہتمام کرنا ہے

تو بزرگوں کے لئے گرما گرم ï سالن چائے وغیرہ جلدی جلدی سحری کی کہ اس کے بعد z کے نوافل بھی پڑھنے ہیں اگر { اس عمل سے غفلت ہے تو { یہ بھی نظر آتا ہے کہ گھر کا سربراہ سب گھر والوں کو ساتھ کھڑا کر کے نماز پڑھوا رہا ہے عورتیں گھروں میں اور مرد مساجد میں باجماعت نماز کی ادا 5 کے بعد تلاوت کلام پاک میں مصروف ہوجاتے ہیں گھر کا ماحول قرآن پاک کی ہلکی ہلکی آوازوں اور تلاوت کے نور سے گو ð اور جگمگانے 4 ہے۔ دوپہر ہوتی ہے افطار کے اہتمام شروع ہوجاتے ہیں۔ دستر خوان سجنے کے تیاریاں ہورہی ہیں۔ [ں کی چاٹ بن رہی ہے۔ دہی O ں پر مصالحہ چھڑکا جارہا ہے اور پھر پکوڑے پہ پکوڑے تو افطاری کے لئے ایسے لازم ہیں جیسے ان کے %تو روزہ کھلے گا ہی نہیں، ساتھ املی کی چٹنی چٹخارے کو اور بڑھا دیتی ہے۔ Ãاں، بہوئیں ماؤں کا ہاتھ بٹا رہی ہیں۔ بزرگ دیکھ دیکھ کر خوش ہورہے ہیں۔ رمضان کی برکت سے سب کے دستر خوان W ہیں۔ بچوں کے بے صبر اور بے تاب نظریں گھڑی پر اور کان مسجد کے اعلان پر لگے ہیں۔ سحری افطاری کی یہ خوشیاں اور رمضان کی یہ بہار ہر آنگن میں اتری ہے گھر کا ہر فرد اس بہار سے خوش ہے جھوم رہا ہے۔

گھر سے نکل کر فرد اور معاشرے پر نظر ڈالیں تو ہم دیکھتے ہیں کہ فرد ایک اکائی ہے انہیں اکائیوں سے مل کر معاشرہ بنتا ہے اور معاشروں کی ہدایت اور اصلاح کے لئے ہی رب کائنات کی منصوبہ بندی کے مطابق انبیاء آتے رہے، ± اترتے رہے، کتابیں نازل ہوتی رہیں، حکو ' Ø رہیں بگڑتی رہیں، ملک وجود میں آتے رہے قافلے بنتے رہے، کارواں چلتے رہے۔ L سحر ہوئی L Ï کی سیاہ رات کے سائے پھیلے تار : ں کی اس ادھیڑ بن میں ماہ و سال پر لگا کر اڑتے رہے۔ صدیوں کے سفر پر محیط قافلہ زندگی 20 ویں صدی میں داخل ہوا۔ اس صدی کا آغاز ہوا تو وہ مشرق جہاں سے میر عرب A کو ٹھنڈی ہوا آتی تھی۔ وہ ظلم و بربریت کا شکار ہوکر صحرا کی مٹی ریت کی طرح جل رہا تھا۔ اپنی بداعمالیوں، بے دینی اور عاقبت نااند W ں کی وجہ سے مسلمان پورے ایشیا خاص طور پر بر R میں ذلیل و رسوا تھے، برباد تھے ان کی کوتاہیوں کی وجہ سے اسلام کا پاکدامن داغدار ہورہا تھا۔ سب کچھ تھا لیکن وہ خواب غفلت میں پڑے تھے۔ رب نے انہیں جھنجھوڑا، اسلام کی Ø ہوئی شمع کی حفاظت کے لئے پروانوں کا انتخاب شروع ہوا۔ حضور A کے ماننے والوں کے لئے ہندوؤں کے ساتھ ایک جگہ رہتے ہوئے سانس لینا بھی مشکل ہوگیا تو ایک علیحدہ اسلامی مملکت کے قیام کی ضرورت محسوس ہوئی اس پاک منصوبے کی تکمیل کے لئے اللہ نے ایک عاشق رسول کو ہی منتخب فرمایا۔ سچے خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہوتے ہیں۔ دن کی شفاف روشنی میں علامہ اقبالؒ نے یہ سچا خواب دیکھا۔ انہیں فکر پاکستان عطا ہوئی۔ قائداعظم کے ہاتھوں میں اللہ نے اس ¨ کی باگ دوڑ † ئی، اللہ کے فضل و کرم سے لوگ ملتے گئے قافلہ بنتا اور بڑھتا چلا گیا۔ بے شمار مشکلات آئیں بے اندازہ رکاوٹوں کا سامنا کرنا پڑا۔ حوصلے پست کئے گئے پاکستان کے خواب اور نام کو دیوانے کی بڑ کہا گیا لیکن اللہ نے e اور دکھلا دیا کہ یہ عظیم مقصد دیوانے کی بڑ نہیں تھا یہ تو اسلام کے نام پر دنیا کی پہلی نظریاتی مملکت بننے جارہی تھی۔ عظیم کام عظیم

مواقع پر ہی وجود پذیر ہوتے ہیں۔حضور A کے دین کی سربلندی کے لئے اسلام کا قلعہ بنانے کے لئے پاکستان کے قیام کے لئے اور اپنے محبوب کے امتیوں کے لئے اللہ نے اپنے محبوب کے امتیوں کا ہی مہینہ منتخب فرمایا۔قرآن کی Ñ کا بول بالا کرنے کے لئے، نظامِ قرآن کو نافذ کرنے کے لئے، نزول قرآن کی رات کا انتخاب ہوا، غلبہ دین حق کے لئے جمعتہ الوداع کا انتخاب ہوا۔ رمضان کا مہینہ 27ویں کی رات جمعتہ الوداع کا دن 4 ن اللہ دنیا کے نقشے پر ایک عظیم ملک وجود میں آ گیا۔ رنگ ونور میں نہائی ہوئی لیلتہ القدر کی پاکیزہ صبح طلوع ہوئی اور وجود پاکستان کا پہلا دن شروع ہوا۔ یہ بھی رمضان کا مہینہ ہے وہ بھی رمضان کا ہی مہینہ تھا ایسی ہی سحریاں افطاریاں‰ لیکن 1947ء کے رمضان کی ترنگ اور امنگ ہی کچھ اور تھی جشن پاکستان منایا جارہا تھا لیکن آج کی طرح نہیں۔ بہنوں، بیٹیوں کے سروں سے دوپٹے تب بھی کھینچے جارہے تھے لیکن تب یہ کام پاکستان کے دشمن اسلام کے دشمن ہندوسکھ اور عیسائی کررہے تھے۔ افسوس آج یہی کام اپنے پاکستانی مسلمان بھائی کررہے ہیں۔تخریب کاری اور دہشت گردی کے واقعات میں معصوم بچوں کو نیزوں کی انی پر چڑھایا جارہا تھا لیکن تب یہ کام اسلام اور پاکستان کے دشمن کررہے تھے آج ان واقعات میں اپنے ہی ملوث ہیں گھر تب بھی جلائے جارہے تھے آج بھی جلائے جاتے ہیں لیکن آج یہ کام اپنے ہی کرتے ہیں۔ اس تب اور اب میں مقصد پاکستان { کھوگیا۔ پاکستان کا مطلب کیا لا الہ الا اللہ کا نعرہ منوں مٹی تلے دب گیا اور 27 رمضان گم ہوگیا۔صرف 14 اگست رہ گیا۔ اسلام کے نام پر قائم ہونے والے اس ملک کی سرحدوں کو اسلام کے ہی خلاف ا E ل کیا جانے لگا ہے۔ ملک عزیز پاکستان کو آج اپنے وجود کے سبب سے خطرناک بحرانوں کا سامنا ہے۔ کرپشن کی صورت میں مال کے فتنہ عظیم سے گزر رہا ہے غدارانِ وطن کی ایک D نے اسے چاروں طرف سے گھیرا ہوا ہے۔ اگرچہ پاکستان آج بھی قائم ہے۔ ان شاء اللہ کل بھی قائم رہے گا لیکن یہ قیام اپنے وجود کی کیا قیمت ادا کررہا ہے یہ سب جانتے ہیں۔ کوئی نہیں کہہ Y کہ آج ہمارے موجودہ X انوں کی صورت میں ہمارے وطن عزیز پر کون سی طا Ð حکومت کررہی ہیں۔ ایک عظیم زرعی ملک ہونے کے باوجود مہنگائی اور اس کے باعث غربت کا یہ عالم کہ مائیں اپنے بھوکے پیاسے بچوں É خودکشی کررہی ہیں تو { دو وقت کے کھانے کی خاطر ماں باپ اپنے بچے فروخت کررہے ہیں۔ پورے ملک میں گاڑیوں کی بہتات ہے لیکن انہیں چلانے کے لئے ایندھن نایاب یا کمیاب تو ضرور ہے۔

فحاشی، عریانی، بے غیرتی اس حد کو V گئی ہے کہ بے حجاب • شوز بند عمارتوں سے نکل سمندر کے کھلے ساحلوں تک V گئے ہیں۔ غریب پاکستانی کے پاس 5 روپے کی ایک روٹی خریدنے کے لئے b نہیں۔ X ان 20، 20 لاکھ کے کوٹ زیب تن کررہے ہیں۔ جوانوں کی اکثریت ہے لیکن شا f ں نے پہاڑوں کی چٹانوں پر بسیرا کرنا چھوڑ دیا ہے، عوام کا ہجوم ایک منتشر مضطرب f بن گیا ہے سیاسی قیادت اور لیڈرز کی ایسی کمی کہ ہر قائد اور لیڈر صرف اور صرف اپنے وجود کی بقا کی فکر میں مصروف کار ہے۔ ملک عزیز میں زیاں تو حد درجہ ہے ² احساس زیاں ختم ہوگیا ہے اور

سب سے بڑا ستم یہ کہ ہر شخص کو دوسرے پر بھروسہ ختم ہوگیا ہے۔نفسانفسی کا عالم ہے ہر طرف بداعتمادی کی فضا ہے۔ سب کو کسی مسیحا کا انتظار تو ہے لیکن اب شاید کوئی مسیحا کو بھی مسیحا ماننے پر تیار نہیں۔ ناامیدی، مایوسی، بے اعتمادی اور خود غرضی کی تاریکی ایسی کہ ہاتھ کو ہاتھ بھی سجھائی نہیں دے رہا لیکن قانون فطرت ہے کہ رب بڑا رحمٰن ہے۔ رات کی سیاہی انتہا کو پہنچتی ہے تو سپیدہ سحر نمودار ہوتا ہے۔ بندہ بندے سے مایوس ہوتا ہے لیکن رب بندے کو دوبارہ کھڑے ہونے اور سنبھلنے کا موقع ضرور دیتا ہے۔ 65 سال بعد ایک بار پھر رمضان شریف میں مغفرت کے عشرے میں طاق راتوں میں یوم آزادی پاکستان آرہا ہے وہی 65 سال قبل والی نورانی فضائیں پاکیزہ ہوائیں ہوں گی ہر طرف دروس قرآن ہوں گے ذکر و اذکار تسبیح وتہلیل کی محفلیں ہوں گی ہر شخص روزہ دار ہوگا۔ رب کے حضور بخشش کا طلبگار ہوگا۔ روح ذکر الٰہی کے انوار سے سرشار ہوگی طاق راتوں میں رب کے حضور سجدہ ریزیاں ہوں گی اور مساجد میں رو رو کر پاکستان کی بقاء کے لئے دعائیں ہوں گی۔ یوم آزادی پاکستان تو ہوگا لیکن اس خوشی میں ساحلوں پر • شوز اور میوزک کنسرٹ نہ ہوں گے سر پر ٹوپیاں تو ہوں گی گھٹنوں سے اوپر شارٹس نہ ہوں گی۔ سڑکوں پر گاڑیاں تو ضرور ہوں گی بہنوں کے سروں سے دوپٹے کھینچتے ہوئے بھائی اور ماؤں کی گود اجاڑتے ہوئے ون و e کے دلخراش نظارے نہ ہوں گے۔ طاق رات ہوگی، شب بیداری بھی ہوگی، نماز تراویح میں جوانوں کی کثرت ہوگی لیکن سڑکوں پر سیٹیاں بجاتے اور بیہودہ حرکتوں سے عوام کی زندگی عذاب بناتے ہوئے نوجوان نہ ہوں گے۔ پھر عبادت کے نور میں دھلی پاکیزگی کے سانچے میں ڈھلی µ ی ہوئی پاکیزہ صبح ہوگی۔ پاکستان دوبارہ پیدا ہوگا پاکستان کو دوبارہ پیدا ہونا ہی ہے کہ بقول شاہ ß مرحوم پاکستان اسلام کا قلعہ ہے نشانیاں بتارہی ہیں کہ غفورالرحیم رب ہمیں اس ملک کو دوبارہ بنانے کا موقع ضرور دے گا ہم عاجز ہیں، رب کائنات عاجز نہیں۔ قانون قدرت ہے جو چیز ایک بار عدم سے وجود میں آئی وہ دوبارہ بھی پیدا ہو$ ہے اور پھر سب سے بڑھ کے میرے آقا A کی وہ بشارت جسے عاشق رسول علامہ محمد اقبالؒ نے اس طرح شعر میں ڈھالا۔

میر عرب کو آئی ٹھنڈی ہوا جہاں سے   میرا وطن وہی ہے، میرا وطن وہی ہے

ام المومنین حضرت سودہؓ بنت زمعہ

راضیہ نوید

حضرت سودہؓ بنت زمعہ کو آ 8 ر A کی دوسری زوجہ محترمہ ہونے کا شرف اور اعزاز حاصل ہے۔ حضرت ابو طالبؓ اور آپ A کی غمگسار زوجہ حضرت خدیجہؓ کے وصال کے بعد کٹھن اور مشکل حالات میں آپؓ کو حضور A کی رفاقت کا شرف ملا اور آپؓ نے حضور A کے دکھ اور غم کا بوجھ - کرنے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی۔ سیدہ سودہؓ کا m قریش کے ایک معزز قبیلے عامر بن لوی سے تھا۔آپؓ کے والد کا نام زمعہ اور والدہ کا نام شموس تھا۔آپؓ کا شجرہ نسب کچھ اس طرح سے ہے: سودہؓ بنت زمعہ بن قیس بن عبد الشمس بن عبدود بن نصر بن مالک بن حسل بن عامر بن لوی۔ آپؓ کے نانا قیس حضور A کے پردادا ہاشم کی بیوی سلمٰی کے بھائی تھے۔اس طرح حضور A اور حضرت سودہؓ کی âال ایک ہی M ہے۔آپؓ کی شادی دور جاہلیت میں ہی ان کے چچا زاد سکرانؓ بن عمرو سے ہوگئی تھی۔

سیدہ سودہؓ فطرتاً اور طبیعتاً ایک صالح، حق I اور دور اندیش خاتون‰ ۔ بزرگوں کی اطاعت، بچوں سے محبت اور سب کی خدمت کا جذبہ ان میں کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا۔آپؓ ¤ ہ مزاج ‰ اور قبول اسلام سے قبل بھی زمانہ جاہلیت کے رسوم و رواج کو I نہیں کرتی ‰ ۔ یہی وجہ ہے کہ جب آ 8 ر A نے توحید و رسالت کا اعلان فرمایا تو آپؓ نے اس پیغام کو فوراً قبول فرما لیا اور دعوت توحید کے تین سالہ دور میں جن ۱۳۳ افراد نے اسلام قبول کیا ان میں آپؓ کا نام بھی نمایاں طور پر شامل ہے۔آپؓ اپنے قبیلے بنی لوی میں سب سے پہلے مشرف بہ اسلام ہوئیں اور آپؓ کی کوششوں سے آپؓ کے شوہر، میکے اور سسرال کے خاندانوں کے بہت سے افراد نے بھی اسلام قبول کیا۔جن میں حضرت عبد اللہؓ بن سہیل بن عمرو، حضرت حاطبؓ بن عمرو، حضرت سلیطؓ بن عمرو، حضرت فاطمہؓ بنت ¼، حضرت مالکؓ بن زمعہ، حضرت ابوصبرہؓ بن ابی رہم اور حضرت سکرانؓ بن عمرو شامل ہیں۔

مکہ معظّمہ کی سرزمین جب توحید و رسالت کے پروانوں پر تنگ کر دی گئی تو حضور A نے توحید و رسالت کے ان متوالوں کو وطن چھوڑ کر حبشہ کی طرف ہجرت کرنے کی اجازت مرحمت فرما دی چنانچہ نبوت کے پانچویں سال گیارہ مردوں اور چار عورتوں پر مشتمل ایک دستہ حبشہ î میں کامیاب ہو گیا۔اس سے اگلے سال اٹھارہ عورتیں اور بیاسی مرد بھی حبشہ V گئے۔ان بہادر،اولوالعزم اور بلند حوصلہ افراد میں سیدہ سودہؓ اور آپؓ کے شوہر بھی شامل تھے۔ وہ اہل ایمان جو حضور A کی اجازت سے حبشہ ہجرت کر گئے تھے ان میں سے کچھ تو حضرت جعفر طیارؓ کے ساتھ وہیں مقیم رہے اور وہ غزوہ خیبر کے موقع پر مدینہ منورہ ã لیکن ان کی کثیر تعداد کچھ عرصہ بعد مکہ واپس آ گئی ان میں حضرت سودہؓ بھی شامل% ۔حبشہ سے واپس آنے کے بعد حضرت سکرانؓ بن عمرو کا انتقال ہو گیا اور سیدہؓ پر رنج وغم کا پہاڑ ٹوٹ پڑا۔

نبوت کے دسویں سال رمضان المبارک کے مہینے میں ام المومنین حضرت خدیجۃ الکبریٰؓ کا وصال ہو گیا تو آپ A کے گھر کا نظام درہم برہم ہو گیا کیونکہ چھوٹے بچوں کی دیکھ بھال کرنے والا کوئی نہ تھا۔اس صورت حال میں آپ A مغموم اور پریشان تھے۔حضرت ابو طالبؓ کی وفات کی وجہ سے قریش کی جو پشت پناہی آپ A کو حاصل تھی وہ بھی ختم ہو گئی اور کفار کی د# کھل کر سامنے آئی۔کفار نے آپ A کو تکلیف à نے اور ستانے کے لئے آپ A کے راستے میں کانٹے بچھانے شروع کر دیے،گھروں کا کوڑا کرکٹ اور ذبح شدہ بکریوں اور f وں کے اوجھ آپ A کے گھر کے صحن میں w ،آپ A نماز پڑ_ تو یہ ہنسی اڑاتے ،سجدے میں آپ A کی گردن پر اوجھڑی لا کر ڈال دیتے ،گلے میں چادر ڈال کر اس زور سے کھینچتے کہ گردن مبارک پہ خراشیں پڑ جاتیں،شریر لڑکوں کو آوازیں لگانے کے لئے ú لگا دیتے غرضیکہ آپ A کو ہر طرح سے تکلیف اور ایذا à نے کی کوشش کرتے ۔ان کٹھن اور صبر آزما حالات میں حضرت خولہؓ نے آپ A کو دوسرے نکاح کا مشورہ دیا اور آپ A کی اجازت سے پیغامِ نکاح لے کر سیدہ سودہؓ کے والد کے پاس گئیں ۔سیدہ سودہؓ اس وقت بیوہ% اور عمر پچاس برس سے تجاوز کر چکی تھی ۔ان کا ایک بیٹا بھی تھا جو اب جوان ہو چکا تھالہذا آپؓ اپنے فیصلے میں آزاد اور خود مختار% ۔جب آپؓ سے اس رشتے کے حوالے سے رائے طلب کی گئی تو آپؓ نے فرمایا:’’میں محمد رسول اللہ A پر ایمان لائی ہوں ،وہ میرے ہادی بھی ہیں اور میرے رہنما بھی،میری ذات کے متعلق ا 1 کلی اختیار ہے ۔وہ جو چاہیں فیصلہ فرمائیں۔‘‘

پیغامِ نکاح آنے سے قبل سیدہ سودہؓ نے دو خواب دیکھے جن میں سے ایک میں آپؓ نے دیکھا کہ حضور A نے ان کے پاس تشریف لا کر ان کی گردن پر اپنا پاؤں رکھا ہے۔یہ خواب انھوں نے اپنے شوہر کو

بتا یا تو وہ کہنے لگے کہ میں جلدی فوت ہو جاؤں گا اور رسولِ خدا A تم سے نکاح فر مائیں گے ۔چند روز بعد آپؓ نے دوبارہ خواب دیکھا کہ ٹیک لگائے ù ہیں آسمان سے چاند اترا اور ان کی جھولی میں آ گیا ۔جب یہ خواب انھوں نے حضرت سکرانؓ کو سنایا تو انھوں نے کہا کہ تم سچ 9 ہو، میں جلدی فوت ہو جاؤں گا اور رسول اللہ A آپؓ سے نکاح کی خواہش ظاہر فر مائیں گے چنانچہ سکران ؓ اسی دن علیل ہو گئے اور چند دنوں بعد وصال فرما گئے۔الغرض نکاح کے لئے تاریخ اور وقت کا تعین ہو گیااور چار سو درہم مہر کے بدلے آپؓ کا حضور A سے نکاح کر دیا گیا۔نکاح کی یہ تقریب بعض روایات کے مطابق رمضان ۱۰ f میں اور بعض روا یات کے مطابق شوال ۱۰ f میں منعقد ہوئی ۔یہاں دوسری بات ہی زیادہ صحیح ہے۔

مکہ مکرمہ میں آپ A پر شدائد و مصائب کا سلسلہ بڑھتا گیا یہاں تک کہ آپ A کے قتل کا منصوبہ تیار ہو گیا مگر آپ A مکہ سے بخیریت مدینہ Î میں کامیاب ہو گئے ۔حضور A کے مدینہ تشریف لے جانے کے بعد تقریباً چھ ماہ تک سیدہ سودہؓ نے حضور A کی بچیوں کی سر پرستی ،دیکھ بھال اور حفاظت کی سخت اور کٹھن ذمہ داریوں کو پوری جا X نی اور خوش اسلوبی سے ادا کیا ۔مدینہ تشریف آوری کے بعد آپ A نے مسجد کی تعمیر کے علاوہ اس کے ساتھ ہی دو حجرے تیار کروائے ۔ایک ام المومنین حضرت سودہؓ کے لئے اور دوسرا حضرت عائشہؓ کے لئے جن سے آپ A کا نکاح ہو چکا تھا مگر ابھی رخصتی نہیں ہوئی تھی ۔آپ A نے رمضان ۱ ہجری کو حضرت زیدؓ بن حارثہ اور ابو رافعؓ کو مکہ کی طرف بھیجا کہ وہاں سے آپ A کے گھر والوں کو لے آئیں چنانچہ انہوں نے بخیریت آپ A کے گھر والوں کو مدینہ à دیا۔

مدینہ منورہ میں آپؓ کو جو حجرہ مہیا کیا گیا اس کی دیواریں کچی اور چھت کھجور کی شاخوں کی تھی۔اس کی لمبائی پندرہ فٹ، چوڑائی دس فٹ اور اونچائی اتنی تھی کہ کھڑا آدمی اپنے ہاتھ سے چھو Y تھا۔اس کے دروازے پر کواڑ کے بجائے کالے بالوں والے کپڑے کا پردہ پڑا تھا۔مکہ میں ھادی عالم A اور حضرت سودہؓ کا گھر شہر کے غیظ وغضب اور نفرت وحقارت کا محور تھا لیکن مدینہ میں ان کا یہ گھر Â والوں کی o توں اور محبتوں کا مرکز تھا۔ عام طور پر ایک خاتون کے لئے اپنی سوتیلی اولاد سے رحمت کا برتاؤ کرنا بہت مشکل ہوتا ہے مگر آپؓ نے بچیوں سے قابلِ رشک # نہ سلوک کیا اور پوری فراخدلی سے ا 1 حقیقی ماں کا پیار دیا۔حضرت ام کلثومؓ اور حضرت فاطمہؓ کم وبیش پانچ چھ سال تک حضرت سودہؓ کی زیرِ نگرانی رہیں لیکن { کوئی ایسی روایت نہیں ملتی جو باہمی تلخی کی ہلکی سے ہلکی بھی نشاندہی کرتی ہو۔

ام المومنین حضرت خدیجۃ الکبریٰؓ کے بعد حضرت سودہؓ وہ واحد خوش قسمت خاتون ہیں جنھیں پورے

چار سال بلا شرکت غیرے کا شانہء نبوت کو اپنی مہر و وفا ،وا لہانہ خدمت اور غمگساری سے روشن رکھنے کا شرف حاصل ہوا۔آپؓ بہت عالی ظرف اور بلند حوصلہ% ۔حضرت عائشہ صدیقہؓ اس حوالے سے فرماتی ہیں:''میں نے سودہؓ کے سوا کسی اور عورت کو جذبہء رقابت سے خالی نہیں دیکھا ۔نیز ان کے سوا کسی اور عورت کو دیکھ کر میرے دل میں یہ خواہش پیدا نہ ہوئی کہ اس کے جسم میں میری روح ہو۔''

۱۰ ہجری میں خاتم النبیین A نے حج کا ارادہ فرمایا تو سیدہ سودہؓ É تمام ازواجِ مطہراتؓ کو ساتھ لیا۔سیدہؓ دراز قد اور بھاری جسم کی% ،تیز چلنا دشوار تھا ۔اس لیے مزدلفہ میں قیام کے دوران آپؓ نے حضور A سے درخواست کی کہ:''یا رسول اللہ A ! میرے لیے f میں چلنا مشکل ہے اس لئے مجھے اجازت مرحمت فرما دیں کہ میں رات ہی کو منٰی D واپس چلی جاؤں۔'' حضور A نے ا 1 خصوصی اجازت مرحمت فرما دی اور وہ رات ہی کو مزدلفہ سے منٰی D کے لئے روانہ ہوگئیں اور صبح کی نماز منٰی D میں ادا کی۔اس حج کے موقع پر آپ A نے تمام ازواجِ مطہراتؓ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:''اس حج کے بعد گھروں میں Î ۔'' چنانچہ حضرت سودہؓ اور حضرت زینبؓ بنت جحش نے اس حکم کی نہایت سختی سے تعمیل کی آ 8 ر A کے وصال کے بعد L گھر سے باہر نہ Ì ۔

حضور A سے سیدہ سودہؓ کے کوئی اولاد نہیں ہوئی تھی مگر سابق شوہر حضرت سکرانؓ سے ان کا ایک بیٹا عبد الرحمٰن تھا۔عہدِ فاروقی میں عراق کی å آزادی کا آخری معرکہ ۱۶ھ میں جلولا کے مقام پر حضرت سعدؓ بن ابی وقاص کی زیرِ قیادت برپا ہوا جس میں عبد الرحمٰنؓ نے نا صرف شرکت کی É جامِ شہادت بھی نوش کیا۔یوں حضرت سودہؓ کو ایک L کی ماں ہونے کا لازوال شرف حاصل ہوا۔آپؓ نے زندگی کے آخری ایام میں اپنا حجرہ مبارک حضرت عائشہ صدیقہؓ کے نام ہبہ فرما دیا تھا۔ حافظ ابنِ حجر کے نزدیک آپؓ کا وصال ۵۵ ہجری میں 2 امام بخاریؒ کے نزدیک ۲۲ھ میں ہوا۔امام بخاریؒ کے مطابق ان کا انتقال عہدِ فاروقی میں ہوا اور یہ رائے زیادہ قرینِ قیاس ہے۔

یاحیُّ ﴿لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ﴾ یاقیُّومُ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ

نبی الرحمۃ کی بارگاہ میں حضرت سے درود و سلام کا تحفہ پیش کریں

مکۃ المکرمہ اور مدینۃ المنورہ جانیوالے حضرات سے حرمِ کعبہ اور روضہ رسول ﷺ پر حاضری کے وقت خصوصی دعا اور سلام پیش کرنے کی درخواست ہے۔

برائے ایصال ثواب: والدین مرحومین

طالبِ دعا: محمد عاطف

شیشے جیسے دل مت توڑیں

خالدہ رحمٰن

افسردہ نگاہیں، مرجھایا ہوا چہرہ اور بوجھل قدم ہر اس شخص کے غم کے غماز ہوا کرتے جسے بیٹی کی پیدائش کی نوید سنائی جاتی تھی۔ وہ اپنے سا 1 ں سے نظریں چرائے اور منہ چھپائے لاp ہی فکروں کی بند گلیوں میں بھٹکتے بھٹکتے بالآخر یہ سوچنے پر مجبور ہوجاتا کہ کیوں نہ اسے ماتھے کے کلک کو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے دھو ہی ڈالے تاکہ کچھ تو نجات و تفاخر کا بھرم رہ جائے۔ اگر قسمت کی دیوی اس معصوم جان کا ساتھ دے جاتی تو حد ہے پانچ یا چھ برس کے لئے اس کے والدین اسے اپنے گھر میں جینے کا حق دیتے مگر۔۔ پھر وہ بالآخر معاشرے کے طعنوں کے / وں سے تنگ آکر اسے موت کے کنویں میں ابدی نیند سلا دیتے۔۔۔ آہ۔۔۔ دورِ جہالت میں صنف نازک اپنی زندگی کے حق سے بھی محروم تھی۔

اللہ رب العزت نے فرقان حمید میں اس کھلے ظلم پر مواخذہ کرنا ہی تھا۔ فرمایا:

''اور جب ان میں سے کسی کو لڑکی (کی پیدائش) کی خوŸی سنائی جاتی ہے تو اس کا چہرہ سیاہ ہوجاتا ہے اور وہ غصے سے بھر جاتا ہے۔ وہ لوگوں سے چھپتا پھرتا ہے۔ اس بری خبر کی وجہ سے جو اسے سنائی گئی ہے۔ (اب یہ سوچنے 4 ہے کہ) آیا اسے ذلت و رسوائی کے ساتھ (زندہ) رکھے یا اسے مٹی میں دبا دے (یعنی زندہ درگور کردے) خبردار کتنا برا فیصلہ ہے جو وہ کرتے ہیں''۔ (النحل، ۱۶:۵۸۔۵۹)

اسی طرح روزِ محشر جب کسی کو بھی انصاف سے محروم نہ رکھا جائے گا تو اس معصوم، بے زبان اور ناتواں بچی کی بھی فریاد رسی ہوگی اور اسے انصاف دیا جائے گا۔ اللہ رب العزت نے فرمایا:

وَ اِذَا الْمَوْءٗ دَةُ سُئِلَتْ o بِاَیِّ ذَنْبٍ قُتِلَتْ o۔ (التکویر، ۸۱:۸،۹)

''اور جب زندہ دفن کی ہوئی لڑکی سے پوچھا جائے گا o کہ وہ کس گناہ کے باعث قتل کی گئی تھی''۔

یہاں براہ راست کلام اس زندہ درگور لڑکی سے ہے مگر بالواسطہ طور پر اسکے والدین کی سخت سرزنش ہورہی ہے۔ مفسرین کرام نے بصراحت ذکر کیا ہے کہ % جائز شرعی وجہ اور اضطراری حالت کے اسقاط حمل 6

گھناؤنا گناہ بھی زندہ درگور کے حکم میں ہے (اس N کی تفصیل بعد میں ذکر کی جا 5)

اسلام سے قبل، دور جہالت میں دختر کشی 6 سنگدلانہ رواج عام تھا۔ اس • فعل کے پس منظر میں کئی ایک وجوہات%o { اسلام سے قبل ''عورت'' من حیث المجموع مظلوم اور عزت و احترام سے محروم تھی۔ اس کی حیثیت ایک عام متاع سے زیادہ نہ تھی۔ والدین اسے محض اس وجہ سے قتل کردیا کرتے کہ وہ بڑی ہوکر ان کے رزق کی حصہ دار بنے گی یا جوان ہوگی تو کسی کی بیوی بنے گی جو کہ ان کے غلط قسم کے نخوت پر حرف لانے والی بات تھی۔ جنگ و جدل میں بیٹے کی نسبت بیٹی کوئی عملی کردار ادا نہیں کر$ تھی۔ اس کے برعکس ایسے حالات میں اس کی حفاظت ایک مسئلہ ہوتی۔ وہ وراثت میں حصے سے محروم تھی اور یوں معاشی طور پر خود دوسروں کے رحم و کرم پر تھی۔ عرب جیسے بے آب و گیاہ میدان میں جہاں خود والدین کا اپنا پیٹ پالنا مشکل تھا، ایسے حالات میں انہیں بیٹے کی نسبت بیٹی کی پرورش نہایت بوجھ محسوس ہوتی۔ لہذا وہ بیٹوں کو تو زندہ رہنے دیتے مگر بیٹی کو نہایت سفا کی سے قتل کردیتے۔۔ اسلام نے ان کے اس صریح گناہ کی صریح الفاظ میں مذمت کردی۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

اِنَّ رَبَّكَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ ط اِنَّهٗ كَانَ بِعِبَادِهٖ خَبِيْرًاۢ بَصِيْرًاo وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَوْلَادَكُمْ خَشْيَةَ اِمْلَاقٍ ط نَحْنُ نَرْزُقُهُمْ وَاِيَّاكُمْ ط اِنَّ قَتْلَهُمْ كَانَ خِطْاً كَبِيْرًاo (بنی اسرائیل، ۱۷:۳۰،۳۱)

''بے شک آپ کا رب جس کے لیے چاہتا ہے رزق کشادہ فرما دیتا ہے اور (جس کے لیے چاہتا ہے) تنگ کر دیتا ہے، بے شک وہ اپنے بندوں (کے اعمال و احوال) کی خوب خبر رکھنے والا خوب دیکھنے والا ہے o اور تم اپنی اولاد کو مفلسی کے خوف سے قتل مت کرو، ہم ہی انہیں (بھی) روزی دیتے ہیں اور « بھی، بے شک ان کو قتل کرنا بہت بڑا گناہ ہے''۔

قربان جائیں رحمت r = A کی f مقدسہ پر۔۔۔ کہ آپ A آئے تو دو جہانوں کے لئے پیغام امن و سلامتی لائے۔۔۔ اور صنف نازک تو اس رحمت و شفقت کے بے پایاں سمندر کا ادنیٰ سا بدلہ بھی نہیں دے سکی جو اسے بوسیلہ مصطفیٰ A عطا ہوا۔ اس دور میں بھی عورتوں کی حالت زار تھی جب پہلے یہودیت اور پھر عیسائیت نوع انسان کی اصلاح کے لئے وقوع پذیر ہوئی مگر انہیں رحمت و شفقت کا جو بحر Ùاں، رحمت دو جہاں A کے و g سے عطا ہوا اس کی نظیر تو پورے عالم کی قدیم سے جدید ترین تہذیب بھی نہ دے سکی۔ رحمۃ r = A نے فرمایا ہر بیٹی والدین کے لئے رحمت ہے اور بیٹا Ú ہے۔ معلوم ہوا ساری کائنات حضور نبی کریم A کی رحمت کی محتاج ہے اور حضور علیہ الصلوۃ والسلام خود بھی 4 بیٹیوں کے باپ ہیں لہذا آپ A کی صا ñ ادیوں کو یہ شرف حاصل ہے کہ وہ رحمۃ r = A کے لئے بھی رحمت کا باعث ہیں۔ اس شرف اور اq ز نے بیٹی کو خواتین میں مقام ارفع پر فائز کردیا ہے۔ اسی طرح رحمت دو جہاں A نے فرمایا:

''جو شخص **Ã**اں دے کر آزمایا گیا، پھر وہ ان کی اچھی تربیت کرے تو قیامت کے دن یہ لڑکیاں اس کے لئے **3** سے آڑ بن جائیں گی''۔ (بخاری ۱۴۱۸، مسلم: ۲۶۲۹)

بچیوں کی **4** پرورش کرنے والے کو روز محشر اپنی معیت کی نوید سنائی گئی۔ رسول اکرم A نے فرمایا:

''جس نے دو لڑکیوں کی پرورش کی یہاں تک کہ وہ بالغ ہوگئیں تو قیامت کے دن میں اور وہ اس طرح کھڑے ہوں گے۔ یہ فرمایا اور اپنی ا **è** ں کو باہم پیوست کر دیا''۔ (مسلم)

والدین اپنی بچی کو زیور تعلیم و تربیت سے آراستہ کریں یہ اچھی پرورش و تربیت کا **4** مادی دنیا کے **4** سے **{ 4** ہے۔ اس طرح ایک اور مقام پر آقائے دو جہاں A نے فرمایا:

''جس کی ایک بچی ہوئی اور اس نے اس کی تربیت کی اور بڑے اہتمام سے اسے علم کے زیور سے آراستہ کیا اور جو مہربانیاں اللہ تعالیٰ نے اس پر کی ہیں وہ اس نے اپنی بیٹی پر بھی کیں تو وہ بچی آتش **3** سے اس کے لئے پردہ ہوگی''۔ (قر ?)

تعلیم نبوی A کی ہمہ گیری کا اندازہ کرنے کے لئے یہ حدیث مبارکہ پڑ **³** ۔

حضور نبی اکرم A نے سراقہ بن جعشم سے فرمایا کیا میں **«** سب سے بڑے صدقہ پر آگاہ نہ کروں۔ عرض کیا ضرور مہربانی فرمائیے۔ فرمایا: ''تیری وہ بیٹی جو (طلاق پا کر یا بیوہ ہوکر) تیری طرف پلٹ آئے اور تیرے سوا اس کے لئے کمانے والا کوئی نہ ہو''۔ اسی کی تائید ایک دوسری حدیث مبارکہ سے بھی ہوتی ہے۔ بخاری و مسلم میں ابو مسعود بدریؓ روایت کرتے ہیں کہ اللہ کے رسول A نے ارشاد فرمایا:

''اگر کوئی شخص اپنے اہل و عیال پر ثواب کی نیت سے خرچ کرے تو یہ اس کے لئے صدقہ ہے''۔ (بخاری ۵۵، مسلم ۱۰۰۲)

بیٹا **Ú** ہے تو بیٹی رحمت ہے۔ دونوں کے مابین فرق نہ کرنے والے کو جنت میں داخلے کا مژدہ سنا دیا فرمایا:

''جس کی ایک بچی ہو وہ اسے زندہ درگور بھی نہ کرے، اس کی توہین بھی نہ کرے، اپنے بیٹے کو اس پر فوقیت بھی نہ دے تو اس امر کے بدلے اللہ تعالیٰ اس کو جنت میں داخل کرے گا''۔ (ابوداؤد)

مذکورہ بالا احادیث کسی بھی مسلم گھرانے کے لئے بے پناہ خوشی و مسرت کا باعث ہیں جب ان کے ہاں **)** ں پیدا ہوتی ہیں تو دیندار والدین اس سے خوش ہوتے ہیں کہ یہ **)** ں ان کے لئے جنت کا دروازہ کھول رہی ہیں اور **3** سے آڑ بن رہی ہیں۔ ایسے والدین جن کے پاس **Ã**اں ہی **Ã**اں ہیں یا بیٹوں سے زیادہ ہیں تو ان کو لڑکی کی پیدائش پر افسوس نہیں **É** خوشی کا اظہار کرنا چاہئے کہ بیٹی تو والدین کے لئے رحمتیں لے کر آتی ہے مگر نہایت دکھ اور افسوس کے ساتھ **I** پڑ رہا ہے کہ ہمارے ہاں آج پھر وہی فرسودہ اور اندوہناک حالات پیدا ہو رہے ہیں **6** کہ دور

جاہلیت میں بیٹی کی پیدائش و پرورش پر ہوا کرتے تھے۔آقائے دو جہاں A نے تو ایسے تمام مظالم کا اپنی سیرت و تعلیم کے ذریعے قلع قمع فرمادیا تھا۔۔۔مگر آج پھر وہی بچی معاشرے کے لئے تختہ مشق بنی ہوئی ہے۔جس اسلام نے اسے جینے کا حق دیا تھا اسی اسلام کے نام لیوا آج اس سے جینے کا حق چھین رہے ہیں۔۔۔قتل اولاد حرام ہے 6 کہ پہلے بےآی ذنب قتلت کی ذیل میں بیان کیا گیا اور بتایا گیا کہ اسقاط حمل 6 سنگین فعل بھی اسی گناہ کے زمرے میں ہے کیونکہ حمل کے چار ماہ بعد > میں بالامر الٰہی روح پھونک دی جاتی ہے اور اس کا حکم å انسان کا ہے اور اس کو ضائع کرنا قتل انسان کے زمرے میں ہے۔مگر آج الٹراساؤنڈ کے ذریعے بچے کی جنس معلوم کرکے بیٹی کی پیدائش کے انکشاف پر حمل ساقط کروانا عام ہوگیا ہے۔اس فعل کے پس منظر میں وہی دور جاہلیت جیسے حالات کی توجیہ کی جاتی ہے جو کہ سراسر گناہ، ظلم اور اللہ کے حکم کی صریح مخالفت ہے۔

اسقاط حمل سے متعلق اقوام • ہ UNO کی رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ لڑکیوں کی پیدائش کو کم کرنے کے لئے اسقاط حمل کے زیادہ تر واقعات چین، کوریا، تائیوان، سنگاپور، ملا ▪ ، بھارت اور پاکستان کے علاوہ ایشیا اور شمالی افریقہ کے بہت سے ~ لک میں ہوتے ہیں۔حالیہ اندازے کے مطابق جنوبی ایشیا میں لڑکیوں کی تعداد لڑکوں سے سات کروڑ 90 لاکھ کم ہے جس کی وجہ سے اسقاط حمل اور طفل کشی (Infanticide) ہے۔کئی معاشروں میں لڑکوں کے مقابلے میں لڑکیوں کو خوراک اور ضروریات زندگی کم مہیا کی جاتی ہیں اور ان کی مناسب دیکھ بھال نہیں کی جاتی جس سے وہ زیادہ دیر زندہ نہیں رہ سکتیں۔۔۔اسقاط حمل کا یہ وہ مکروہ U ہے جس کے خلاف بھارت میں حال ہی میں قانون سازی کی گئی ہے۔

اسقاط حمل اسلامی I ریہ پاکستان میں بھی غیرقانونی ہے مگر پاپولیشن کونسل کے ایک اندازے کے مطابق مختلف وجوہ کی بناء پر پاکستان میں ہر سال دس لاکھ عورتیں اسقاط حمل کروانے پر مجبور ہوتی ہیں اور ان میں زیادہ تعداد بچیوں کے حمل کی ہوتی ہے۔تاہم اس سرگرمی کی پس پردہ نوعیت کی وجہ سے اس پر درست اور Î اعداد وشمار موجود نہیں اور اصل تعداد اوپر دیئے گئے اعداد سے کافی بلند ہو$ ہے۔

یہ ان تلخ حقائق کی ہلکی سی i ہے جس سے صرف یہ اندازہ لگانا مقصود ہے کہ ایک اسلامی ملک میں رہتے ہوئے کس قدر خاموشی سے انسانی جان کا خون کیا جارہا ہے۔۔۔خدارا خوف کیجئے۔۔۔اپنے آپ پر اور اپنے جسم وجگر کے ٹکڑے پر رحم کیجئے۔۔۔شیشے جیسے دل اور پھول جیسے چہرے سے منہ مت موڑیئے۔ { ایسا نہ ہو کہ کل روزِ محشر ان معصوم بے زبان > ں کو توڑنے کی وجہ سے آپ فرمان الٰہی بےای ذنب قتلت کے سزاوار ہوں۔۔۔اور وہ ذلت و رسوائی اس فانی دنیا کے مقابلے میں عظیم تر ہے۔۔۔۔

اللہ تبارک وتعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں دین اسلام کی™ اور عمل کی توفیق عطا فرمائے تاکہ ہم آخرت کے خسارے سے بچ سکیں۔(آمین بجاہ سیدالمرسلین A)

آ یئے قرآن سیکھیں

حافظ محمد G رضا بغدادی

عرفان القرآن کورس

درس نمبر 48 آیت نمبر ۱۰۲ (سورۃ البقرہ)

تجوید

سوال: مدِّ متّصل (واجب) کسے کہتے ہیں؟

جواب: جب حرفِ مدّہ کے بعد "ء" اسی کلمہ میں موجود ہو { : "جَآءَ، سُوْٓءَ، جِیْٓءَ"
مندرجہ بالا تینوں لفظوں میں مدّ "الف" پر "واؤ" پر اور "یاء" پر واقع ہے۔

نوٹ: اس مدّ کو "مدِّ واجب" بھی کہتے ہیں۔

سوال: مدِّ منفصل کسے کہتے ہیں؟

جواب: اگر حرفِ مدّہ کے بعد ہمزہ دوسرے کلمہ میں ہو تو اسے "مدِّ منفصل" کہتے ہیں۔ جیسے:
"وَمَا اُنْزِلَ، اِنِّی اَخَافُ"

سوال: مدِّ عارض کسے کہتے ہیں؟

جواب: اگر حرفِ مدّہ یا حرفِ لین کے بعد کا سکون عارضی ہو تو پہلی کو مدِّ عارض 2 دوسری کو مدِّ لین کہتے ہیں۔
جیسے: "رَبِّ الْعَالَمِیْنَ، خَوْفٌ"

سوال: مدِّ لازم کسے کہتے ہیں؟

جوب: اگر کسی کلمے میں حرفِ مدّہ کے بعد ایسا ساکن حرف ہو جس کا سکون اصلی ہو یعنی وقف کے باعث پیدا نہ

ہوا ہو تو ایسے حرفِ مدّہ کو مدِّ لازم سے پڑ_ ہیں { :''آٰلْـٰٔنَ''۔ حرفِ مدّہ کے بعد اگر مشدد حرف ہو تو اسے بھی مدّ لازم کہتے ہیں { :''حَآجَّ'' اس مدِّ لازم کی مقدار تین الف کے برابر ہوتی ہے۔

سوال: مدِّ لازم کی X 9 ہیں؟

جواب: مدِّ لازم کی چار 9 ہیں۔ ۱۔ مدِّ لازم کلمی مُخَفَّف ۲۔ مدِّ لازم کلمی مُثَقَّل

۳۔ مدِّ لازم حرفی مُخَفَّف ۴۔ مدِّ لازم حرفی مُثَقَّل

À تر

وَاتَّبَعُوْا مَا تَتْلُوْا الشَّيٰطِيْنُ عَلٰى

متن	وَ	اتَّبَعُوْا	مَا	تَتْلُوْا	الشَّيٰطِيْنُ	عَلٰى
Š تر À	اور	پیروی کی	اس چیز کی	پڑ_ تھے	شیطان	پر/ میں
عرفان القرآن	اور وہ (یہود) اس چیز کے ú لگ گئے تھے جو شیاطین پڑھا کرتے تھے					

مُلْكِ سُلَيْمٰنَ وَمَا كَفَرَ سُلَيْمٰنُ وَلٰكِنَّ الشَّيٰطِيْنَ كَفَرُوْا

متن	مُلْكِ	سُلَيْمٰنَ	وَ	مَا	كَفَرَ	سُلَيْمٰنُ	وَ	لٰكِنَّ	الشَّيٰطِيْنَ	كَفَرُوْا
Š تر À	بادشاہت	سلیمان	اور	نہیں	کفر کیا	سلیمان نے	اور	لیکن	شیطانوں نے	کفر کیا
عرفان القرآن	سلیمانؑ کے عہد میں' حالانکہ سلیمان (علیہ السلام) نے کوئی کفر نہیں کیا É کفر تو شیطانوں نے کیا۔									

يُعَلِّمُوْنَ النَّاسَ السِّحْرَ وَمَآ اُنْزِلَ عَلَى الْمَلَكَيْنِ بِبَابِلَ هٰرُوْتَ

متن	يُعَلِّمُوْنَ	النَّاسَ	السِّحْرَ	وَ	مَا	اُنْزِلَ	عَلَى	الْمَلَكَيْنِ	بِبَابِلَ	هٰرُوْتَ
Š تر À	وہ سکھاتے	لوگوں کو	جادو	اور	جو	اتارا گیا	پر	دوفرشتوں	بابل میں	ہاروت
عرفان القرآن	وہ لوگوں کو جادو سکھاتے تھے جو شہر بابل میں ہاروت اور ماروت دوفرشتوں پر اتارا گیا تھا۔									

وَمٰرُوْتَ ط وَمَا يُعَلِّمَانِ مِنْ اَحَدٍ حَتّٰى يَقُوْلَآ اِنَّمَا

متن	وَ	مٰرُوْتَ	وَ	مَا	يُعَلِّمَانِ	مِنْ	اَحَدٍ	حَتّٰى	يَقُوْلَآ	اِنَّمَا
Š تر À	اور	ماروت	اور	نہیں	وہ دونوں سکھاتے تھے	سے	ایک کو	یہاں تک کہ	کہہ دیتے	صرف

عرفان القرآن	وہ دونوں کسی کو کچھ نہ سکھاتے تھے یہاں تک کہ وہ دونوں کہہ دیتے، محض

نَحۡنُ فِتۡنَةٌ فَلَا تَكۡفُرۡ ط فَيَتَعَلَّمُوۡنَ مِنۡهُمَا مَايُفَرِّقُوۡنَ بِهٖ

متن	نَحۡنُ	فِتۡنَةٌ	فَلَا	تَكۡفُرۡ	فَ	يَتَعَلَّمُوۡنَ	مِنۡهُمَا	مَا	يُفَرِّقُوۡنَ	بِهٖ
À تر Š	ہم	آزمائش ہیں	پس نہ	تم کفر کرو	پس	وہ سیکھتے تھے	ان دونوں سے	وہ چیز	جدائی ڈالتے	ساتھ اسکے
عرفان القرآن	ہم تو آزمائش ہیں سوتم کافر نہ بنو اسکے باوجود وہ ان دونوں سے ایسا سیکھتے تھے جس کے ذریعے جدائی ڈال دیتے۔									

بَيۡنَ الۡمَرۡءِ وَزَوۡجِهٖ ط وَمَاهُمۡ بِضَآرِّيۡنَ بِهٖ مِنۡ أَحَدٍ

متن	بَيۡنَ	الۡمَرۡءِ	وَ	زَوۡجِهٖ	وَ مَا	هُمۡ	بِضَآرِّيۡنَ	بِهٖ	مِنۡ	أَحَدٍ
À تر Š	درمیان	مرد	اور	اسکی بیوی	اورنہیں	وہ	نقصان à M	اس سے	کسی	ایک کو
عرفان القرآن	شوہر اور اس کی بیوی کے درمیان۔ حالانکہ وہ اس کے ذریعے کسی کو بھی نقصان نہیں à M تھے۔									

إِلَّا بِإِذۡنِ اللّٰهِ ط وَيَتَعَلَّمُوۡنَ مَا يَضُرُّهُمۡ وَلَا يَنۡفَعُهُمۡ ط

متن	إِلَّا	بِإِذۡنِ	اللّٰهِ	وَ	يَتَعَلَّمُوۡنَ	مَا	يَضُرُّهُمۡ	وَ	لَا	يَنۡفَعُهُمۡ
À تر Š	مگر	اذن سے	اللہ کے	اور	وہ سیکھتے	وہ جو	نقصان دے انکو	اور	نہ	نفع دے انکو
عرفان القرآن	مگر اللہ ہی کے حکم سے۔ اور یہ لوگ وہی چیزیں سیکھتے ہیں جو ان کیلئے ضرر رساں ہیں اور انہیں نفع نہیں à تیں									

وَلَقَدۡ عَلِمُوۡا لَمَنِ اشۡتَرٰهُ مَالَهٗ فِي الۡاٰخِرَةِ مِنۡ خَلَاقٍ ط

متن	وَ	لَقَدۡ	عَلِمُوۡا	لَمَنِ	اشۡتَرٰهُ	مَالَهٗ	فِي	الۡاٰخِرَةِ	مِنۡ	خَلَاقٍ
À تر Š	اور	یقیناً	انہیں معلوم تھا	جس کسی نے	خریدا اسکو	نہیں اس کیلئے	میں	آخرت	سے	کچھ حصہ
عرفان القرآن	اور انہیں یقیناً معلوم تھا کہ جو کوئی اس کا خریدار بنا اس کے لئے آخرت میں کوئی حصہ نہیں (ہوگا)									

وَلَبِئۡسَ مَاشَرَوۡا بِهٖ أَنۡفُسَهُمۡ لَوۡكَانُوۡا يَعۡلَمُوۡنَ○

متن	وَ	لَبِئۡسَ	مَا	شَرَوۡا	بِهٖ	اَنۡفُسَهُمۡ	لَوۡ	كَانُوۡا	يَعۡلَمُوۡنَ
À تر Š	اور	بہت بری ہے	وہ چیز کہ	بیچ ڈالا	بدلے اسکے	اپنے آپکو	کاش	ہوتے	وہ جانتے
عرفان القرآن	اور وہ بہت ہی بری چیز ہے جس کے بدلے انہوں نے اپنی جانوں کو بیچ ڈالا' کاش وہ اس کو جانتے								

تفسیر

حقیقت سحر

۱۔ جادو سیکھنا اور جادو کرنا شیطانی کارنامہ اور سراسر کفر ہے۔

۲۔ حضرت سلیمان علیہ السلام کی حقانیت اور شیاطین کا ساحرانہ کفر

۳۔ چاہِ بابل اور ہاروت و ماروت کا تذکرہ

۴۔ جادو کی حقیقت، جادو باذن الٰہی اثر کرتا ہے مگر لوگوں کے لیے ضرر رساں ہوتا ہے۔اسی لیے شریعت اسلامیہ میں اسے کفر قرار دے کر مسلمانوں کو اس سے کلیتاً روک دیا گیا ہے۔

۵۔ جادو کے ذریعے میاں بیوی میں تفریق کا عمل نہایت قابل مذمت ہے۔

۶۔ جادوگر کے لیے آخرت میں کوئی حصہ نہیں۔

بے شک جادو اپنا اثر دکھاتا ہے مگر اسلام نے اسے صریح گمراہی،فتنہ،فسق،اور بعض صورتوں میں کفر قرار دیا ہے۔اور اس کی پیروی سے مسلمانوں کو منع کیا ہے۔قرآن مجید کی آخری دوسورتیں (معوذتین) اسی جادو کے اثر کو زائل کرنے کیلئے نازل کی گئی ہیں ان میں دیگر اقسام کے فتنہ وشر کا علاج بھی رکھا گیا ہے۔ (تفسیر منہاج القرآن)

حدیث

عَنِ ابْنِ عُمَرَ ۔۔•±[² Â`Û^ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہ A عِنْدَ حُجْرَةِ عَائِشَةَ ۔۔•±[² Â`^ يَدْعُوْ: اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي مُدِّنَا وَ بَارِكْ لَنَا فِي صَاعِنَا وَ بَارِكْ لَنَا فِي شَامِنَا وَ يَمَنِنَا ثُمَّ اسْتَقْبَلَ الْمَشْرِقَ فَقَالَ: مِنْ هَاهُنَا يَخْرُجُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ وَالزَّلَازِلُ وَالْفِتَنُ وَمِنْ هَاهُنَا الْفَدَّادُوْنَ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت عبد اللہ بن عمر ۔۔•³³0[² Â`Û³^ روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم A کو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ • کے حجرہ کے قریب دعا کرتے ہوئے سنا، آپ A فرما رہے تھے: ’’اے اللہ! ہمارے مد اور ہمارے صاع (مد اور صاع غلہ ماپنے کے دو آلے ہیں) میں برکت ڈال اور ہمارے شام اور یمن میں برکت عطا فرما، پھر آپ A مشرق رخ ہو گئے اور فرمایا: یہاں سے شیطان کا - نکلے گا اور (یہیں سے) زلزلے اور فتنے ظاہر ہوں گے اور یہیں سے سخت گفتار، ° کے ساتھ چلنے والے (لوگ ظاہر) ہوں گے۔‘‘

منہاج القرآن ویمن لیگ کی سرگرمیاں

آل پنجاب بین الکلیاتی درسی کوئز مقابلہ

دی برین آف نحوان پنجاب

دینی علوم کا احیاء آج اتنا ہی ضروری ہے جتنا آج امت مسلمہ کو زوال کی پستیوں سے نکالنا ہے تاکہ دین کی بگڑی ہوئی قدریں دوبارہ سے زندہ کی جاسکیں۔ ان علوم اسلامیہ کی ترقی اور تحسین کے لئے کوئی خاطر خواہ اقدامات مغربی « ر کے اس دور میں اسلامیہ / ریہ پاکستان میں ہوتے نظر نہیں آتے اور نہ ہی w قریب میں اس کی کوئی کرن دکھائی دیتی ہے اور نہ اقتدار کے ایوانوں سے ایسی کوئی نوید سنائی دیتی ہے۔

لہذا اب یہ ذمہ داری دینی درسگاہوں پر ہے کہ وہ اس مقصد کے لئے عملی اقدامات کریں اور پھر خاص طور پر وہ علوم جو علوم اسلامیہ کے لئے بنیاد ہیں اور پھر جب کہ آج ہر طرف سا b وٹیکنالوجی، ا › زبان، لٹریچر اور کامرس کا دور ہے۔ اس وقت ہمارے درسی نظام تعلیم سے ''نحو'' جیسے علم جس پر ہماری بنیادی تعلیم کا ا® رہے عدم د p کا شکار ہوکر رہ گیا ہے۔ لہذا اسی لئے منہاج کالج برائے خواتین ٹاؤن شپ لاہور میں ''آل پنجاب بین الکلیاتی درسی کوئز مقابلہ > ان دی برین آف نحو'' بزم منہاج کے زیر اہتمام 31 مئی 2012ء کو کیا گیا۔

اس مقابلہ میں پنجاب بھر سے +50 جامعات وکلیات کو شرکت مقابلہ کی دعوت دی گئی۔ 10 جامعات نے مقابلہ میں شرکت کی۔ شرکاء مقابلہ کو نحو کی تاریخی کتاب ''شرح مائۃ عامل'' تیاری کے لئے مقرر کی گئی۔ پہلی پوزیشن حاصل کرنے والی ٹیم کو 8ہزار روپے، دوسری پوزیشن حاصل کرنے والی ٹیم 6 ہزار روپے اور Š ی پوزیشن حاصل کرنے والے ٹیم کے لئے 4ہزار روپے کے نقد انعامات تھے۔ مقابلہ تین راؤنڈ پر مشتمل تھا، پہلا راؤنڈ قواعد سے متعلق تھا، دوسرا راؤنڈ عربی عبارات پڑھنے پر مشتمل تھا، ² Š اراؤنڈ نحوی ترکیب سے متعلق تھا۔ پوزیشن حاصل کرنے والی Ù کی Õ ٹیچرز کے لئے بھی تحائف تھے۔

کل پنجاب دی برین آف نحو کے اس منفرد مقابلہ کی صدارت کے فرائض استاذ العلماء حضرت , شیخ الحدیث علامہ محمد معراج الاسلام صاحب نے سرانجام دیئے۔ دیگر مہمانات گرامی قدر میں محترم صا ñ ادہ مسکین فیض الرحمٰن درانی مرکزی امیر تحریک، شیخ الحدیث جامعہ امینیہ رضویہ ß آباد مولانا غلام مر y عطائی، پر± جامعہ سراجیہ - ، میڈم ä ہ عندلیب، پر± کالج آف شریعہ منہاج یونیورسٹی بریگیڈ J (ر) ڈاکٹر عبیداللہ رانجھا، پروفیسر مسز عائشہ عبیداللہ، پر± ایم جی ایس کرنل (ر) G صاحب، ناظم علماء کونسل علامہ سید فرحت حسین شاہ صاحب، پروفیسر ڈاکٹر اصغر جاوید صاحب، پروفیسر ڈاکٹر مسعود مجاہد صاحب، میڈم فریاد بی بی صاحبہ (ا 2 سن کالج)، امیر تحریک پنجاب احمد نواز انجم صاحب شامل ہیں ² مصنفین کے فرائض ڈاکٹر ظہور اللہ الازہری (لاہور)، پروفیسر محمد اعظم نوری (گوجرانوالہ) نے انجام دیئے۔

مقابلہ میں پہلی پوزیشن کالج ہذا کی ٹیم (مدq صدیق، بشری بی بی، حاC حنا اجمل) اور جامعہ نوریہ رضویہ مدرسۃ اa ت (سدرہ نورین، ارم شریف، سدرہ رفیق) کی ٹیم نے حاصل کی۔ دوسری پوزیشن جامعہ امیہ رضویہ ß آباد (سیدہ مہوش بتول، مہ جبین کونپل، نادیہ ندیم) کی ٹیم نے حاصل کی اور Šی پوزیشن جامعہ رضویہ تعلیم القرآن جڑانوالہ (حاC روزینہ اسلم، حاC اقصیٰ نورین،@ہ عباس) نے حاصل کی۔

اس منفرد مقابلہ میں مرکزی امیر تحریک نے اظہار خیال کرتے ہوئے کالج ہذا کی اس کاوش کو سراہا اور مقابلہ کے منتظم سینئر پروفیسر کالج ہذا محترم نوری الزماں نوری صاحب کو اس خوبصورت پروگرام کے منعقد کرنے پر مبارکباد دی۔ مہمانان گرامی نے اس پروگرام کو سراہا اور احیائے علوم اسلامیہ کے لئے اس طرح کے مزید پروگرامز کے انعقاد کو وقت کی ضرورت قرار دیا۔ مقابلہ میں شریک شرکاء نے بھی اس پروگرام کو سراہا۔ یہ دلچسپ مقابلہ چار گھنٹے جاری رہا۔ آخر میں پر± کالج ہذا نے Ý والی Ù میں انعامات تقسیم کئے اور مقابلہ میں آنے والے جامعات وکلیات کا شکریہ ادا کرتے ہوئے منتظمین کو مبارکباد پیش کی۔

دو روزہ دورہ راو f ی

مورQ 20 اور 21 جولائی کو مرکزی نا = محترمہ نوشابہ ضیاء اور نائب نا = محترمہ ساجدہ صادق نے راو f ی کا " دورہ کیا۔ جس میں V تنظیم کے ساتھ ساتھ تمام PP's I جات کے کارکنان سے نشستیں رکھی گئیں۔ ان " نشستوں کا مقصد قائد محترم کی آمد سے قبل ورکنگ اور ٹارگٹس کے حصول میں تیزی لانا اور ساتھ ہی اعتکاف کے لئے مختص کیا گیا کوٹہ کے مطابق کارکنان کو ہدایات دی گئیں جن PP I جات میں " باڈی å نہ تھی ان کی تنظیم نو بھی کی گئی۔

منہاج القرآن ویمن لیگ کے زیراہتمام تنظیمات کیمپ برائے کارکنان 2012ء

منہاج القرآن ویمن لیگ کے زیراہتمام مورQ 28 جون 2012ء کو تنظیمات کیمپ برائے کارکنان منعقد ہوا۔ کیمپ کے پہلے دن کا آغاز تلاوت قرآن پاک سے ہوا۔ اس کے بعد تاجدار کائنات حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں ہدیہ نعت پیش کی گئی۔ مرکزی نائب نا = محترمہ ساجدہ صادق نے کیمپ کے مقاصد بیان کیے۔ کیمپ کا پہلا¼ " " نیٹ ورک پر توW" کے عنوان پر ہوا جس پر مرکزی نا = منہاج القرآن ویمن لیگ محترمہ نوشابہ ضیاء نے بڑے احسن انداز میں گفتگو کی۔

اس کیمپ کا دوسرا¼ محترمہ ساجدہ صادق نے "یونین کونسل اور یونٹ لیول تک تنظیم سازی کرنا" کے موضوع پر دیا جس میں انہوں نے ورکنگ پلان کو بریف کیا۔ اس سیشن کا اگلا¼ مرکزی نا = تربیت محترمہ گلشن ارشاد اور مرکزی نائب نا = تربیت افنان بابر نے دیا جس میں انہوں نے 4 ین انداز میں ملٹی میڈیا کو اE ل کر کے نظامت تربیت کے ورکنگ پلان اور سرگرمیوں کے بارے میں بریفنگ دی۔

اس موقع پر مرکزی نائب نا = دعوت محترمہ نائلہ جعفر نے کیمپ کے شرکاء سے دعوت کے پروجیکٹس پر سیر حاصل گفتگو کی۔ مرکزی نا = مصطفوی سٹوڈنٹس موومنٹ سسٹرز محترمہ شاکرہ چوہدری نے اس سیشن کا آخری¼ دیا جس

میں انہوں نے ملٹی میڈیا کو ا E ل کرتے ہوئے MSM سسٹرز کے مقاصد، ورکنگ پلان، " وانتظامی ذمہ داریوں اور سرگرمیوں کو بریف کیا۔ انہوں نے MSM کی جانب سے شیخ الاسلام کے ساتھ اپنے جذبات کی ترجمانی بھی کی۔

پہلے دن کے دوسرے سیشن میں محترمہ ساجدہ صادق نے تحریک کی رفاقت کا مقصد بہت خوبصورت انداز میں سمجھایا۔ کیمپ کے شرکاء سے سینئر نائب ناظم اعلی شیخ زاہد فیاض کی خصوصی نشست ہوئی۔ جس میں انہوں نے تحریک کے مختلف ورکنگ ادوار کو بریف کرتے ہوئے قائد تحریک کے ساتھ اخلاص، محبت اور خصوصی m کو پختہ کرنے پر زور دیا۔

حسب روایت کیمپ کے دوسرے دن کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا۔ اس کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں o ت کے پھول نچھاور کیے گئے ۔ امیر تحریک پنجاب محترم احمد نواز انجم نے ¼ دیتے ہوئے شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی پاکستان آمد اور ان کے فقید المثال ا L ل کے حوالے سے خصوصی بریفنگ دی۔ اسی روز مرکز پر صا ñ ادہ حسین محی الدین قادری کو مرکز تشریف لانے پر ایک خصوصی ا L لیہ تقریب رکھی گئی جس میں منہاج القرآن ویمن لیگ کی تنظیمات نے بھی نمائندگی کی۔ تنظیمات نے حسین بھائی کی آمد پر بھرپور جوش اور ولولہ کا اظہار کیا۔

صا ñ ادہ حسین محی الدین قادری نے کارکنان سے ترßU پر گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ تحریک کی منزل مصطفوی معاشرہ اور معاشرہ مر y ہے ۔ انہوں نے قرآن پاک کی آیت مبارکہ سے تحریک اور اس کے مقاصد کی Ñ کو اجاگر کیا۔ انہوں نے نہایت جامع انداز میں قرآن پاک اور اسماء حسنی سے وضاحت کی کہ ہر شعبہ زندگی میں رہتے ہوئے انسان رضائے الٰہی حاصل کر Y ہے ۔ بعدازاں تقریب کے افتتاحی کلمات اور دعا مرکزی امیر تحریک صا ñ ادہ مسکین فیض الرحمان درانی نے کی۔

محترم سینئر نائب ناظم اعلی، محترمہ رافعہ علی قادری اور محترمہ عائشہ شبیر کے ساتھ تنظیمات کی خصوصی نشست رکھی گئی ۔ جس میں ا L ل قائد کے حوالے سے خصوصی Motivation دی گئی۔ محترمہ رافعہ علی قادری نے تنظیمات سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کے ساتھ محبت کا m قائم کریں اور ان کے بتائے ہوئے اصولوں پر عمل پیرا رہیں۔ محترمہ عائشہ شبیر نے شرکاء کیمپ سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ کارکنان مسلسل جدوجہد اور محنت جاری ر O تا کہ شیخ الاسلام کا والہانہ ا L ل کر سکیں۔ سینئر نائب ناظم اعلی نے خصوصی گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ شیخ الاسلام وہ عظیم شخصیت ہیں کہ جن کا پھیلایا ہوا یہ " نیٹ ورک نہ صرف پاکستان É پوری دنیا میں ایک منفرد حیثیت رکھتا ہے ۔ انہوں نے کہا کہ ان تین ماہ میں بھرپور ورکنگ کریں اور زیادہ سے زیادہ لوگوں تک شیخ الاسلام کی فکر کو à ئیں۔

کیمپ کے Š ے دن تنظیمات کے ساتھ نشست کے لیے دختر قائد محترمہ فضہ حسین قادری نے خصوصی شرکت کی ۔ ان کی شرکت کارکنان کے لیے انتہائی Motivation کا باعث تھی۔ محترمہ فضہ حسین قادری نے کارکنان سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ شیخ الاسلام وہ شخصیت ہیں M ں نے امت مسلمہ کی اصلاح کا بیڑا اٹھایا اور آج تحریک منہاج القرآن سے وا h لاکھوں کارکنان کا یہ قافلہ شیخ الاسلام کی قیادت میں رواں دواں ہے ۔ آج ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم شیخ الاسلام کے ساتھ اپنا m مضبوط کریں اور ان کی تعلیمات پر عمل کرتے ہوئے مصطفوی مشن کے پیغام کو عام کریں۔ انہوں نے کہا کہ کارکنان آج ہی سے محنت شروع کریں تا کہ ا L ل قائد کے لیے خواتین کی کثیر تعداد کی شرکت

کو یقینی بنایا جا سکے ۔ اس کے بعد تنظیمات کی غیر معمولی کارکردگی پر اسناد تقسیم کی گئیں۔ محترمہ ساجدہ صادق نے اختتامی کلمات میں کارکنان کو خراج تحسین پیش کیا اور اپنے جذبوں کو تازہ رکھنے اور مسلسل جدوجہد کے ساتھ کام کرنے کی تلقین کی۔کیمپ کا اختتام محترمہ افنان بابر کی دعا پر ہوا۔

اسلامک لرننگ کورس2012ء

منہاج القرآن ویمن لیگ کے زیر اہتمام مورQ 3 جولائی 2012ء کو اسلامک لرننگ کورس کا انعقاد کیا گیا جس کی قیادت مرکزی منہاج القرآن ویمن لیگ اور بالخصوص مرکزی نا = تربیت محترمہ گلشن ارشاد، نائب نا = تربیت محترمہ افنان بابر نے کی۔ لرننگ کورس میں پاکستان بھر سے تقریباً 140 طالبات نے شرکت کی۔ کورس کے انعقاد کا مقصد طالبات کو اسلام کے صحیح U سے " رف کروانا اور دینی اسلامی تعلیمات کو سکھانا اور طالبات کی اخلاقی و روحانی تربیت کرنا تھا۔

اسلامک لرننگ کورس کے لئے Session کا آغاز تلاوت قرآن پاک اور نعت رسول مقبول A سے ہوا۔ پہلا¼ قرآن و حدیث سے متعلق تھا۔ محترم محمد شریف کمالوی نے ''آئیں دین سیکھیں'' کی ¬ ت بیان کیں۔ دوسرا ¼محترم غلام مرتضٰی علوی نے دیا جس میں انہوں نے سیرت رسول A کی ضرورت اور اہمیت پر گفتگو فرمائی۔ اگلا¼ محترم رانا محمد ادریس نے دیا۔ آپ نے شیخ الاسلام کی شخصیت کا تعارف پیش کیا اور بڑے خوبصورت انداز میں آپ کی امت مسلمہ کے لئے خدمات کو بیان کیا۔ طہارت اور پاکیزگی پر محترمہ مصباح کبیر نے خوبصورت گفتگو کی۔ مزید برآں وضو اور غسل کا طریقہ بھی سکھایا۔ فن خطابت کی پہلی بریفنگ محترم نورالزماں نوری نے دی اور طالبات کو خطابت کا طریقہ سکھایا۔ فن نعت کے¼ کے لئے محترم ظہیر بلالی کو مدعو کیا گیا۔ دوسرے دن کا آغاز تلاوت قرآن پاک سے ہوا جس میں بہت خوبصورت نعت رسول مقبول A بھی پیش کی گئی۔ محترم محمد شریف کمالوی نے طالبات کو تجوید سکھائی اور آیت مبارکہ تلاوت کی۔ تمام¼رز نے اپنے اپنے عنوان پر¼ز Deliver کئے۔ جن میں محترم صا ñ ادہ ظہیر احمد نقشبندی، محترم بریگیڈJ (ر) ڈاکٹر عبیداللہ رانجھا، محترمہ عائشہ شبیر، محترم غلام Ž ر ربانی اور محترم ظہیر بلالی شامل تھے۔ محترمہ گلشن ارشاد نے پردہ اور نماز کے طریقہ پر بریفنگ دی۔ بعد ازاں طریقے بھی سکھائے۔ Š ے دن کا آغاز تلاوت قرآن پاک سے ہوا اور نعت رسول مقبول A پڑھی گئی۔ طالبات کو Personality Development پر بریف کیا گیا اور بیداری شعور پر بھرپور Motivation دی گئی۔ محترمہ عائشہ شبیر نے بڑے خوبصورت انداز میں طالبات کو بیداری شعور پر¼ دیا۔ محترمہ رافعہ علی قادری نے حقیقت تصوف اور اصلاح احوال پر مدلل گفتگو فرمائی۔

چوتھے دن کا آغاز بھی تلاوت قرآن پاک اور نعت رسول مقبول A سے ہوا۔ اس Session میں اخلاق نبوی A ، شرک اور بدعت کیا ہے اور تعمیر شخصیت پر محترم امیر تحریک صا ñ ادہ مسکین فیض الرحمٰن درانی، محترم محمد افضل قادری اور محترم بشیر خان لودھی نے خصوصی¼ز دیئے۔ تحریک کی موجودہ حکمت عملی اور بیداری شعور پر ناظم تنظیمات محترم ساجد محمود Z نے پر جوش¼ دیا جس میں انہوں نے طالبات کو اس سسٹم کے خلاف ووٹ نہ دینے پر زور دیا اور یہ پیغام آگے à نے کی تلقین کی۔ محترمہ گلشن ارشاد نے ترm پراجیکٹس پر بریفنگ دی اور محترمہ افنان بابر نے فن خطابت پر طالبات کے ساتھ خصوصی گفتگو کی۔

پانچویں دن کا آغاز تلاوت قرآن پاک اور نعت رسول مقبول A سے ہوا۔ سیرت رسولؐ پر محترم سید فرحت

حسین شاہ اور محترمہ نرید فاطمہ نے خوبصورت ¼ز دیئے۔ مرکزی نا = MWL محترمہ نوشابہ ضیاء نے منہاج القرآن ویمن لیگ کا تعارف پیش کیا اور طالبات پر واضح کیا کہ منہاج القرآن ویمن لیگ کس نہج پر خواتین کی تربیت اور اصلاح کا کام کررہی ہے۔ اس Session میں دختر قائدمحترم فضہ حسین قادری نے خصوصی شرکت فرمائی۔ آپ کی شرکت طالبات کے لئے انتہائی Motivation کا باعث تھی۔ آپ نے سیرت نبوی A کی اطاعت کے شخصیت پر اثرات کے عنوان پر خوبصورت انداز میں گفتگو فرمائی۔ آپ نے فرمایا کہ حضور A کی ذات ہی اطاعت کے لائق ہے کیونکہ اطاعت رسول A اصل میں اطاعت الٰہی ہے اور آج ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم رسول اللہ A کی تعلیمات پر عمل پیرا ہوں تاکہ ان کی شخصیت کے Uؤں کے فیض سے ہمارا معاشرہ امن کا گہوارہ بن سکے۔

لرننگ کورس کے چھٹے دن کا آغاز تلاوت قرآن پاک اور نعت رسول مقبول A سے ہوا۔ تمام ¼رز نے اپنے اپنے عنوان پر گفتگو فرمائی جس میں محترم طاہر حمید تنولی، محترم محمد فاروق رانا، محترمہ افنان بابر اور محترم ظہیر بلالی شامل تھے۔ لرننگ کورس کے شام کے Session میں قائدمحترم کے خطابات سنوائے گئے اور I درود کا انعقاد بھی کیا گیا۔ سینئر نائب ناظم اعلیٰ محترم شیخ زاہد فیاض کے ساتھ طالبات کی خصوصی نشست بھی رکھی گئی جس میں طالبات نے تحریک منہاج القرآن کے حوالے سے سوالات کئے اور آپ نے طالبات کو Satisfy کیا۔ اسلامک لرننگ کورس کی فائنل تقریب میں محترم ساجد محمود z اور محترم محمد شریف کمالوی نے خصوصی شرکت کی اور لرننگ کورس کے سلیبس آئیں دین سیکھیں کورسز، فن خطابت اور فن نعت میں نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والی طالبات میں اسناد تقسیم کی گئیں۔

اللہ تعالیٰ منہاج القرآن ویمن لیگ کو کامیابیوں اور کامرانیوں سے h رکرے تاکہ وہ اسی طرح مشن مصطفیٰ A کے فروغ کے لئے اہم خدمات سرانجام دیتی رہے۔ Session کا اختتام محترمہ افنان بابر کی دعا پر ہوا۔

عرفان القرآن کورس 2012ء

منہاج القرآن ویمن لیگ کے زیر اہتمام مورQ 11 جولائی کو عرفان القرآن کورس کا انعقاد کیا گیا جس میں پورے پاکستان سے تقریباً 80 طالبات نے شرکت کی۔ اس کورس کا مقصد خواتین کی اخلاقی و روحانی تربیت رجوع الی القرآن، فیلڈ میں معلمات کی تیاری اور حلقات عرفان القرآن کے فروغ کے لئے تیار کرنا تھا۔ اس کورس کا انعقاد مرکزی منہاج القرآن ویمن لیگ اور بالخصوص مرکزی نا = دعوت محترمہ سدرہ کرامت اور نائب نا = دعوت محترمہ نائلہ جعفر کی قیادت میں ہوا۔

کورس میں منہاج القرآن ویمن لیگ سے مرکزی نا = محترمہ نوشابہ ضیاء، محترمہ سدرہ کرامت، محترمہ نائلہ جعفر اور محترمہ گلشن ارشاد کے علاوہ مرکز سے محترم سینئر نائب ناظم اعلیٰ شیخ زاہد فیاض، محترم غلام مرتضیٰ علوی، محترم محمد شریف کمالوی، محترم سید فرحت حسین شاہ، محترم رانا محمد ادریس، محترم محمد فاروق رانا، محترم بشیر خان لودھی اور محترم ممتاز اd نے تدریس کے فرائض سرانجام دیئے۔ کورس کے مضامین میں تجوید اور فن خطابت کے لئے محترم حافظ محمد شریف کمالوی اور محترم غلام Žرربانی نے اپنی خدمات سرانجام دیں۔ عرفان القرآن کورس میں مندرجہ ذیل اہم موضوعات پر ¼ دیئے گئے۔

۱۔ ترÀ وتفسیر (سورۃ البقرہ) ۲۔ ایصال ثواب ۳۔ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کا تعارف
۴۔ تصور شرک و بدعت ۵۔ تحریک منہاج القرآن کا تعارف ۶۔ o ہ توسل
۷۔ تحریک منہاج القرآن کی موجودہ حکمت عملی اور بیداری شعور ۸۔ طہارت کے مسائل

۹۔موجودہ دور میں تحریک منہاج القرآن کی ضرورت ۱۰۔ وضو/غسل

۱۱۔ ویمن لیگ کا تعارف ۱۲۔ روزہ کے مسائل ۱۳۔ رجوع الی ä کی ضروت و اہمیت

۱۴۔آئیں دین سیکھیں کورس ۱۵۔عرفان القرآن کورس

طالبات کو ان تمام عنوانات پر Detail بریفنگ دی گئی۔ نیز طالبات کو عرفان القرآن کورسز کے انعقاد کا å طریقہ کار محترمہ سدرہ کرامت نے بریف کیا۔ اس کے ساتھ ساتھ آئیں دین سیکھیں کورسز کی Details بھی بتائی گئیں۔ حلقات درود وفکر کی اہمیت اور ان کے انعقاد پر بھی طالبات کو بریف کیا گیا۔ شیخ الاسلام کے مختلف خطابات بھی سنوائے گئے۔ سفیر امن اوران کی بیرون ملک مصروفیات کی CD بھی سنوائی گئی جس پر طالبات نے انتہائی خوشی کا اظہار کیا۔

سات روزہ عرفان القرآن کورس میں طالبات کی روحانی و اخلاقی تربیت کی گئی اور ساتھ ہی ساتھ مخصوص شیڈول پر عمل کروایا گیا جس میں پنجگانہ نماز، نماز z ، ذکر واذکار، محافل ~ د اور شب بیداری شامل ہیں۔ اس کے علاوہ طالبات نے بڑے شوق سے کثیر تعداد میں درود پاک بھی پڑھا۔ آخر میں عرفان القرآن کورس کے سلیبس، فن خطابت کا امتحان بھی لیا گیا۔ کورس کی فائنل Ceremony میں محترم سینئر نائب ناظم اعلیٰ شیخ زاہد فیاض نے خصوصی شرکت کی۔ ان کے ساتھ محترم منہاج الدین نے بھی شرکت فرمائی۔ محترم شیخ زاہد فیاض نے ویمن لیگ کے کام کو سراہا اور طالبات کو Appreciate کیا۔ بعدازاں طالبات میں اسناد بھی تقسیم کیں۔ کورس کے Session کا اختتام دعا پر ہوا۔

انتقال پُر ملال

پیر طریقت حضرت صا ñ ادہ ڈاکٹر سید شبیر کمال عباسی (سجادہ نشین آستانہ عالیہ غوث العصر حضرت خواجہ محمد عمر عباسیؒ) کی والدہ ماجدہ تین رمضان المبارک کی پُرنور ساعتوں میں دارالبقاء کی طرف رحلت فرما گئیں۔ تحریک منہاج القرآن اور قائد تحریک سے محترم پیر صاحب کے علمی اور روحانی m کی بناء پر موصوف سے اظہار تعزیت کے لئے مرکزی امیر تحریک محترم صا ñ ادہ مسکین فیض الرحمٰن درانی اور مرکزی ناظم رابطہ علماء و مشائخ صا ñ ادہ محمد حسین آزاد الازہری گوجرانوالہ میں موصوف کے آستانہ عالیہ ã اور محترم پیر صاحب سے ان کی رہائش گاہ پر اظہار تعزیت کیا۔ مرکزی امیر تحریک نے ولیہ کاملہ کیلئے خصوصی دعائے مغفرت کی۔ اس موقع پر محترم پیر صاحب کافی دیر تک عالم اسلام کے لئے شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی بین الاقوامی خدمات کا تذکرہ کرتے رہے۔ خاص طور پر انہوں نے فرمایا کہ انڈیا کے مسلمانوں کے ایمانی جذبہ سے شیخ الاسلام کے تاریخی ا L ل کا ذکر کیا جو زبان زد خاص و عام ہے۔ آپ نے انڈیا میں چند افراد کی نام نہاد اور خود ساختہ بریلوی ازم کی آڑ میں حقیقی سنیت اور حضرت شاہ احمد رضا خانؒ کے مشن کو نقصان à نے کے حقائق سے امت مسلمہ کو آگہی دینے کو خراج تحسین پیش کیا اور حضرت شیخ الاسلام کی کاوشوں کی تعریف فرمائی۔ آخر میں محترم پیر صاحب نے مصطفوی انقلاب کی کامیابی کی خصوصی دعا فرمائی۔